SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, September 24, 2003

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty minutes past ten in the morning with Mr. Acting Chairman (Mr. Khalil-ur-Rehman) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

آعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ (ج) فمنہم من قضیٰ نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدّ لوا تبدیلا O لیجزی اللہ الصّدقین بصد قہم ویعذّب المنٰفقین ان شاء او یتوب علیہم (ط) انّ اللہ کان غفورًا رحیماO

ترجمہ: مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے خدا سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہوگئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے

قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا O تاکہ خدا سچوں کو ان کی سچائی کا بدلہ دے اور منافقوں کو چاہے تو عذاب دے یا (چاہے) تو ان پر مہربانی کرے۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے O (سورۃ احزاب، ۲۳تا۲۴)

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میرا تو خیال تھا' ہم تو پروفیسر صاحب کے انتظار میں تھے کیونکہ وہ پرسوں کے کھڑے تھے۔ جی اچھا رضا محمد رضا صاحب آپ بولیں۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے تمام اراکین کی خدمت میں اس ملک کے سنگین بحران کے حوالے سے متحدہ اپوزیشن کے نمائندہ لوگوں کو گزارشات گوش گزار کرنا چاہتا ہوں اور دردمندانہ اپیل کرتا ہوں تمام معزز اراکین سے کہ اس صورت حال کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ جناب چیئرمین! ایک سال ہونے کو ہے اس ملک میں انتخاب ہوئے اور پارلیمنٹ وجود میں آئی۔ اس کے دونوں ایوان وجود رکھتے ہیں لیکن اس تمام عرصہ میں یہ پارلیمنٹ فوجی جوانوں کی یرغمال رہی ہے، کوئی آئین سازی یا قانون سازی نہیں ہو رہی ہے جبکہ حالت یہ ہے کہ اس صورت حال کی وجہ سے اس ملک کی بقاء کو خطرات لاحق ہیں۔ جرنیلوں نے ایل ایف او کے نام پر جو غیر آئینی فریم ورک آرڈر دائمی مارشل لاء کی صورت میں اس ملک پر مسلط کیا ہے اس نے اس ملک کی بنیادی ساخت کو تبدیل کر دیا ہے۔ یہ قوموں کا مشترک وفاق ہے اور اس آئین کی تشکیل ایک آئین ساز اسمبلی نے کی تھی جس نے اس ملک کے لئے وفاقی پارلیمانی جمہوری آئین کی تشکیل کی تھی۔ گو کہ اس وقت بھی قوموں اور عوام کے نمائندوں کے یہ مطالبات تھے کہ قوموں کو زیادہ سے زیادہ مقتدر بنایا جائے' زیادہ سے زیادہ اختیارات عوام کے حوالے کئے جائیں، صوبوں کو خود مختاری دی جائے لیکن ایک جنرل ضیا الحق نے اپنے طویل مارشل لاء کے ذریعے پی سی او اور آر سی او کے تحت اس ملک کے آئین کو 1950ء کے آئین میں تبدیل کیا۔ پھر جب طویل جدوجہد کے بعد منتخب حکومتوں کا وجود ہوا اور ایسے حالات پیدا ہوئے اور یہ امیدیں بندھ گئیں کہ منتخب پارلیمنٹ کے ذریعے اس ملک کے آئین کو اور بھی وفاقی بنایا

جائے گا، مزید پارلیمانی اختیارات ہونگے ، عوام اور قوموں کو مقتدر بنانے کے اختیارات ہوں گے۔ لیکن بار بار فوجی جرنیلوں کی مداخلت کے بعد ایسے حالات بنے کہ 12 اکتوبر 1999ء کو فوجی جرنیل نے ایک منتخب حکومت کو ختم کرکے اس ملک پر دائمی مارشل لاء کے عزم کے ساتھ ایل ایف او مسلط کیا۔ یہ ایل ایف او اس ملک کے آئین کے بنیادی structure کو تبدیل کرے گا تو اس ملک کا آئین نہیں رہے گا اور جب ملک کا آئین نہیں رہے گا تو اس ملک میں اتحاد نہیں رہے گا۔ اس وقت بھی اس ملک کے عوام ایک قید خانے میں رہ رہے ہیں۔

معزز اراکین سے عرض ہے کہ اس ملک کے لئے جو منتخب پارلیمنٹ ہم نے بنائی ہے اس کا اختیار اور اس کی بالا دستی تسلیم کی جائے۔ اس ملک کے جرنیلوں نے اس ملک کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ آج ہمارے ملک کی معیشت تباہ ہے۔ کوئی روزگار، زندگی کا کوئی وسیلہ عوام کے پاس باقی نہیں ہے۔ امن و امان تباہ ہے۔ ملک میں چھاؤنیاں ہیں۔ اس ملک میں تین اسمبلیوں نے کالا باغ ڈیم کو مسترد کیا۔ ایک بار پھر اس ملک کے عوام کو متصادم کرنے کے لئے، تین اسمبلیوں کے تقدس کو پامال کرنے کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں اور ایسے حالات میں گوادر mega project کا اعلان کیا جا رہا ہے اور پشتون اور بلوچوں سے نہیں پوچھا گیا۔ چھاؤنیاں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ عوام پر پولیس راج مسلط کیا جا رہا ہے۔ اس ملک میں سنگین بحران ہے۔ اس ملک کا فوجی ڈکٹیٹر اپنی اسمبلی کو خطاب نہیں کر سکتا لیکن دنیا میں جا کر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کرتا ہے۔ یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ معزز ایوان نے ایک فوجی ڈکٹیٹر کو یہ مینڈیٹ دینے کی کوشش کی۔ یہ وزیر اعظم کا اختیار ہے۔ وزیر اعظم پارلیمان کا نمائندہ ہے، اس ملک کے وفاق کا نمائندہ وزیر اعظم ہے۔

ایسے حالات میں جب قوموں کو متصادم کیا جا رہا ہے تو پھر 1973ء کا آئین نہیں رہے گا، پھر ایک نیا سوشل کنٹریکٹ کرنا ہوگا۔ ہم نے، متحدہ اپوزیشن نے جرنیلوں کو بہت موقع دیا، عقل سے کام لینے کا۔ ہم نے انہیں ہوش سے کام لینے کا بہت موقع دیا ہے۔ ان کے ایل ایف او کو آئین کا حصہ کسی بھی صورت میں تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اگر یہی صورت حال رہی تو جناب چیئرمین! اس پورے ملک میں تحریک چلے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب! انہیں بولنے دیں پھر بعد میں اس کا جواب دینا۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین صاحب! یہ بحران ہے، یہ ایک سنگین بحران ہے۔ یہ اکیسویں صدی ہے۔ اکیسویں صدی میں اگر ہم قانون کی حکمرانی قائم نہیں کریں گے، اکیسویں صدی میں اگر ہم عوام کے منتخب نمائندوں کی ایک جوابدہ پارلیمنٹ قائم نہیں کریں گے تو بات نہیں بنے گی۔ یہاں کے ممبران کا کام نلکا لگانا اور گلی پکی کرنے کا نہیں ہے۔ ہم نے اس ملک کو جمہوری نظام دینا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رضا صاحب! یہ point of order ہے یا کیا ہے؟

جناب رضا محمد رضا: اس ملک کو ایک آئین دینا ہے۔ اس وقت جناب! ہماری عدلیہ کا تقدس پامال ہو رہا ہے۔

Mr. Acting Chairman: No, this is not a point of order.

(Interruption)

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ point of order بنتا ہی نہیں ہے۔ آپ تقریر نہیں کرسکتے۔ آپ اس کو wrap up کریں۔

جناب رضا محمد رضا: جناب چیئرمین! ہم ممبران کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ایک سال سے، یہ احتجاج جاری ہے قومی اسمبلی میں اور سینیٹ میں، تو یہ کوئی عام بات نہیں ہے۔ ہماری اولین ذمہ داری اس ایوان کے تقدس کی حفاظت ہے۔ اس ملک کے آئین کا دفاع ہماری ذمہ داری ہے۔ ان ایوانوں کی بالادستی اگر قبول نہیں ہے تو پھر جرنیلوں --------

جناب قائم مقام چیئرمین: ان کا مائیک بند کر دیں۔ دیکھیں آپ کا point of order ہو گیا ہے۔ This does not form a point of order. آغا صاحب آپ بولیں۔

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! جی میں بول رہا ہوں۔ جناب! یہ کس مثبت کردار کی بات کرتے ہیں۔ آج انہوں نے یہ کہا کہ ایک سال سے اس ہاؤس کے اندر کوئی قانون سازی نہیں ہوئی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اپنی پیش کی ہوئی قراردادوں پر اس ہاؤس کے اندر

بحث نہیں کرتے۔ یہ اپنے معزز اراکین کی طرف سے پیش کی گئی Call Attention Notice پر بات نہیں کرتے۔ یہ اس ایوان میں غیرحاضری کی درخواستیں پیش کرتے ہیں اور اپنے allowances منظور کرواتے ہیں۔ ان کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ عوام کے پیسوں سے بنی ہوئی اسمبلیوں میں آ کر یہ اپنے allowances تو حاصل کریں لیکن آئین اور قانون سازی کی بات نہ کریں۔

(اس موقع پر اپوزیشن نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب قائم مقام چیئرمین : پروفیسر صاحب یہ no no اور go go تو سمجھ میں آتا ہے یہ نعرہ تکبیر کا کیا مطلب ہے؟

جناب کامل علی آغا: یہ دیکھیں یہ لوگ قانون سازی کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں پر عوامی اہمیت کے سوالات موجود ہیں۔ ان پر بات کرنے کی بجائے، پروفیسر صاحب کی call attention notice تین دن پہلے جو ایک اہم ترین تحریک التوا تھی اس اجلاس کے اندر، انہوں نے اپنی leave application تو یہاں پر بھیجی لیکن انہوں نے اس call attention notice کے اوپر، یہاں پر لوگوں کے مسائل پر بات نہیں کی۔ انہوں نے یہاں پیش ہو کر عوامی اہمیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کی بات نہیں کی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ صوبوں کو اختیارات کی بات کرتے ہیں، یہ ہاؤس، جو ہرصوبے کو ایک جیسی نمائندگی دیتا ہے۔ اس ہاؤس کے اندر اس قسم کی بات کرنی اور عوامی مسائل پر بات نہ کرنی----

میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! انہوں نے آئین سازی کی بات کی۔ آج تک یہ بتا دیں کہ انہوں نے اس ہاؤس کے اندر کسی قانون سازی میں حصہ لیا ہے۔ کتنے bills اس ہاؤس کے اندر پیش ہوئے لیکن انہوں نے ایک ہی وتیرہ اپنایا اور وہ وتیرہ تھا boycott ۔ یہ اپنی بات تو کرتے ہیں، اپنی انفرادی بات تو کرتے ہیں، اپنی سیاست کی بات کرتے ہیں اور عوامی مسائل کی بات نہیں کرتے۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ طریقہ کار کہ آپ ان کو بات کرنے کی اجازت دیں اور اس کے بعد یہ boycott کر دیں، یہ اب بند کیا جائے۔ جو لوگ اس ہاؤس کے اندر بات کرنا چاہتے ہیں ان کو priority کی basis پراجازت

دی جائے، جو لوگ پہلے اٹھ کر بات کرنا چاہیں----

جناب چیئرمین! آپ کا رویہ نہایت جمہوری ہے۔ میں اس بات کا معترف ہوں کہ آپ ان کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں لیکن وہ اس ہاؤس کو قطعی طور پر چلانا نہیں چاہ رہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر گڑ بڑ رہے، ملک کے اندر گڑبڑ رہے۔ یہ سڑکوں پر نکلنے کی بات کرتے ہیں۔ عوام اب ان کی باتوں میں آنے والے نہیں ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ بیرون ملک بیٹھے ہوئے لیڈروں کا ساتھ دے رہے ہیں اور ان کے اشاروں پر یہ لوگ ملک میں گند ڈالنے کی بات کر رہے ہیں۔ اب اس ملک کے عوام باشعور ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ذاتیات کی سیاست کر رہے ہیں۔ وہ اس بات کو قطعی طور پر notice میں نہیں لا رہے۔ کل یہ لوگ سڑکوں پر نکلے کسی ایک آدمی نے ان کا ساتھ نہیں دیا۔ عوام میں سے ایک آدمی ان کے ساتھ نہیں تھا۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ ان کے رویے کا بغور جائزہ لیں اور وہ لوگ جو اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں اور جو لوگ قانون سازی کو آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ عوامی مسائل پر بات کرنا چاہتے ہیں آپ کی طرف سے بھی ان کو اہمیت دینی چاہیئے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین : شکریہ، میں آپ کو ایک تشریح کر دوں کہ آغا صاحب یہ کرسی اندھی ہے یہ صرف سنتی ہے۔ یہ میں آپ کو بتا دوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ

It is a House, it has to be capable;both sides have to be given chance, I am not interested who is one. So, this is the idea that they should be given chance, if they have a chance, so let us be patient, left care then.

اگر یہ اتنی باتیں نہ کرتے تو جو کچھ آپ بول گئے ہیں وہ آپ بول ہی نہیں سکتے تھے۔ آپ کو انہوں نے مواد دیا ہے۔ گلشن سعید صاحبہ۔

POINT OF ORDER RE: AN UNPLEASANT INCIDENT OCCURRED ON THE GATE OF THE PARLIAMENT HOUSE.

مسز گلشن سعید : جناب چیئرمین، کل ایک سڑک پر حادثہ ہوا ہے میں آپ کی توجہ

اس طرف دلانا چاہتی ہوں۔ کہ کل میں اور ایک معزز رکن میرے ساتھ کلثوم پروین صاحبہ بھی تھیں تو ان کی ممبر اسمبلی ناہید خان نے ہمارے ساتھ بدتمیزی کی، تھپڑ مارے، ہاتھ چلائے اور قومی اسمبلی کا main gate بند کیا۔ انہوں نے گیٹ بند کیا ہوا تھا کسی گاڑی کو اندر نہیں آنے دے رہی تھیں۔ میں یہ پوچھتی ہوں کہ کیا ان کو اس چیز کا حق ہے کہ وہ قومی اسمبلی یا سینیٹ کا گیٹ بند کر کے آگے کھڑی ہو جائیں اور کہیں کہ کوئی گاڑی اندر نہیں جائے گی۔ جب میں نے اصرار کیا تو انہوں نے مجھے تھپڑ مارے، بدتمیزی کی، پرویز مشرف کو گالیاں دیں، مجھے گالیاں دیں۔ اتنی بدتمیزی کا مظاہرہ کیا جو میں نے بڑے تحمل سے برداشت کیا۔ اتنے سارے لوگ دیکھ رہے تھے مگر اب میں یہ چاہ رہی تھی کہ اپوزیشن والے بیٹھیں میں ان سے ان کے منافقانہ رویہ کے بارے میں پوچھوں۔ باہر سے یہ کچھ ہوتے ہیں: پارلیمنٹ میں تو جتنی بدتمیزی کرتے ہیں وہ تو ایک طرف اور اب سڑکوں پر بھی ہمارے ساتھ بدتمیزی کرنا شروع ہو گئے ہیں۔ آپ اس چیز کا notice لیں اور ناہید صاحبہ کی جو رکنیت ہے اس کو معطل کیا جائے کیونکہ انہوں نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔ میں نے ان کا کافی لحاظ کیا ہے۔ گیٹ بند کرنے کا اور یہ کہنے کا کہ کوئی قومی اسمبلی کے اندر یا سینیٹ کے اندر نہیں جائے اس کا کیا مطلب ہے۔ میں آپ کی توجہ اس چیز کی طرف دلانا چاہتی ہوں۔ آپ نے مجھے موقع نہیں دیا کہ میں سب سے پہلے بات کرتی کیونکہ کل سے میں کافی distrub ہوں جو کہ میرے ساتھ سڑک پر سلوک ہوا ہے۔ آپ اس کا notice لیتے اور میں نے آپ کو بتایا بھی تھا کہ میں نے بات کرنی ہے۔ وہ تو اپنی سنا کر ہر روز چل دیتے ہیں ان کا کام ہی یہی ہے۔ یہ صرف پیسے بٹورنے آتے ہیں۔ یہ پورے سال سے اس ہاؤس میں نہیں بیٹھے ۔ نہ انہوں نے کام کیا، نہ انہوں نے قانون سازی کی ان کو حق کیا پہنچتا ہے یہ بات کہنے کا کہ ہماری حکومت نے کوئی کام نہیں کیا۔ یہ disturb کرتے اور ابھی جا کر سڑکوں پر احتجاج کرنا چاہتے ہیں آپ بتایئے کہ اس کا کیا حل ہے۔ اور آپ اس کے بارے میں کیا نوٹس لیں گے اور کیا کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین : بی بی صاحبہ پہلے تو آپ نے مجھے ڈرا دیا جب آپ نے کہا حادثہ، میں نے سمجھا کہ شاید کوئی فوت ہو گیا ہے۔ شکر ہے یہ نہیں ہے۔

مسز گلشن سعید: جناب چیئرمین، یہ مذاق کی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، مذاق کی بات نہیں ہے۔

مسز گلشن سعید: حادثہ ہی تھا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ میری بات پوری طرح سنیں۔ یہ ان کا بالکل حق نہیں بنتا ہے اور چونکہ وہ ایک دوسرے ہاؤس کی ہیں آپ اس ہاؤس کی ہیں تو میری آپ سے یہ درخواست ہوگی کہ آپ اس کو privilege motion کے ذریعے move کریں۔ آفس میں دے دیں And then we shall here about it, we will form a committee and we will see what we can do وہاں بھی اسی قسم کی چیز move کی جائے گی۔ اس کا بھی result نکلے گا۔ ------

مسز گلشن سعید: میری آپ سے استدعا ہے کہ ان کا کوئی permanent بندوبست کیا جائے، ہم نے کب تک اس طرح ہاؤس کو چلانا ہے، ہر روز ہم پر الزامات لگاتے ہیں اور قصوروار یہ خود ہیں۔ اب آپ دیکھ لیجیئے اپنی بات سنا کر چلے گئے، روزانہ یہی ہوتا ہے۔ تین مہینے انہوں نے ہمارا سینیٹ بند رکھا، قومی اسمبلی میں بھی جس طرح قانون سازی ہو رہی ہے وہ بھی آپ کو پتا ہے۔ ان کی رکنیت کو معطل کیا جائے۔ سارا دن یہ ہمارے قائدین کو گالیاں دیتے ہیں، بدتمیزی کرتے ہیں، ہاتھ چلاتے ہیں، جو بھی غیرمہذب حرکت ہے یہ کرتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو شرفاء کہتے ہیں اور مہذب پارلیمنٹرین کہلاتے ہیں۔ یہ کیا طریقہ ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دوسری بات یہ کہ اس پر notice لیا جائے کہ یہاں کی پولیس اور جو نیشنل اسمبلی کی سیکورٹی ہے یہ بالکل ناقص ہے۔

مسز گلشن سعید: ناقص ہے جی۔ انہوں نے انہیں بالکل نہیں روکا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سب سے پہلے پولیس کو یہ کرنا چاہیئے کہ یہ make sure کرے کہ گیٹ بند نہ ہوں اور اندر جو نیشنل اسمبلی کی سیکورٹی ہے ان کا کام ہے کہ راستہ کھلا رہے۔ I will take appropriate action on that. وہ ہم کہہ دیں گے۔ Any Minister is going to answer for that, regarding the security. Let the member

اب کس نے بولنا ہے۔ جی شہزاد وسیم صاحب۔ speak

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب آپ سے گزارش ہے کہ back benchers کو بھی موقع دیا کریں اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ back benchers ہاں کے دونوں طرف پھیلے ہوئے ہیں اور ویسے بھی یہ ہاؤس جو ہے یہ rear wheel drive ہے تو please جب تک کہ back benchers کو موقع نہیں دیں گے یہ ہاؤس اس طرح چلنے والا نہیں ہے۔ جناب آپ نے آج بھی ان کو پہلے موقع دیا اور آپ نے پارلیمنٹ کی بالا دستی دیکھ لی۔ یہ پارلیمنٹ کی بالا دستی نہیں ہے یہ اپوزیشن کی چابکدستی ہے' جس کا ہم ہر دفعہ شکار ہو جاتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جب آپ بار بار دیکھ رہے ہیں کہ وہ اپنی رام کہانی سنا کر چلے جاتے ہیں اور ان میں اتنا جمہوری کلچر نہیں ہے کہ وہ کسی کی بات سن سکیں تو آپ ان کو کیوں بار بار موقع دیتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیئے ہم میں جمہوری کلچر ہے۔

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب ہم میں ہے اسی لئے ہم انتظار میں بیٹھے ہیں اور کہیں چوتھی پانچویں جگہ جا کر آپ ہمیں موقع دیتے ہیں۔ دوسری طرف میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ جو واقعہ ہماری معزز رکن کے ساتھ پیش آیا' ہم اس کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں کیونکہ یہ پورے ایوان کی توہین ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں یہ نہیں ہے کہ یہ کس نے کیا' وہ اس ایوان کا رکن ہے یا نہیں ہے مگر یہ ضرور ہے کہ جس کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا ہے وہ اس ایوان کا معزز رکن ہے۔ جناب یہ جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں' اب اس جمہوریت میں داخلے کا پھاٹک جو کہ اتنی مشکل سے کھلا ہے' اب یہ پھاٹک بھی بند کرنا چاہتے ہیں تو اس طرح یہ جمہوریت کی گاڑی چلنے والی نہیں ہے۔ میری آپ سے پُرزور گزارش ہے کہ اس واقعہ کا سختی سے notice لیا جائے اور آئندہ کے لئے ایوان کی کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: مسز کلثوم صاحبہ۔

مسز کلثوم پروین: جناب چیئرمین! میں گلشن سعید صاحبہ کے ساتھ تھی۔ جس طریقے سے گالم گلوچ کی گئی، تھپڑ مارے گئے اور سڑک پر بےعزتی کی گئی میرا خیال ہے وہ

ناقابل برداشت ہے۔ ہمیں protection دی جائے۔ کیا اس چیز کے ذمہ دار آپ ہیں، اس چیز کے ذمہ دار گارڈز ہیں، اس چیز کی ذمہ دار پولیس ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ ہماری حفاظت کس طریقے سے ہوگی۔جس طریقے سے گاڑی کا گھیراؤ کیا گیا اور گالم گلوچ کی گئی اور وہاں ہم چند منٹ کے لئے پھنس کے رہ گئے۔ ہمیں سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اس گھیراؤ سے ہم کیسے نکلیں گے۔ جناب چیئرمین خواتین ارکان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس پر آپ فوری طور پر notice لیں اور کارروائی کریں اور ان کی جو رکنیت ہے اس کو معطل کیا جائے۔ہماری آپ سے پُرزور درخواست ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نعیم چٹھہ صاحب۔

جناب نعیم حسین چٹھہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب محترم چیئرمین صاحب آج آپ نے صبح صبح یہ ruling عطا فرمائی کہ یہ Chair اندھی ہے، سنتی ہے، دیکھتی نہیں ہے۔ مجھے اس پر اختلاف ہے، اعتراض ہے چونکہ یہ بہت اہم کرسی ہے اسی کرسی نے بوقت ضرورت ملک کی صدارت بھی کرنی ہے۔جناب والا! اس کرسی کو سب سے زیادہ باخبر، سب سے زیادہ بابصارت ہو کر ہر چیز کی نگرانی کرنا ہوتی ہے۔ آپ نے جمہوری اقدار کی پاسداری کرنی ہے، اس ایوان کی عزت کو ملحوظ خاطر رکھنا ہے اور آپ ممبران کی عزت کے بھی نگران ہیں تو اس لحاظ سے میں یہ عرض کروں گا کہ یہ وتیرہ آپ کے سامنے ہے کہ اپوزیشن صبح صرف گالیاں دے کر چلی جاتی ہے اور پھر جواب سننے کی سکت نہیں رکھتی اور نہ وقت دیتی ہے۔ لہذا اس وتیرے کو کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے آئندہ اس کے لئے کوئی لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔ صرف حکومتی پارٹی کو یا حکومت کو گالیاں دلوانا مقصد نہیں ہے۔آج انہوں نے جو باتیں کی ہیں وہ یقیناً ملکی مفاد کا ایک اہم ترین منصوبہ ہے جس کے بغیر نہ ملک زندہ رہ سکتا ہے، نہ ملک کی خوشحالی۔ ملک کی بقاء اس سے وابستہ ہے۔

انہوں نے ساری تقاریر میں ملکی مفاد کو بالائے طاق رکھ کر کالا باغ ڈیم کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے صوبوں میں اور قومیتوں میں منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جو کہ بہت بڑا المیہ اور بڑی غداری ہے۔ ایسی بات نہ House کو سننی چاہیئے نہ آپ کو اجازت دینی

چاہئیے۔ میں یہ گزارش کروں گا آئندہ ملکی مفاد کی خاطر کسی قسم کی مفاہمت نہ کی جائے۔ ملک اور ملک کا مفاد سب سے اول ہے۔ قوم سب سے بالا تر ہے اور جمہوریت کی نگرانی کرنی ہے۔ اس کے ساتھ جیسا محترمہ نے کہا ہے کہ استحقاق مجروح ہوا ہے، ہاتھا پائی ہوئی ہے، تھپڑ لگائے گئے ہیں، یہ بھی ایک حادثے سے کم نہیں ہے، بہت بڑا المیہ ہے۔ اس کے لئے ہم سراپا احتجاج ہیں۔ یہ جمہوریت کدھر جا رہی ہے اور ملک کدھر کا سفر کرنے والا ہے۔ لہذا اس کے لئے پوری تندہی، منصوبہ بندی اور ہوش و حواس کے ساتھ اس کی نگرانی کرتے ہوئے ملک کو صحیح طور پر جمہوری، اسلامی اور رفاعی بنانا ہے۔ میں انہی گزارشات کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ ہمیں ملکی مفاد اور اس House کا مفاد عزیز ہے وہ دو عملی کرتے ہیں، Opposition کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ وہ معزز ایوان کہتے ہیں لیکن انہوں نے ایوان کی عزت کا کبھی مظاہرہ نہیں کیا۔ جناب والا! اس کا بھی آپ ذہن میں رکھئیے گا۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہوں گا۔

Mr. Acting Chairman: Chattha sahib, let me make it clear to you when I said

یہ کرسی اندھی ہے، میرا انصاف کی طرف بڑا لطیف اشارہ تھا جس کو آپ نے عبداللطیف بنا دیا۔ آپ نے عبداللطیف کو غلام بنا دیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرا اشارہ تعصب کی طرف تھا، میں تعصب کی نظر سے نہیں دیکھتا اور کہتے ہیں کہ آپ انہیں بولنے نہ دیں، آپ مجھے وہ rule بتا دیں جس کے تحت میں ان کو بولنے نہ دوں تو this is very clear کسی اور نے بولنا ہے، اچھا آپ بولیں، time کم ہے، members بول لیں then after that the minister will speak. جی ہاں۔ اس کے بعد آپ کی باری ہے۔

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب والا! 20 تاریخ کو چیئرمین صاحب موجود تھے تو میں نے عرض کیا تھا کہ ضرور بولنے دیں، اس شرط پر بولنے دیں کہ آپ proceedings میں participate کریں گے، گالی دینے کے لئے نہ بولنے دیں کیونکہ وہ participate بھی نہیں کرتے، purpose بھی serve ہوتا ہے۔ میں نے یہ point of order پر کہا تھا اور یہ record پر موجود ہے کہ ضرور بولنے دیا جائے، سارا دن بولیں، سب پر

discuss کریں، ہمیں خوشی ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ فقط گالیاں دینے کے لئے بولنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ان سے شرط لی جائے کہ آپ proceedings میں participate کریں گے، ٹھیک ہے بولیں، ہم جواب دیں گے۔ فقط یہی عرض ہے، آپ انصاف کریں، ضرور کریں۔ مگر دوسری طرف کے ساتھ بھی انصاف کریں کہ وہ گالیاں دے کر نہ چلے جائیں۔ ان سے کہیں کہ پہلی شرط یہ ہے کہ آپ proceedings میں participation کرتے ہیں، yes سارا دن کریں۔ ہمیں خوشی ہے، ہمارے دل میں ان کے لئے عزت ہے مگر یہ جو طریقہ کار ہے اسی پر میرے بھائیوں نے عرض کیا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ ہم سے انصاف کریں یا بے انصافی کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ واقعہ جو ہماری بہن کے ساتھ پیش آیا ہے facts and figures تو اور ہیں مگر یہ واقعہ پہلے بھی ہوا ہے۔ ہماری ایک محترمہ Opposition کی ممبر ہیں، پرواہ نہیں ہے، member of Senate ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ کمیٹی بنائی جائے یہ روز روز کمیٹیاں نہیں بنیں گی، روز روز special committee نہیں بننی چاہیئے۔ Minister صاحب بیٹھے ہیں، Leader of the House نہیں ہیں، جو بھی ان کی party کا leader ہے یہ ان سے کہیں کہ یہاں permanent privilege Committee بننی چاہیئے جیسے standing کمیٹیاں ہیں۔ آپ دیکھیں ہم سینیٹر کچھ نہیں رہے، ہم Senator defunct ہو گئے ہیں۔ National Assembly میں Religious Committee بنی ہے، حج کے لئے۔ ساری باتیں ہو رہی ہیں، ان کا view لیا جاتا ہے۔ Privilege Committee ادھر بنی ہوئی ہے۔ ہمیں بھی کم از کم ایک Privilege Committee بنانی چاہیئے۔ جناب! میں آپ سے عرض کروں گا کہ Treasury Benches والے بیٹھے ہیں Leader of the House نہیں ہیں۔ یہاں پر اس سے پہلے بھی واقعہ ہوا ہے کہ Leader of the House نے ministers کے Treasury Benches پر comment کیا ہے۔ یہ ساری باتیں Privilege Committee میں جانی چاہئیں۔ کوئی فائدہ نہیں ہو گا، کہ اگر روز کمیٹی بنے گی، ایک permanent committee ہو، اس میں بھلے جو بھی ہو۔ میں عرض کروں گا کیونکہ Minister صاحب سن رہے ہیں، Prime Minister صاحب کو کہیں، چوہدری صاحب کو کہیں کہ یہ Senate کو activate کریں۔ آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ

آپ انصاف کریں۔ یہاں یہ آدھی cabinet بیٹھی ہوئی ہے۔ اس پر اطمینان سے سوچیں اور Senate activate بھی کریں، ہمارے privilege کا بھی خیال کریں، یہ بڑی چیز ہوئی ہے۔

پہلے بھی ایک اپوزیشن ممبر ہماری ایک معزز خاتون رکن کو مارنے لگا تھا مگر یہاں کسی وزیر نے جواب نہیں دیا کہ پہلے انہوں نے زیادتی کی ہے۔ یہ ساری باتیں House Committee میں آئیں گی Permanent House Committee میں temporary House Committee کو oppose کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ تھہیم صاحب۔ جی مہیم بلوچ صاحب۔

جناب مہیم خان بلوچ: شکریہ جناب چیئرمین! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں آئین کی پاسداری اور پابندی دن بدن ہمیں کم نظر آ رہی ہے۔ ریاست کی اولین ضرورت اور پہچان آئین ہوتا ہے اور بنیادی طور پر قانون کی حکمرانی کو عملی جامہ پہنانا ریاست کی ذمہ داری ہے۔ 1973 کے آئین میں Concurrent List میں صوبائی خودمختاری کا ذکر موجود ہے۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آئین کی رو سے صوبائی خود مختاری فیڈریشن کی اکائیوں کی دی گئی ہے لیکن اس کی پاسداری اور پابندی نہیں ہو رہی ہے۔ ہم شروع سے کہہ رہے ہیں کہ بلوچستان کے عوام کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے ----

جناب قائم مقام چیئرمین: موضوع جو اس وقت چل رہا ہے وہ جو ان کے ساتھ حادثہ پیش آیا ہے ہم اس پر بحث کر رہے ہیں ۔مہربانی کرکے اس پر بات کریں۔

جناب مہیم خان بلوچ: ظاہر بات ہے ہم اس پر بھی بات کریں گے یقینی طور پر ہر پارٹی کو احتجاج کرنے اور اپنی آواز کو ایوان کے اندر اور ایوان کے باہر اٹھانے کا حق حاصل ہے ۔یہ جمہوریت کے تقاضے ہیں لیکن ہماری فاضل رکن نے جو ذکر کیا ہے وہاں ایک احتجاج ہو رہا تھا اور ہم Parliament کی طرف آ رہے تھے اور انہوں نے گیٹ بند کرکے ہمارے ساتھ انتہائی ناروا سلوک کیا ہے یہ بات جمہوریت کے منافی ہے ، پارلیمانی آداب کے منافی ہے ،یہ سیاسی کلچر کے منافی ہے ۔ اس قسم کے ہتھکنڈوں کی جتنی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے حوالے سے اس کا نوٹس لیا جائے اور ناہید خان جو کہ

دوسرے ایوان کی ممبر ہے ہم اس کے لئے بھی احترام رکھتے ہیں لیکن انہوں نے جو قدم اٹھایا ہے اس کے خلاف اس ایوان کے ذریعے کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ جی حمید اللہ آفریدی صاحب۔

جناب حمید اللہ جان آفریدی: جناب چیئرمین! واقعی یہ بہت افسوسناک بات ہے جوکچھ ہماری ساتھی سینیٹر کے ساتھ ہوا ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ اگر یہ پولیس والے جو وہاں ڈیوٹی کر رہے ہیں اگر یہ صرف گیٹ کی چوکیداری کے لئے کھڑے ہیں تو پھر ان کے وہاں کھڑے ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ پندرہ بیس لوگوں کے ہجوم کو control نہیں کر سکتے اور اس قسم کے واقعات کو قابو نہیں کرسکتے ہیں تو ان کی کوئی وجہ نہیں بنتی کہ وہ وہاں کھڑے ہوں۔ اس کے علاوہ پرسوں رات کو میں Parliament Lodges سے پورے پونے دس بجے Out Gate سے نکل رہا تھا اور وہ گیٹ انہوں نے ہررات بند کیا ہوتا ہے۔ اگر وہ ساڑھے چار سو ممبران کے لئے وہاں ڈیوٹی نہیں کرسکتے ہیں تو وہ باقی لوگوں کے لئے کیا کریں گے۔ ادھر اگر Out Gate بنا ہوا ہے تو وہ اسی کے لئے ہے۔ رات کو وہ اپنے آرام کے لئے ایک گیٹ بند کر دیتے ہیں اور In والے گیٹ سے لوگوں کو اندر جانے اور باہر جانے دیا جاتا ہے۔ same is over here اگر وہ پندرہ بیس لوگوں کے ہجوم کو یہاں control نہیں کر سکتے ہیں تو there is no point کہ صرف شیشہ ان کے ہاتھ میں دے دیا جائے اور وہ گاڑیوں کو چیک کریں۔ اس سے بہتر ہے کہ ہمارے سینیٹ اور قومی اسمبلی کے جو سیکورٹی والے ہیں ان کو وہاں کھڑا کیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی روزینہ صاحبہ۔

مسز رزینہ عالم خان: میری ساتھی سینیٹر گلشن سعید صاحبہ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا ہے میں اس کی پرزور مذمت کرتی ہوں کیونکہ پارلیمنٹ کسی کا گھر نہیں ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم سب parliamentarians کو آنے کا حق ہے اور ہمیں اپنے اس حق سے محروم کرنے کا کسی کو حق ہے اور نہ یہ جرأت ہونی چاہیے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس کا کوئی مستقل انتظام کیا جائے کہ جب بھی ہم Parliamentarians یہاں آنا چاہیں ہمیں کسی قسم کی

رکاوٹ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

دوسرا ہماری معزز رکن کے ساتھ جو بدتمیزی یا گالی گلوچ یا ہاتھا پائی ہوئی ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ بات کسی قیمت پر بھی زیب نہیں دیتی۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس قسم کی حرکت کی مرتکب ہونے والی خاتون کس طرح اپنے آپ کو لیڈی یا خاتون کہیں گی۔ انہوں نے تو اس درجہ تک گر کر بات کی جیسا کہ مجھے معزز رکن نے بتایا کہ وہ الفاظ، میں سمجھتی ہوں کہ کوئی معزز خاتون اپنے منہ سے ادا نہیں کر سکتی۔ دوسری بات میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ان کا جو رویہ ہے کہ وہ اپنی بات تو کہہ دیتے ہیں۔ اس بات میں کتنی تلخیاں اور غلط باتیں ہوتی ہیں، وہ ہم سب سن لیتے ہیں لیکن ہماری سنے بغیر وہ چلے جاتے ہیں۔ ان کی ایک معزز رکن نے Common Wealth کے General Secretary کو خط لکھا کہ وہ notice لیں جو کچھ پاکستان میں ہو رہا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہماری آزادی اور خود مختاری کے لیے یہ بہت بڑی بات تھی جو کہ ان کی ایک رکن نے کہی، اس کے خلاف میں نے دو دن پہلے بھی point of order پر یہ نقطہ raise کیا تھا لیکن اس کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت اہم چیز ہے کہ ہم سرحد پار یا دوسرے ملک کے ممبران کو اس قسم کا خط لکھیں۔ یہ ہماری خودمختاری اور sovereignty کے خلاف ہے اور میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے خلاف بھی کوئی notice لیں۔ شکریہ۔

Mr. Acting Chairman : Thank you very much.

آپ بولیں گی؟

ڈاکٹر نگہت آغا: جی میں بھی اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتی ہوں اور میں محترمہ گلشن کی بڑی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اپنے آپ پر اتنا کنٹرول رکھا کہ آگے سے جواب نہیں دیا جو کہ وہ deserve کرتی تھیں۔ لیکن ناہید کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ یہ واقعے بار بار ہو رہے ہیں۔ After all یہ Upper House ہے آپ اس کا کچھ تو انسداد کریں اور اس پر immediate action لیں۔ میں دوبارہ کہہ رہی ہوں کہ ہم گلشن سعید کی بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بڑے تحمل کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے وہی چیزیں واپس نہیں کیں جو کہ ناہید صاحبہ

نے کہیں تھیں۔ لیکن ہمیں security چاہیے۔ ان پولیس والوں کا کیا فائدہ ہے جو کہ ہمیں security بھی نہیں دے سکتے۔ I mean this is the limit. بالکل کہ آپ چند لوگوں کو control نہیں کر سکتے۔ ہمارا اندر آنا کیسے بند ہو سکتا ہے۔ میں اس پر پُرزور احتجاج کرتی ہوں اور اس پر بڑا strong action لیں because ناہید کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے۔ Thank you.

جناب قائم مقام چیئرمین: Thank you very much. مہر صاحب۔

جناب غوث بخش خان مہر: یہ جو واقعہ ہوا ہے کہ ہماری honourable member کی insult کی ہے ایک House کے member نے۔ اب اس کا زیادہ نام لینا بھی مناسب نہیں، وہ اپنی تعریف سمجھے گی۔ کیونکہ ہمارا قانون ساز ادارہ ہے اس کے لئے ایک تو یہ ہے کہ ایک privilege motion move کر کے آپ Permanent Committee بنائیں سینیٹ میں، اچھی بات ہے۔ اس Privilege Committee میں یہ decision لیا جائے کہ ایسے ممبروں پر یہ action لیا جائے کہ ان کی membership خارج کرنی ہے، suspend کرنی ہے۔ سینیٹ جو recommend کرے گی ہم اس کو National Assembly میں take up کریں گے اور انشاء اللہ اس کو پاس کروائیں گے۔

جہاں تک پولیس اور سیکورٹی کا کہا جاتا ہے، جناب! پولیس کو معزز اراکین کے بیچ میں intervene کرنے کی اجازت نہیں ہے کہ ممبران آپس میں کچھ کریں اس میں پولیس intervene نہیں کرسکتی۔ اندر بھی جب تک چیئرمین سینیٹ یا سپیکر کا حکم نہیں ملے گا تو اس وقت تک وہ ممبران کے آپس کے معاملے میں نہیں آئیں گے۔ ایک عورت نے بدتمیزی کی اس نے اپنے status کے below کام کیا ہے تو اس کے لیے مہربانی کر کے Privilege Committee بنائیں اور اس میں members جو سخت سے سخت سزا پاس کروا کر بھیجیں ہم National Assembly میں اس کو انشاء اللہ carry on کروائیں گے۔ مجھے یہی as a Minister کہنا تھا

Mr. Acting Chairman: I will go a step further, I would suggest that we should, the National Assembly and the Senate should make a

committee, called the Ethical Committee.

کیونکہ یہ Ethical Committee اگر دونوں کی بن گئی تو that can deal from day to day police affairs. Nothing have to go to police. It can be sorted out. But it is up to you, I can only suggest.

جناب غوث بخش خان مہر : جناب! آپ پر ہے کہ چیئرمین صاحب، سینیٹ کی committee بنائیں، ہم بھی سوچ رہے ہیں

Mr. Acting Chairman : I think it will be a good idea.

جناب غوث بخش خان مہر : اس میں جناب! Opposition کا کردار ہے۔ جب تک Opposition والے نہیں آ رہے تو ہمیں committee بنانے میں بڑی دقت ہو رہی ہے۔ لیکن چیئرمین اور سپیکر کو power ہے کہ وہ committee بنائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین : نہیں ایسی کوئی power نہیں یہ تو Leader of the House and Leader of Opposition مل کر بناتے ہیں یا party leaders بناتے ہیں، ہمیں دیتے ہیں ہم ان کو issue کر دیتے ہیں۔

جناب غوث بخش خان مہر : اس case کے لیے تو خاص طور پر بنا کر action کرائیں۔

جناب بابر خان غوری : شکریہ۔ جناب چیئرمین! مجھے امید تھی کہ شاید ہمارے محترم وزیر کی جانب سے کچھ ایسا بیان آتا کہ جس سے لگتا کہ کوئی کارروائی ہو چکی ہے۔ یہ آج صبح کا واقع ہے کوئی ممبر اس کو نہیں آنے دے رہا۔ تو مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ہمارے محترم وزیر نے یہ کہا کہ پولیس اس میں کچھ نہیں کر سکتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر وہ ممبران آزاد ہیں۔ باہر جس ممبر کو چاہیں روکیں اور اس کے ساتھ بدتمیزی کریں۔ ان افراد کے خلاف جو سیکیورٹی کے ذمہ دار ہیں، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے تھی تاکہ راستہ صاف رہتا لیکن چونکہ وہاں پر کوئی کارروائی نہیں ہوئی، اس سلسلے میں ہم جواب چاہ رہے تھے۔ یہ تو ہم ممبران کو بھی پتہ ہے کہ تحریک استحقاق یہاں جمع کرائی ہے۔ وہ already جمع کرائی جا چکی

ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس واقعہ پر حکومت کی طرف سے کیا کارروائی کی گئی۔ وہ کارروائی جو ممبران نے کرنی ہے وہ تو کریں گے لیکن حکومت نے کیا کارروائی کی ہے۔ یہ بات ایک سوالیہ نشان بن کر رہ گئی ہے کیونکہ منسٹر صاحب کی طرف سے ہمیں تسلی بخش جواب نہیں ملا۔

دوسری بات جناب چیئرمین! کہ آج ہمارے اپوزیشن کے members نے یہ بات کہی کہ ہمارے جو قائدین ہیں، صدر صاحب امریکہ کے دورے پر جا چکے ہیں اور وزیر اعظم صاحب جا رہے ہیں۔ وہ وہاں پر تقریر کریں گے۔ بات چیت کریں گے ۔ ہمیں بحیثیت پاکستانی ان سے سیاسی اختلافات ضرور ہو سکتے ہیں لیکن بحیثیت قوم جب وہ پاکستان کا مقدمہ پیش کرنے جا رہے ہیں تو ہمیں ان کو support دینی چاہیئے کہ وہ جائیں اور ان کے پیچھے پوری قوم کھڑی ہو۔ یہ ان کے کہنے سے نہیں ہوتا کہ ان کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ جا کر وہاں تقریر کریں۔ یہ سینیٹ ، قومی اسمبلی اور پوری قوم اپنے وزیر اعظم اور صدر کے پیچھے ہے۔ وہ وہاں پر جو بات کریں گے، ہم سب ان کے ساتھ ہیں۔

میری آپ سے ایک اور گزارش بھی ہے کہ point of order پر جس طرح وہ فلور لیتے ہیں، جیسا کہ تھہیم صاحب نے کہا کہ ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ ہم یہاں پر LFO کے تحت کارروائی میں حصہ نہیں لیتے، دوسری طرف وہ کھڑے ہو کر اپنا حق جتاتے ہیں کہ اس ایوان میں ہمارا حق ہے کہ ہم point of order پر بولیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کارروائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس سے ان کی دوغلی پالیسی خود سامنے آتی ہے۔ آج عوام ان کے ساتھ نہیں ہیں۔ عوام نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ کوئی احتجاج میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہے تو اسی کی وجہ سے وہ بوکھلاکر اس قسم کی حرکتیں کر رہے ہیں جو کل گیٹ پر ہمارے ایک معزز رکن کے ساتھ کی ہے۔

جناب والا! میری آپ سے گزارش ہے، محترم وزراء صاحبان یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، مہر صاحب نے جواب دیا ہے ان سے ہماری یہ گزارش ہے کہ اس واقعہ کے جو ذمہ دار افراد ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ ان سے اس بات کی پوچھ گچھ کی جائے تاکہ آئندہ ایسا واقعہ پیش نہ آسکے۔

Mr. Acting Chairman: Thank You very much. Ranjha Sahib.

ڈاکٹر خالد رانجھا: صاحب صدر! آج جو موضوع زیر بحث ہے وہ یہ نہیں کہ محض استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ایک جرم ہوا ہے جو تعزیرات پاکستان میں جرم ہے۔ اس کے تدارک کے لئے بھی قانون موجود ہے۔ یہ جو جرم ہے جیسے assault کہتے ہیں۔ جیسے illegal restraint کہتے ہیں۔ جیسے illegal detention کہتے ہیں۔ جیسے حبس بے جا کہتے ہیں۔ یہ تمام جرم ہوئے ہیں۔ ان جرائم کی رپورٹنگ اخبارات میں آئی ہے۔ یہ علاقہ جہاں جرم ہوا ہے وہ ایک تھانے کی حدود میں ہے۔ وہاں پولیس افسر موجود ہیں۔ ان کے علم میں آیا ہے؟ میں پوچھنا چاہوں گا کہ اس کے بعد جو ضابطہ فوجداری ہے اس کے تابع کیا کارروائی کی گئی ہے؟ اور

whoever is the Minister responsible, I would like him to respond to the

House as to what action has been taken in accordance with law. محض تحریک کی بات نہیں ہو رہی۔ محض استحقاق کی بات نہیں ہو رہی۔ پھر تو یہاں پر کسی بھی آدمی کی بات پسند نہیں آئے گی، باہر دو غنڈے کھڑے کر لیں گے جو اس کی پٹائی کریں گے۔ پھر House کی کیا independence ہے؟ اگر مجھے یہ خوف ہو کہ میں نے یہاں بات کی اور حزب اختلاف کو یہ بات پسند نہیں آئے گی اور باہر جا کر میری پٹائی ہو جائے گی تو پھر what protection you are offering us? تو میری بڑے ادب سے گزارش ہے کہ اس کو seriously لیا جائے۔ آج تو صرف بات تھپڑ مارنے کی آئی ہے illegal restraint تک، بے عزتی تک، گالی تک۔ کل تو پستول تان لے گا۔ اس کا کیا تدارک ہوگا؟ محض صرف تحریک استحقاق پیش کی جائے۔

This House is almost becoming aP p owerless appendage.

یہ سب سے بڑا ہاؤس ہے۔ اس ایوان کے ایک رکن کی بے عزتی ہوئی ہے۔ اس کو emotional نہ لیں۔ میں کہتا ہوں legally لیں۔ Why has the law not taken its course? Why is the government seemed silent on this? محض یہ کہنا کہ ہاں جی ان کا فرض یہ ہے کہ وہاں پر جلوس کو روکیں that is a part of law وہ بھی قانون کا حصہ ہے۔ جہاں کہیں جرم ہو جائے اس جرم کا اندراج ایک تھانے میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کی تفتیش ہوتی ہے۔ اس کے بعد تحقیق ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس کی رپورٹ ہوتی ہے کہ یہ

کیا عمل ہوا ہے۔

I would like to know from the concerned minister, thank you very much.

جناب قائم مقام چیئرمین: وہ تو یہ ہی بتا سکیں گی کہ انہوں نے فرد داخل کی ہے کہ نہیں۔ تب

government will come into action, otherwise the government

ڈاکٹر خالد رانجھا: جناب میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ جب جرم ہو جاتا ہے، جس کے علم میں آ جائے he is supposed to act on that, اگر سڑک پر لاش پڑی ہوئی ہو، آپ کہیں کہ اس کا کوئی مدعی نہیں آیا تو آپ کیا کوئی کارروائی نہیں کریں گے اور جب جرم ہوجائے تو ہر فرد کا فرض ہے کہ اس کی رپورٹ کرے۔ it should be the obligation of every citizen to report. جب اخبارات میں آگیا ہے تو this is a reporting. This is condoning it.

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں یہ انہوں نے بالکل ایک technical معاملہ اٹھایا ہے۔ اس کا تعلق نہیں ہے کسی چیز سے۔

ڈاکٹر خالد رانجھا: میں یہ کہوں گا۔ just a minute, بی بی ایک منٹ۔ میں یہ کہوں گا I call upon the Chairman of the Senate to lodge a report.

Mr.Acting Chairman: Alright. That will be done.

مسز گلشن سعید: اور دوسری بات یہ کہ پولیس والوں نے پوری کوشش کی کہ میری گاڑی واپس کریں۔ ہمارے قومی اسمبلی کے جو گارڈز ہیں ان کا یہ کام ہے کہ معزز ممبران سے کہا جائے کہ آپ گاڑی موڑ لیں کیونکہ یہاں ناہید خان کھڑی ہیں۔ میں آپ کو یہی بتانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ گارڈز نے ہمیں روکا تو ہم نے کہا کہ ہم کیوں رکیں۔ ہم نے اندر جانا ہے۔ ہم نے آرام سے بات کی اور اس عورت نے پچاس لوگوں کے سامنے تھپڑ بھی مارے، بدتمیزی کی اور پرویز مشرف کو گالیاں دی، مجھے گالیاں دی اور یہ کہا کہ جس طرح پہنچی ہو اور یہ ہےکہ وہ ہے۔ پرویز مشرف کی جوتیاں جا کر صاف کرو۔ اس طرح کے الفاظ اس نے میرے

لئے استعمال کئے۔ اس نے میری کافی insult کی۔ میں نے اتنا serious معاملہ آپ کو پیش کیا ہے اور آپ نے اس پر کوئی بات ہی نہیں کی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بی بی! ابھی اس پر بات کرتے ہیں۔ لوگوں کو تو بولنے دیں۔

مسز گلشن سعید: میں نے آپ کو تحریک پیش کی ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ اس کی رکنیت معطل کی جائے تاکہ ان کو آئندہ جرآت نہ ہو۔ basically ہماری دونوں ایوانوں کو انہوں نے بالکل کام کرنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا۔ اوپر سے روز الزام لگاتے ہیں۔ آپ ان کو ٹائم بھی دیتے ہیں بولنے کا۔ الزام لگانے کے بعد وہ باہر چلے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: بی بی! یہ تو دوسرا issue ہے ناں - let's talk about your issue, اچھا یاسمین صاحبہ۔

مسز گلشن سعید: جی issue یہ ہے کہ وہ باہر بھی اور اندر بھی بدتمیزی کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی آپ کا point of view کافی clear ہو گیا ہے۔ آپ انہیں بولنے دیں۔

بی بی یاسمین شاہ: جناب کل گلشن سعید کے ساتھ جو حرکت ہوئی ہے وہ نہایت شرمناک ہے۔ مجھے اس سے بڑا افسوس اور دکھ ہوا ہے ۔ قومی اسمبلی میں ناہید خان دادا گیری کرتی ہے اور اس کا میاں یہاں بیٹھ کر دادا گیری کرتا ہے، بینرز لگاتا ہے، چیئرمین صاحب، پرویز مشرف صاحب اور گورنمنٹ کے خلاف باتیں کرتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ اس کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے۔ چیئرمین صاحب کو سپیکر صاحب سے بات کرنی چاہئے اور اس پر فوراً action ہونا چاہئے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ ایوان بالا ہے، یہاں پر ہم لوگ بیٹھے ہوئے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ آئیں اور اول فول بک کر چلے جائیں۔ یہ بولنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ یہ تو گلشن سعید کا بڑا صبر ہے جو انہوں نے برداشت کیا ہے۔ ان کو کیا کوئی president بنایا ہوا ہے کہ تم دادا گیری کرتے پھرو۔ وہ اسمبلی میں کرتی ہے اور اس کا

میاں یہاں سینیٹ میں بیٹھ کر کرتا ہے۔ یہ کیا طریقہ کار ہے اس پر فوراً action لیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی نوریز شکور صاحب آپ کو بعد میں بلاتے ہیں۔

چوہدری نوریز شکور خان: یہاں interior minister صاحب میٹنگ میں ہیں۔ first floor پر privilege committee of National Assembly کی میٹنگ ہو رہی ہے۔ ان سے بات ہوئی تھی وہ ابھی floor پر آرہے ہیں۔ یہ naturally بڑا sad incident ہے۔ اور آئندہ کے لئے اس کا سدباب کرنا حکومت کی ڈیوٹی ہے۔ ہم آئندہ کسی کو بھی gate block کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ کیونکہ پہلی دفعہ یہ واقعہ یہاں پر پیش آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم House کے باہر بھی protest کریں گے تو اس وجہ سے یہ واقعہ ہوا ہے۔ ہم حکومت کی طرف سے یقین دلاتے ہیں کہ کسی بھی ممبر کو یہ اجازت نہیں ہوگی۔ protest کرنا ہے تو سڑکیں پڑی ہیں اسلام آباد کی، پورے ملک کی، وہاں پر جا کر ضرور احتجاج کریں لیکن یہ نہیں ہوگا کہ وہ National Assembly and Senate کے راستے روکیں۔ اس چیز کی اجازت حکومت کبھی نہیں دے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب کامل علی آغا۔

جناب کامل علی آغا: یہ چیزیں اس سے پہلے ہونی چاہئیں تھیں۔ یہ سب کچھ ہو چکا اور اس کے بعد ہم صرف یہ کہہ دیں کہ اب گیٹ پر blockage نہیں ہوگا اور آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ rules کو suspend کر کے جو تحریک آج گلشن سعید صاحبہ نے پیش کی ہے، اس پر آج ہی سینیٹ کے ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور انکوائری کے بعد جو کارروائی کمیٹی تجویز کرے، وہ کی جانی چاہیے۔ میں، جناب چیئرمین! گزارش کرتا ہوں کہ ابھی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور کل اس کمیٹی کا اجلاس طے کیا جائے تاکہ باقاعدہ انکوائری اس کمیٹی کے ذریعہ ہو سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ باقاعدہ زبانی طور پر اس کو ایک قرارداد کی صورت میں پیش کر رہے ہیں۔

جناب کامل علی آغا: میں زبانی طور پر اس قرارداد کو پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: I will put the motion to the House.

(The motion was carried)

جناب قائم مقام چیئرمین : آپ ایسا کریں کہ آپ ایک کمیٹی بنائیں۔ You are acting as a Leader of the House today. ممبران کے نام مجھے دے دیں۔ I will announce the names of the Senators in the Senate and committee will be formed and it should start the proceedings.

Mr . Justice (Retd .) Abdul Razaq Thahim: You are the Chairman of the Privilege Committtee rather than making an other committee, I will propose that this may be referred to that committee of which you are the Chairman.

Mr. Acting Chairman: If the House agrees.

Mr . Justice (Retd .) Abdul Razaq Thahim: It is up to the House but I only point it out that there was the committee.....

Mr . Acting Chairman: It is a suggestion . Let Leader of the House decide it .

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! یہ بڑا فوری اہمیت کا معاملہ ہے اور آپ چونکہ اس وقت ہاؤس کو as Chairman of the House چلا رہے ہیں اور اس پر فوری کارروائی کی ضرورت ہے ۔ اس لئے میری گزارش ہوگی کہ اس معاملے پر ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ اس معاملہ کے متعلق کارروائی میں کوئی delay نہ ہو ۔یہ بڑی اہمیت کا معاملہ ہے ۔ جیساکہ ہمارے معزز ممبران نے کہا کہ اس ہاؤس میں بار بار گالیاں بھی نکالی گئی ہیں۔ ہم نے اس پر اس وقت اس لئے نوٹس نہیں لیا کہ ہم یہ چاہتے تھے کہ اس ہاؤس کو very softly چلایا جائے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس ہاؤس کا تقدس پامال نہ ہو۔ پری گل آغا صاحبہ کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی اور دوسرے دوستوں کے ساتھ بھی یہاں پر زیادتی ہوئی۔ ہم اس ہاؤس کو چلانا

چاہتے ہیں۔ لیکن اب معاملہ قطعی طور پر برداشت حد سے آگے چلا گیا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس معاملہ پر فوری انکوائری ہو اور جو بھی حقائق سامنے آئیں، ان پر کارروائی بھی فوری طور پر ہو تا کہ آئندہ کسی کو کسی معزز رکن کے ساتھ زیادتی کرنے کی جرأت نہ ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اس پر فوری طور پر ایک کمیٹی بنا دیں۔ It will be inappropriate if I leave that. آپ یہ بنا دیں اور اس کے نام مجھے دے دیں۔ جناب کمیلی صاحب۔

جناب محمد عباس کمیلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! جو کچھ ہوا ہے، یہ نہایت قابل افسوس ہے اور قابل مذمت ہے لیکن اس سلسلے میں، میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں نیشنل اسمبلی کی ایک معزز رکن نے زیادتی کی ہے وہاں پولیس بھی قصور وار ہے۔

پولیس کی موجودگی میں یہ واقعہ ہوا۔ جو کچھ ہوا ہے اسے پولیس اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ پھر اس کے باوجود اس نے کوئی action نہیں لیا۔ کیوں؟ اس نے action نہیں لیا تو پھر پولیس کس مرض کی دوا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ یہ ملک actually ایک پولیس اسٹیٹ بن چکا ہے۔ پولیس ملک کے ہر شہر کے ہر حصے میں جو چاہتی ہے، کرتی ہے۔ بغیر وارنٹ لوگوں کے گھروں میں گھس کر لوگوں کو اٹھا لیتی ہے۔ یہاں پولیس اپنی آنکھوں کے سامنے جرم ہوتا ہوا دیکھ رہی ہے اور خاموش ہے۔ یہ بات نہیں ہے کہ وہ خاتون اسمبلی کی رکن تھی اس لئے پولیس مجبور تھی اور آپ کی اجازت کے بغیر یا سپیکر کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی۔ میں بھی اس معزز ایوان کا ایک رکن ہوں۔ میرے خلاف کوئٹہ میں پولیس نے مقدمہ درج کر دیا اور میرے داخلے پر پابندی لگا دی۔ اس معاملہ پر میں نے آپ کے سامنے ایک تحریک استحقاق بھی پیش کی ہے اور مجھے جلد اجازت دی جائے کہ میں اسے آگے بڑھا سکوں۔ پولیس یہ نہیں دیکھتی کہ یہ سینیٹ کا یا اسمبلی کا رکن ہے یا نہیں ہے۔ جس پر جو چاہتی ہے action لیتی ہے لیکن یہاں پولیس خاموش رہی۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں جو جرم بھی ہو رہا ہے وہ بالکل پولیس کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ جو غنڈے ہیں۔ جو دہشت گرد ہیں ان کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جو laws exist کر رہے ہیں ان پر

implementation نہیں ہو رہا۔ مغربی ممالک میں اگر باپ بھی بیٹے کو تھپڑ مار دے اور بیٹا یا بیٹی پولیس کو فون کر دے تو فوراً پولیس آ جاتی ہے اور ماں باپ گرفتار ہو جاتے ہیں۔ ماں باپ کے خلاف action لیا جاتا ہے۔ تو اس ملک میں بھی کوئی قانون ہے یا نہیں ہے۔ ان قوانین پر عملدرآمد کیوں نہیں ہو رہا ہے۔ اخبار میں آ جائے۔ this is first information report یا جنہوں نے آنکھوں سے دیکھا یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کے خلاف زیادتی ہوئی وہی FIR lodge کرے اور FIR بہت ساری lodge ہو جاتی ہیں لیکن مجرمین پھر بھی گرفتار نہیں ہوتے۔ یہاں قتل کے مجرم، باوجود FIR کے، گرفتار نہیں ہوتے۔ یہ پولیس کہیں تو دن دہاڑے گھروں میں جاکر بغیر وارنٹ کے اٹھا لیتی ہے اور مہینوں تک ان کا پتا نہیں ہوتا لیکن ان کو اٹھا لیا جاتا ہے اور آنکھوں پر پیٹیاں باندھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ پولیس یہ نہیں دیکھتی کہ یہ اسمبلی کا رکن ہے یا سینیٹ کا، جس پر جو چاہے action لے لیا اور یہاں پر یہ ہے کہ چونکہ وہ رکن اسمبلی ہے۔ یہاں پر اسمبلی کے احاطہ میں ہو رہا ہے۔ سینیٹ کے احاطہ میں ہو رہا ہے۔ تو بغیر چیئرمین کی اجازت کے یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ عذر ناقابل قبول ہے اور اس کے لیے existing laws موجود ہیں۔ جن کے تحت کارروائی ہونی چاہیے تھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے حزب اختلاف کے اراکین شریعت کی بات کرتے ہیں۔ اب شرعی نکتہ نگاہ سے دیکھئے تب بھی یہ فعل مجرمانہ ہے۔ اس کے علاوہ جس طرح سے ایوان کو چلایا جا رہا ہے۔ یہ کس شریعت کے مطابق ہے۔ یہ go,go اور no,no کی کس شریعت میں اجازت ہے۔ یہ واک آؤٹ کس شریعت میں ہے۔ کیا یہ اس ایوان میں go,go ' no,no ' شور اور ہنگامہ کرنے کے لیے آتے ہیں۔ انہوں نے practically اس ایوان کو معطل کر رکھا ہے۔ آج نو مہینے ہونے کو آئے ہیں۔ ارے نو مہینے میں تو بہت کچھ ہو جاتا ہے۔ بہت کچھ ہو جاتا ہے لیکن ان دونوں ایوانوں میں نو مہینے میں کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ تو یہ انتہا ہے اس ایوان کو انہوں نے معطل کر رکھا ہے اور معذرت کے ساتھ اس میں عرض کروں گا کہ standing committees نہ بنانا ان کی حوصلہ افزائی ہے۔ ہم indirectly ان کی مدد کر رہے ہیں کہ یہ ایوان معطل رہے۔ اگر وہ نہیں cooperate کر رہے اگر leader of the opposition نہیں ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ committees نہ بنیں اس ایوان کو اپنا کام جاری رکھنا

چاہیے۔ قانون سازی ہونی چاہیے۔ یہ ہوں یا نہ ہوں۔

جناب قائم مقام چیئرمین، شکریہ، کمیلی صاحب، محترمہ طاہرہ لطیف صاحبہ۔

مسز طاہرہ لطیف، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں تمام خواتین ممبران اور اپنے تمام بھائیوں کی طرف سے پرزور مذمت کرتی ہوں۔ جو ہماری محترمہ سینیٹر کی بے عزتی ہوئی ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ انہوں نے منہ پر تھپٹر مار دیا ہے۔ تو یہ بات ختم ہوگئی۔ ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی بازو ٹوٹ جاتا۔ وہ ایسی خاتون ہے انہوں نے تمام غصہ اس بات کا ہماری رکن پر نکالا ہے کہ ان کے لیڈران لوٹ کھسوٹ کر کے باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا ہم ان کو بلا کر یہاں بٹھا لیتے۔ وہ تمام غصہ اس بات کا ہم لوگوں پر نکال رہی ہیں۔ یہ خاتون رکن ہماری لاہور سے آئی ہیں اور یہ اکیلی آئی ہیں۔ ان کے ساتھ اور کوئی بھی نہیں تھا اور وہ خواتین جو plan کر کے آئی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ تو باہر پیچھے غنڈے بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ آپ اس کا سختی سے notice لیں۔ آپ اس کو lightly بالکل نہ لیں اور آپ ان کو قانونی طور پر بھی سزا دیں۔ واقعی یہ ٹھیک کہتی ہیں کہ ان کی رکنیت معطل کی جائے اور لوگ کہتے ہیں کہ ملک میں کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ ہمارا ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ قانون بن رہے ہیں کام ہو رہا ہے۔ پہلے سے بہت بہتر کام ہے۔ پہلے تو ہمارا ملک قرضوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اب حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ اب ہمارے پاس زر مبادلہ کے کافی ذخائر ہیں۔ کیا ان کو یہ نظر نہیں آتا۔ ان کو یہ نظر آ رہا ہے کہ ان کے leaders باہر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ان کو لائیں۔ صرف اپنے leaders کے پیچھے اس طرح کی حرکتیں کر رہے ہیں۔ کل کو ہماری رکن کو کوئی مار بھی سکتا تھا۔ ان کی جان بھی ضائع ہو سکتی تھی۔ تو پھر آپ action لیتے۔ جناب چیئرمین! آپ اس پر strongly action لیں۔ میں سینیٹ کے تمام ممبران کی طرف سے کہتی ہوں کہ آپ اس کے خلاف strong action لیں اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, Anybody else.

آپ بولیں۔

مسز نگہت مرزا، جناب چیئرمین صاحب! ہماری معزز سینیٹر محترمہ گلشن سعید کے

ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی میں پرزور مذمت کرتی ہوں اور اس میں جو افراد ملوث ہیں ان کے لیے قرار واقعی سزا کا مطالبہ بھی کروں گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ لمحہ فکریہ ہے کہ اسمبلی کے گیٹ پر بھی معزز اراکین کی عزت اور جان کا تحفظ نہیں ہے۔ آج بعد از واویلا والی بات ہے کہ ہم یہ کہیں کہ آئندہ یہ نہیں ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ اس کا انتظام کیوں نہیں تھا۔ فرض کیجئے کہ یہ تھپڑ اور گالی گلوچ سے بڑھ کر کچھ اور بھی سانحہ پیش آسکتا تھا کیا اس وقت عملی اقدام کی ضرورت پیش آتی اور دوسری بات یہ ہے کہ آج تحریک استحقاق پیش کی جا رہی ہے۔ جو کچھ بھی پیش کیا جائے۔ اس سے ہٹ کر کیا حکومت کا یہ فرض نہیں ہے کہ اگر ایک معزز پارلیمینٹیرین کے ساتھ کوئی واقعہ پیش آئے تو از خود کوئی کارروائی کی جاسکے۔ اس سلسلے میں پولیس کے محکمے کی ناقص کارکردگی یہ ہے کہ جب ایک معزز رکن کے ساتھ ہونے والی زیادتی کا ازالہ نہیں کرسکتی۔ تو آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ غریب عوام کس طرح پولیس کی زیادتیوں کے سبب مستقل پس رہے ہیں اور اس کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں۔ law and order کی صورتحال پورے ملک میں انتہائی ناقص ہے اور اب سلسلے میں ٹھوس اقدامات کی مزید ضرورت ہے۔ اغواء برائے تاوان کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے لئے ایوان میں پرسوں بھی مطالبہ پیش کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں، میں آپ سے گزارش کروں گی کہ law and order کی صورتحال پر بحث کی جائے اور اس سلسلے میں جو مناسب اقدام ہیں وہ کئے جائیں۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جنابہ بروچہ صاحبہ۔

Mrs. Roshan Khursheed Bharucha: Mr. Chairman, I feel that the committee should be immediately formed because an insult of a Member of the Senate is insult of whole of the Senate, of all the members. Her insult is an insult of everybody of us. So, I feel a committee be formed and see its action should be taken. There should be some security for all of us. Thank you.

Mr. Acting Chairman: Nisar Memon Sahib.

جناب نثار احمد میمن: جناب چیئرمین! میں پُرزور ان واقعات کی مذمت کرتا ہوں جو کل پیش آئے اور جن کا ذکر یہاں پر ہوا میں اس کو دہرانا نہیں چاہتا ہوں اس کی ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ سارے action جو suggest کئے گئے ہیں وہ لئے جائیں۔ اس کے علاوہ میں سمجھتا ہوں کہ نیشنل اسمبلی کے ایک رکن نے اس پوری پارلیمنٹ کے احاطے کو کل باضابطہ طور پر hostage رکھا ہے۔ اس کے لئے میں suggest کرتا ہوں کہ اس ہاؤس میں ایک resolution پاس کیا جائے کہ ہم یہ condemn کرتے ہیں کہ پورے پارلیمنٹ ہاؤس کو کل ایک رکن قومی اسمبلی نے hostage رکھا ہے اور میں چاہوں گا اگر آپ چاہیں تو اس پر ووٹ بھی کرالیں اور اس کے علاوہ میں یہ بھی چاہوں گا کہ آپ کی طرف سے ایک رولنگ آئے۔ پچھلے ہفتے بھی جناب چیئرمین صاحب صدارت کر رہے تھے۔ میں نے اس امر کی نشاندہی کی تھی کہ ہر وقت جب لوگ point of order پر اٹھتے ہیں تو ہمیشہ نگاہ ادھر جاتی ہے .یہاں جانی چاہیے اور آج جو بات ہوئی ہے اب میں صفحہ نمبر، کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ یہ سینیٹ کی ہینڈ بک ہے۔ چونکہ ہم نئے ممبر ہیں۔ آپ لوگ پرانے ممبر ہیں۔ آپ اس پر ذرا سی روشنی ڈالیئے جس میں لکھا ہوا ہے

Point of order; a member can raise a point of order relating to theenforcement of the rules and interpretation of the rules or such Articles of the Constitution as to regulate the business of the Senate and are in the cognizance of the Chairman میں سمجھتا ہوں کہ ہر وقت جب وہ اٹھتے ہیں نہ کسی rule کی interpretation کے لئے اٹھتے ہیں اور نہ ہی کوئی enforcement of the rules کے لئے اٹھتے ہیں۔ مگر ان کو موقع دیا جاتا ہے۔ تو آپ خدارا! اس پر روشنی ڈالیئے تاکہ آئندہ point of order جو اٹھ رہے ہیں ان کو کم از کم صحیح طریقہ سے کیا جائے اور یہ بھی کہا جا رہا ہے point of order can also be raised in relation to the business before the Senate at the moment انہوں نے جب بھی point of order اٹھایا ہے وہ کسی business یا جو ایجنڈا پر آپ رکھتے ہیں اس پر یا Orders of the Day پر نہیں ہوتا ہے۔

لہذا آج اگر آپ اس پر اس کی interpretation پر روشنی ڈالیں گے تو آئندہ House کی کارروائی چلانے میں ہمیں بڑی اچھی مدد ملے گی۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آغا صاحب۔

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! میں گزارش کروں گا کہ اب ایجنڈے کی کارروائی پر Item wise....

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اس سے پہلے committee announce کر دیتے ہیں۔

جناب نثار احمد میمن: جناب والا! میں نے دو گزارشات کی تھیں۔ یہ ایک resolution میں نے لکھا ہوا ہے۔ وہ میں بھیج دیتا ہوں تاکہ یہ ریکارڈ پر آ جائے۔ اگر آپ چاہیں تو ووٹنگ کرالیں۔ دوسرا جناب چیئرمین! آپ point of order کی interpretation دے دیجئیے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہاں that we have noted, we will give to you.. جناب نوریز شکور صاحب۔

چوہدری نوریز شکور خان: میں یہ یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی recommendations اس کمیٹی کی ہوں گی، جیسے بھی واقعہ ہوا' اس پر کافی بات ہوگئی ہے، جو بھی recommendations اس کمیٹی کی ہوں گی اس پر حکومت عمل کرے گی اور جیسا بھی یہ recommend کریں گے ویسے ہی اس پر action لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر داخلہ صاحب آ رہے ہیں کہ نہیں۔

چوہدری نوریز شکور خان: جی وہ privilege committee کی میٹنگ میں ہیں۔ جناب! وہ یہاں آئیں گے ہاؤس میں لیکن بہرحال اب تو کمیٹی بن چکی ہے، جو بھی recommendations کمیٹی کی ہوں گی اس کے مطابق action لے لیا جائے گا۔

Mr. Acting Chairman: The Special Committee would consist of

the following members to examine the privilege motion moved by Senator Mrs. Gulshan Saeed:-

i)	Dr. Khalid Ranjha	Chairman
ii)	Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thaheem	Member
iii)	Mr. Kamil Ali Agha	Member
iv)	Dr. Shahzad Wasim	Member
v)	Mr. Babar Khan Ghouri	Member
vi)	Mr. Hameedullah Jan Afridi	Member
vii)	Bibi Yasmeen Shah	Member
viii)	Mr. Mohim Khan Baloch	Member
ix)	Mir Wali Muhammad Badini	Member

Now, I put the committee Members' names to the House.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Chairman: The committee is formed. We have also received a formal Privilege Motion from Senator Gulshan Saeed. Yes, Thaheem sahib.

جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم: جناب! ایک بات عرض کروں کیونکہ میرا نام بھی آیا ہے۔ . I am going foreign to perform Umra and I will not be available. I, therefore regret. I would have wished, I would have been in the committee.

جناب کامل علی آغا: جناب! یہ ممبر ہیں اور اگر کل یہ یہاں پر ہوں گے تو شامل ہو جائیں گے۔

Mr. Acting Chairman: You can sort it out.

Mr. Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thaheem: I agree with you Agha sahib. I agree with you.

Mr. Acting Chairman: We have also received a formal written Privilege Motion from Senator Gulshan Saeed which will be examined and appropriate action will be taken in due course and I hope, in the meantime, Interior Minister sahib,

بھی تشریف لے آئیں گے، then he will shed some more light on the subject and now getting back to the business of the day.

Dr. Nighat Agha: Sir, on a point of order.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی فرمائیے۔

ڈاکٹر نگہت آغا: جی اصل میں آج مجھے یہ بات کہتے ہوئے اچھا نہیں لگ رہا لیکن ہم mostly تب کام کرتے ہیں جب کوئی واقعہ ہوجاتا ہے۔ میرا point of order یہ ہے کہ Saturday کے "DAWN" میں یہ آیا ہے کہ 50 ارکان پارلیمنٹ، United Nations کی General Assembly میں جا رہے ہیں اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم جا رہے ہیں کیونکہ یہ سیر کے لئے trip نہیں ہوتا ہے بلکہ educational ہوتا ہے، یہ informational ہوتا ہے اور ہماری عزت ہوتی ہے۔ لیکن میں یہ point out کرنا چاہتی ہوں کہ بہت سے ارکان اس میں ایسے ہیں جیسے نوید قمر صاحب، خسرو بختیار صاحب جو ابھی کینکن سے واپس آئے ہیں۔ تو یہ تو غلط بات ہے، ہمارے بہت سے ممبران کو کبھی موقع نہیں ملا represent کرنے کا کہیں پر بھی باہر کے ممالک میں۔ اور بعض لوگوں کو دو دو بار، تین تین بار موقع مل رہا ہے۔ اب جب بھی میں یہ point out کرتی ہوں کہ بھئی ایسا نہیں ہونا چاہیئے تو concerned officers مجھے کہتے ہیں کہ جی ہمارے بغیر یہ form ہوئی ہے۔ اب آپ custodian ہیں، آپ کے پاس ہی ہم آسکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے۔ ہمارے بہت سے ارکان ہیں جن کو موقع نہیں ملا اور جن کو ملا ہے ان کے لئے مجھے بہت خوشی ہے کہ ان کو موقع مل گیا ہے۔ لیکن یہ

کہہ دینا کہ ہمیں consult نہیں کیا گیا یا ہم نے یہ choose نہیں کئے، یہ ہمارے لئے بڑا disappointing ہے کیونکہ یہ august House ہے اور آپ اس میں سب سے بڑے ہیں۔ آپ اس پر action لیں کہ کیوں لوگوں کو موقع نہیں مل رہا ہے اور کچھ لوگوں کو بار بار موقع مل رہا ہے۔ یہ لوگ ابھی کیننگ سے آئے ہیں اور بھی اس طرح کے بہت سے لوگ ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ٹھیک ہے the point is noted. Bibi as far as I know, they have made roster, I think, اس roster کے through بھیج رہے ہیں۔ But I will look into it.

ڈاکٹر نگہت آغا: جناب! roster جو بنا ہے وہ follow نہیں ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ابھی جو قائم مقام صدر صاحب ہیں میں ان سے پوچھ لوں گا۔

ڈاکٹر نگہت آغا: نمبر ایک، اگر آپ سے consult نہیں کیا گیا ہے تو آپ request کریں، اگر آپ سے higher authority نے نہیں کیا ہے، تو ان سے request کریں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Acting Chairman: Yes, we will look into that. Q. No.129, Muhammad Ismail Buledi.

Mr. Acting Chairman: Anybody on his behalf? No supplementary question.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: Sir, on point of order.

Mr. Acting Chairman: In Question Hour, let us not have any more point of order.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: It is regarding the Question Hour. There is Question No.78 and 64 as well on the first page.

Mr. Acting Chairman: No, no, these have been taken up.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: No, sir, these are included for this session.

Mr. Acting Chairman: No, I was informed, "these have been taken up".

Mr. Hamidullah Jan Afridi: No, no sir. Sir, the Chair at that time said that it should be included in the next coming session. I was told that it will come in the next session.

Mr. Acting Chairman: Then this misrepresentation is of the Senate Secretariat actually. I regret that.

Mr. Acting Chairman: Question No. 64, Mr. Ilyas Ahmad Bilour. Not present. Anybody on his behalf?

*64. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:**
Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the safety measures adopted by the Government to prevent the recurrence of blasts as a result of storing explosives by private individuals?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: The safety measures adopted Government to prevent the recurrence of blasts as a result of storing explosives by private individuals are:—

(i) to grant licences strictly according to the requirements of Explosives Rules 1940.

(ii) Every licencee is required to submit fortnightly report of storage, use, sale and manufacture of explosives on prescribed forms 'B I, B II and B III.

(iii) The premises are regularly inspected by the concerned Inspectors of explosives. Any deviation found is pointed on the spot and remedial measures are adopted.

(iv) Licences are only issued after valid NOC from the District Authorities concerned.

**Transferred from the Interior and Narcotics Control Division.*

Mr. Acting Chairman: Mr. Hameedullah Jan Afridi.

n Afridi:

78. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:**

Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state whether it is a fact that members of Parliament other than those belonging to FATA can not propose development schemes, out of development funds at their disposal, for FATA; if so its reasons?

Minister for Local Government and Rural Development: The funds allocated under Tameer-e-Pakistan Programme for Members of the National Assembly are earmarked for the Members at their discretion.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: Sir, my question was that members other than FATA, I mean Senators other than FATA, can they utilize their developmental funds in Tribal Areas or in FATA or not? The answer given over here is only related to the National Assembly. So I want to know that whether Senators other than FATA can utilize their developmental funds in Tribal Areas or not.

Mr. Acting Chairman: Who is going to answer?

Maj. (Retd.) Tahir Iqbal: BISMILLAH HIRAHMANIRRAHIM. Sir, the question raised was whether it is a fact that Members of Parliament other than those belonging to FATA cannot propose development schemes or development funds at their disposal, for FATA.

Sir, as far as members of Parliament are concerned, the Senate as well as the members of National Assembly become the member of Parliament but the scheme under programme which is known as Tameer-i-Pakistan programme

basically when the programme started were given to the اس میں جتنے فنڈ تھے members of the National Assembly only. As far as the members of the National Assembly are concerned, they can utilized their funds at their own discretion. But members of the Senate from FATA or any other area of Pakistan have not been given so far, any fund to utilize in the development schemes.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: Sir, another supplementary.

Mr.Acting Chairman: Let him finish first.

Mr. Hamidullah Jan Afridi: Sir, the point is not that whether the funds are given to them or not what I am asking is that, can any member other than FATA utilize his developmental fund in Tribal Areas or not?

Maj.(Retd.) Tahir Iqbal: Sir it is at their discretion
they can do it. It is at ہم نے کہا ہے کہ ایم این اے حضرات اگر خرچ کرنا چاہیں تو their discretion but I personally feel that the MNAs definitely like to restrict themselves to their own areas because they would like to do it in their development areas. If they want to do it they can.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: Sir, the Senator not MNA whether a Senator other than FATA can invest his development scheme in FATA or not?

Mr. Acting Chairman: As far as my information goes from the last experience I think they cannot unless it has been changed. I really do not know.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: Then the second supplementary

is sir. the reason for that?

Mr . Acting Charman: Have you come to supplementary without my asking or you are still on the main question?

Mr. Hameedullah Jan Afridi: I am on the supplementary sir.

Mr . Acting Chairman: You are on the main question or on the supplementary? You can only ask the supplementary questions.

Mr . Hameedullah Jan Afridi: I asked only one . It's my second one.

Mr. Acting Chairman: Alright.

Mr . Hameedullah Jan Afridi: So , I want the reason for that . Why they cannot like to spend their developmental funds over there.

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب میری درخواست ہے ان سے کہ ابھی تو سینیٹرز کو فنڈ ملے ہی نہیں ہیں۔ جب مل جائیں گے تو اس کے بعد یہ point raise ہو گا۔

Mr . Acting Chairman: No , no . Minister Sahib , this is the point he wants to know . I think there is a ruling , I think you better find it out . I think you don't know of it.

آپ اس کا پتا لگالیں۔ یہ پوچھ رہے ہیں کہ کر سکتا ہے کہ نہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال، جناب ہم نے تو کہا ہے کہ it is at the discretion of a member, if he wants to do it.

Mr . Acting Chairman: No, I think you should find that out . I do not think these are facts because I tried once , I was not allowed . I think you should find out.

Mr. Hameedullah Jan Afridi: Sir, I want this question to remain for the next coming session because the concerned Minister is not present over here and I want answer for this . Thank you.

Mr . Acting Chairman: Any more supplementaries . One supplementary is left.

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب گزارش یہ ہے کہ آج ایک سال گزر چکا ہے ابھی تک development funds Senators کو نہیں ملے تو میرا سوال یہ ہے کہ پچھلے سال کے اور آنے والے سال کے development fund کب ملیں گے سینیٹرز کو؟

Mr. Acting Chairman: Who is going to answer that?

Maj. (Retd.) Tahir Iqbal: Actually about the funds which have to be allocated to Senators, I think the Senate should have taken up the case with the Prime Minister of Pakistan.

وہ جب approval دیں گے تو یہ funds ان کو ملیں گے۔ پہلے MNAs کو جو funds ملے ہیں وہ اسی طرح ملے ہیں a discussion took place in the meeting and the thing was brought up in the Cabinet meeting, the decision was made. Senate کی طرف سے اگر یہ proposal جائے گی there should be a proposal from the Senators to the Prime Minister and the Prime Minister will decide how much money is to be given اور ان کے اس سال کے جو funds بنتے ہیں تو وہ ان کو ملیں گے۔ جناب! ہم تو ان کے funds نہیں روکتے ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب سینیٹ کی طرف سے کئی دفعہ یہ بات کی گئی ہے اور proposals بھی گئی ہیں۔ میرا سوال پھر وہی ہے کہ یہ ہمیں کب dates دیں گے، سینیٹرز کے جو ترقیاتی funds ہیں وہ کب ملیں گے؟ سال تو ختم ہونے والا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب! آپ پرائم منسٹر صاحب سے بات تو کر

لیں پہلے اس کے اوپر please ask him and then come back

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب! اگر آپ کہتے ہیں تو میں پوچھ لیتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Let us defer this question because it pertains to couple of things which have not been clarified.

وہ منسٹر صاحب clear کر لیں گے after that we will put this question up again. جی چٹھہ صاحب۔

جناب نعیم حسین چٹھہ: جناب چیئرمین! ابھی ابھی جناب Minister concerned کہہ رہے تھے کہ ممبر پارلیمنٹ سب equal ہیں اور سب کے equal حقوق ہیں اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی فرما دیا کہ سینیٹرز کو ابھی تک تعمیر وطن سکیم کے تحت کوئی funds جاری نہیں کیے گئے۔ اس کی کوئی معقول وجہ بھی انہوں نے نہیں بتائی حالانکہ شروع سے لیکر آج تک یہ ایک tradition رہی ہے کہ Senators اور MNAs کو تعمیر وطن پروگرام یا دوسرے حقوق میں برابر شمار کیا جاتا رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ پچھلا سارا سال بھی گزر گیا اور سینیٹ کے کسی ممبر کو تعمیر وطن پروگرام میں کوئی حصہ یا کوئی allocation یا اس کے علاقے کے کوئی development funds جاری نہیں کیے گئے۔ اس کی کیا خاص وجوہات ہیں، یہ ایک قسم کا امتیازی سلوک کیوں کیا جا رہا ہے سینیٹرز کے ساتھ؟

Mr. Acting Chairman: I think Minister Sahib is not in a position to answer this question. I think he will go to the Prime Minister.

آپ اس کا صحیح پتا لگا لیں and then come back

میجر (ریٹائرڈ) طاہر اقبال: جناب! جیسا میں نے پہلے کہا کہ سینیٹرز بھی اپنے حلقوں میں کام کروائیں۔ یہ ایک جمہوری حکومت ہے۔ سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کے سارے ممبران کا یہ privilege ہونا چاہیئے، ان کو پیسے ملنے چاہئیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ہمارے پاس یعنی Ministry of Local Government میں ایسی کوئی information نہیں ہے۔ تو میں خود check کر کے then I will come back

Mr. Acting Chairman: Please come back and inform us because it is not clear. Question No. 129. Dr. Muhammad Ismail Buledi, not present. Anybody on his behalf?

129. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:**

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the amount spent by the Govenment in agriculture sector during the last three years with province-wise and head-wise break-up?

Sardar Yar Mohammad Rind: The allocation/expenditure for the agriculture sector during the last three years under development and non-development budget is as follows:

(Rupees in million)

Year	Budget	Allocation	Expenditure
1999-2000	Dev.	472.628	563.723
	Non-Dev.	690.503	685.941
	A	**1163.131**	**1249.664**
2000-2001	Dev.	288.278	114.115
	Non-Dev.	712.251	621.587
	B	1,000.529	**735.702**
2001-2002	Dev.	663.766	190.848
	Non-Dev.	806.143	724.422
	C	**1,469.909**	**915.270**
	Grand Total: A+B+C	**3,633.569**	**2,900.636**

The province-wise and head-wise break-up is given in the Annexures I, II and III.

Annex-I

STATEMENT SHOWING THE PROVINCE-WISE AND HEAD-WISE ALLOCATION/EXPENDITURE IN AGRICULTURE SECTOR DURING 1999-2000.

(Rupees in million)

Province	Expenditure	Establishment Charges	Purchase of Durable Goods	Construction	Repair and Maintenance of Durable Goods	Commodities and Services	Transfer Payments	Misc. Expenditure	Total
Federal Government	Current	62.784	0.254	-	1.393	17.400	435.125	15.378	532.334
	Development	2.468	0.074	9.521	0.794	276.458	259.264	-	548.579
Punjab	Current	16.692	-		0.241	1.909	-	-	18.842
	Development	1.042	0.416	-	0.292	3.112	-	-	4.862
Sindh	Current	69.322	-	-	1.922	46.348	15.115	0.725	133.432
	Development	0.303	-	-	0.170	2.027	-	-	2.500
NWFP	Current	0.601	-	-	0.012	0.220	-	-	0.833
	Development	0.338	0.419	-	0.298	3.822	-	-	4.877
Balochistan	Current	0.348	-	-	0.022	0.130	-	-	0.500
	Development	0.768	-	0.240	0.103	1.794	-	-	2.905

Total Current Expenditure = 685.941
Total Development Expenditure = 563.723
Grand Total = 1,249.664

Annex-III

STATEMENT SHOWING THE PROVINCE-WISE AND HEAD-WISE ALLOCATION/EXPENDITURE IN AGRICULTURE SECTOR DURING 2001-2002.

(Rupees in million)

Province	Expenditure	Establishment Charges	Purchase of Durable Goods	Construction	Repair and Maintenance of Durable Goods	Commodities and Services	Transfer Payments	Misc. Expenditure	Total
Federal Government	Current	72.744	0.886	-	1.030	15.485	454.773	20.465	565.383
	Development	5.788	51.245	-	1.066	6.725	49.368	-	114.192
Punjab	Current	16.687	0.073	-	0.141	2.099	-	-	19.000
	Development	0.522	0.077	-	-	0.264	2.813	-	3.676
Sindh	Current	68.835	2.727	-	2.021	49.055	15.576	0.385	138.599
	Development	1.066	6.467	-	0.076	0.666	47.346	-	55.621
NWFP	Current	0.681	-	-	0.034	0.205	-	-	0.920
	Development	0.236	0.990	-	0.030	0.103	16.000	-	17.359
Balochistan	Current	0.385	-	-	0.020	0.115	-	-	0.520
	Development	-	-	-	-	-	-	-	-

Total Current Expenditure = 724.422
Total Development Expenditure = 190.848
Grand Total = 915.270

Annex-II

STATEMENT SHOWING THE PROVINCE-WISE AND HEAD-WISE ALLOCATION/EXPENDITURE IN AGRICULTURE SECTOR DURING 2000-2001.

(Rupees in million)

Province	Expenditure	Establishment Charges	Purchase of Durable Goods	Construction	Repair and Maintenance of Durable Goods	Commodities and Services	Transfer Payments	Misc. Expenditure	Total
Federal Government	Current	69.294	0.879	-	1.437	18.389	397.264	9.027	**496.290**
	Development	3.245	0.557	8.014	1.124	4.558	59.975	-	**77.473**
Punjab	Current	17.788	-	-	0.229	1.663	-	-	**19.680**
	Development	1.496	1.336	-	0.357	2.674	-	-	**5.863**
Sindh	Current	59.791	-	-	1.800	30.000	12.116	0.700	**104.407**
	Development	0.457	0.466	-	0.093	1.235	1.890	-	**4.141**
NWFP	Current	0.600	-	-	0.020	0.147	-	-	**0.767**
	Development	0.393	1.366	-	0.377	3.425	-	-	**5.561**
Balochistan	Current	0.323	-	-	0.020	0.100	-	-	**0.443**
	Development	0.706	0.020	-	0.098	20.253	--	-	**21.077**

Total Current Expenditure = 621.587
Total Development Expenditure = 114.115
Grand Total = 735.702

Mr. Acting Chairman: Question No. 130, Dr. Muhammad Ismail Buledi, not present, anybody on his behalf?

130. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:**
Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names and place of domicile of Ambassadors in Pakistani Missions abrorad?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: The list of names and places of domicile of Ambassadors in Pakistan Missions abroad is attached.

Name and Place of Domicile of Ambassadors

S.No.	Name of Ambassador	Place of posting	Domicile
1.	Javid Husain	Tehran	Punjab
2.	Karam-Elahi	Muscat	Punjab
3.	Munir Akram	New York(UN)	Sindh (U)
4.	Musa Javed Chohan	Paris	Punjab
5.	Shaukat Umer	Geneva UN	Punjab
6.	Tariq A.R.Fatemi	Brussels	Punjab
7.	Mustafa Kamal Kazi	The Hague	Sindh (R)
8.	S. Iftikhar Murshed	Moscow	Punjab
9.	Asif Ezdi	Berlin	Punjab
10.	Riaz Mohammad Khan	Beijing	Punjab
11.	Abbas Haider Zaidi	Tunis	Punjab
12.	Zafar A. Hilaly	Rome	Sindh (R)
13.	Vice Admiral (Retd) Shamoon Alam Khan	Kyiv	Sindh (U)
14.	Abdul Kader Jaffer	U.K	Sindh
15.	Vice Admiral (Retd) Khalid M. Mir	Beirut	Punjab
16.	Lt. Gen.(Retd) Nasim Rana	Kuala Lumpur	Punjab
17.	Rustam Shah Mohamand	Kabul	NWFP
18.	Air Marshal (Retd)Mohammad Farooq Qari	Tripoli	Punjab
19.	Lt.Gen.(Retd) Agha Jehangir Ali Khan	Mexico	Punjab
20.	Ashraf Jehangir Qazi	Washington	Baluchistan
21.	Admiral ® Abdul Aziz Mirza	Riyadh	-
22.	Shafkat Saeed	Kuwait	Punjab
23.	Shaheen A. Gillani	Pretoria	Punjab
24.	Babar W. Malik	Ashgabat	Punjab
25.	Fauzia Nasreen	Warsaw	Punjab
26.	Iqbal Ahmad Khan	Dhaka	Punjab
27.	Arif Kamal	Amman	AJK
28.	Aftab Hussain Syed	Madrid	Punjab
29.	A. Moiz Bukhari	Singapore	Punjab
30.	Ali Sarwar Naqvi	Vienna	Sindh (U)

31.	Shahid Malik	Ottawa	Punjab
32.	Khalid Aziz Babar	Harare	Baluchistan
33.	Mohammad Nisar	Buenos Aires	Islamabad
34.	Sher Afgan Khan	Ankara	NWFP
35.	Kamran Niaz	Tokyo	Punjab
36.	Hamid Asghar Kidwai	Nairobi	Sindh
37.	Maj. Gen.(R) Shujaat Ali Khan	Rabat	Sindh
38.	Maj. Gen.(R) Saleemullah	Abu Dhabi	Punjab
39.	Maj. Gen (R) Hasan Aqeel	Bangkok	Sindh
40.	Maj. Gen (R) Syed Mustafa Anwer Husain	Jakarta	Punjab
41.	Maj.(R) Badr-ud-din	Bandar Seri Bagawan	Punjab
42.	Maj. Gen (R) Sultan Habib	Pyongyang	NWFP
43.	Syed Pervez Hussain Shah	Seoul	Punjab
44.	Maj.Gen.(R) Sabih Uddin Bokhari	Bahrain	Punjab
45.	Faiz Mohammad Khoso	Baku	Sindh (R)
46.	Kausar Ahsan Iqbal	Algiers	Punjab
47.	M.Asghar Afridi	Sana'a	FATA
48.	Tariq Azizuddin	Sarajevo	NWFP
49.	Shahid Kamal	Stockholm	Punjab
50.	Sibte Yahya Naqvi	Damascus	Sindh (U)
51	Humaira Hassan	Bucharest	Punjab
52.	Ashraf Qureshi	Colombo	Punjab
53	Habib-ur-Rehman	Athens	Punjab
54.	M. Yusuf Shah	Yangon	NWFP
55.	Muhammad Ayaz Wazir	Doha	FATA
56.	Shireen Safdar	Lisbon	NWFP
57.	Khizar H. Khan Niazi	Canberra	Punjab
58.	Shahbaz	Oslo	Punjab
59.	D.S. Kureshi	Almaty	Punjab
60.	Rifat Iqbal	Dublin	Punjab
61.	Ikram Karim Fazli	Abuja	Sindh (U)
62.	Mohammad Akhtar Tufail	Tashkent	Punjab
63.	Zamir Akram	Kathmandu	Sindh (U)
64.	Khalid Khattak	Brazilia	NWFP
65.	Sultan Hayat Khan	Khartoum	NWFP
66.	Iftikhar A. Arain	Dakar	Sindh (R)
67.	Iftikhar H. Kazmi	Manila	Punjab
68.	Mohammad Rab Nawaz Khan	Dushanbe	NWFP
69.	Said Akbar Afridi	Male	FATA
70.	Fauzia Abbas	Bern	NWFP

جناب بابر خان غوری، جناب! میں اس question پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Question No. 130, answer is taken as read, supplementary.

جناب بابر خان غوری: جناب! Foreign Minister Sahib یہاں نہیں ہیں۔ آیا انہوں نے کسی کو جواب دینے کے لئے assign کیا ہے؟

Mr. Acting Chairman: Is anybody assigned from the Foreign Ministry? Will anybody be able to answer this question?

جناب بابر خان غوری: جناب! یہ حیرانی کی بات ہے کہ ایوان بالا کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے کہ کسی کو بتایا بھی نہیں ہے قصوری صاحب نے، کوئی بندہ بھی موجود نہیں ہے۔ Foreign Ministry کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے جوابات دینے کو تیار نہیں ہیں۔ یہ وہ سوالات ہیں جو تین تین مہینے پہلے دیے گئے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: The Chair also takes very strong notice of this thing. I think the Foreign Minister should have, at least, deputed somebody to come here and answer these questions.

جناب بابر خان غوری، کیونکہ جناب! یہ بہت important سوال ہے اور اس کے اندر آپ دیکھیں-------

Mr. Acting Chairman: I can see that yes.

جناب بابر خان غوری: جناب! ambassadors کی جو list ہے میں اس کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: You want to talk about the list. There is nobody prepared to answer it. Raise the question.

جناب بابر خان غوری: جناب question یہ ہے کہ یہ جو ambassadors کی list

دی گئی ہے اس کے اندر بلوچستان کا کوئی بھی ambassador نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں، ہیں، ڈاکٹر عبدالعزیز اور واشنگٹن میں جہانگیر قاضی صاحب ہیں۔

جناب بابر خان غوری: دوسری بات یہ ہے کہ out of seventy سندھ سے صرف آٹھ ہیں۔ آخر اس کی کیا وجوہات ہیں؟ یا تو merit بنا لیا جائے جو بھی بہترین سفارت کار ہو اس کو بھیجا جائے چاہے اس کا تعلق پنجاب سے ہو، سرحد سے ہو یا بلوچستان سے ہو لیکن اگر آپ quota کو لے کر آ رہے ہیں تو کم از کم کوٹہ تو پورا کیا جائے۔ اس سلسلے میں میں جواب چاہتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: Who is going to answer that? Hamayun Sahib.

جناب ہمایوں اختر خان: جناب یہ کافی sensitive سوال ہے تو foreign office ہی اس کا جواب دے یا ہمیں brief کر دے----

Mr. Acting Chairman: Let us defer this question. I think it is very important question. It is a sensitive question and let us defer it and we shall try to put it up. Q.No.131 Dr. Ismail Buledi.

131. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:**

Will the Minister for Health be pleased to state the grant released by the Government in health sector during the last three years with province-wise break-up?

Mr. Muhammad Nasir Khan: The Ministry of Health does not release grants to the provinces in Health Sector. However, there are a number of National Health Programmes being implemented in partnership with the provinces for which resources are provided through PSDP. 3-years expenditures in the Provinces for these National Health Programmes are indicated as follows :—

(Rs. in million).

Province	1999—2002
Punjab	2202.542
Sindh	1095.967
NWFP	645.294
Baluchistan	334.642
Total :	4278.445

Mr. Acting Chairman: Not present. Anybody on his behalf? Q. No.132. Mr. Babar Khan Ghauri.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ question نہیں، صرف 132 کہیں۔

132. *Mr. Babar Khan Ghori:

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish Pakistan Embassy sub-office in Houston, USA?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: Presently there is no proposal under consideration of the government to open a Consulate General/Consulate in Houston.

جناب بابر خان غوری : 132 اس میں، میں نے سوالات یہ کیا تھا کہ کیا پاکستان ایمبسی یا کونسلیٹ Houston میں Houston, امریکہ کا وہ شہر ہے جہاں سب سے زیادہ پاکستانی رہتے ہیں لیکن وہاں پر کوئی بھی سفارت خانہ نہیں ہے۔ ہمارا کوئی کونسل خانہ نہیں ہے۔ ان لوگوں کو پاسپورٹ بنانے کے لئے لاس اینجلس جانا پڑتا ہے۔ جو Houston سے 1600 میل کے فاصلے پر ہے جبکہ ہمارے ایک پڑوسی ملک والے ہر ہفتے، ہفتے میں دو دن آ کر

لاس اینجلس میں اپنا کیمپ آفس قائم کرتے ہیں۔ حالانکہ لاس اینجلس اور سان فرانسسکو کے درمیان 550 میل کا فاصلہ ہے، لیکن پاکستانیوں کے ساتھ ہمارے سفارتکاروں کا سلوک یہ ہے کہ 1600 میل دور بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اس کے بعد جو سوال ہے اس میں جو جواب دیا گیا ہے صرف پاسپورٹ کی فیس 1.7 ملین ڈالرز پاکستانیوں نے ادا کئے ہیں لیکن پریشانی کا حال یہ ہے کہ پاسپورٹ بنانے کے لئے ایجنٹوں کو پیسے دینے پڑتے ہیں۔ 100 ڈالر، 50 ڈالر ایجنٹ لیتے ہیں پھر وہ ان کو لاس اینجلس میں جا کر process کراتے ہیں۔ کافی عرصے سے پاکستانی ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ Houston میں پاکستانی کونسل خانہ کھولا جائے یا جب تک وہ نہیں کھولتے ایک کیمپ آفس قائم کیا جائے۔ یہاں پر انہوں نے صاف جواب دے دیا کہ ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ وزیر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں اگر کوئی جواب دینا چاہے تو میں -----

Mr. Acting Chairman: I don't think anybody is prepared. These are very sensitive questions. I think 132 and 133 are deferred.

جناب بابر خان غوری : پھر فارن آفس کے جتنے سوال ہیں یا تو ان کو ----

جناب قائم مقام چیئرمین: فارن آفس کے سوالات کو defer کر دیتے ہیں till somebody comes.

جناب بابر خان غوری: آئندہ کے لئے ان کو اس بات کی ہدایت کی جائے کہ کوئی نہ کوئی موجود ہو۔

Mr. Acting Chairman: I told you, the Chair has taken very strong notice of his absence. Any other Minister who will go to represent...

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! اس میں ایک گزارش میں بھی کرنا چاہوں گا کہ سوالات کے جوابات دینے میں زیادہ تردد نہیں کیا جاتا ہے۔ شاید اپوزیشن کے رویے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے -----

Mr. Acting Chairman : Two days ago, a letter was written to all the ministries.

دو دن پہلے سب منسٹریوں کو خط چلا گیا ہے۔

So, 132, 133 and 134 all stand deferred questions and they will be taken up again when somebody is present here to answer these questions. Question No.135 Mr. Mohim Khan Baluch.

135. ***Mr. Mouhim Khan Baloch:**

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) *whether any facility is available in Makran Division, Balochistan for the storage and package of dates, if so, its details; and*

(b) *whether there is any proposal under consideration of the Government to further improve/expand the said facility, if so, its details?*

Sardar Yar Muhammad Rind: (a) There is no facility available in Makra Division, Balochistan for storage and package of dates in public sector.

جناب مہیم خان بلوچ: سوال نمبر 135 کے جواب میں لکھا ہے there is no facility available in Makran. اس سلسلے میں ایک ضمنی سوال میں پوچھتا ہوں کہ منسٹری کی طرف سے جو جواب آیا کہ there is no facility available in Makran آیا اس کا مطلب یہ ہے کہ فنڈز نہیں ہیں، وہاں کی آب و ہوا صحیح نہیں ہے، وہاں سائٹ نہیں ہے یا وہاں پر کھجور کی پیداوار کم ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے storage کا بندوبست کیا جائے۔ اس سلسلے میں وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ وہ اس کی وضاحت کریں کہ وہ کونسی facilities ہیں جو نہیں ہیں جن کے بارے میں آپ نے جواب دیا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی رند صاحب۔

سردار یار محمد رند: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں بلوچ صاحب کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک facilities کا تعلق ہے اس سے پہلے تو وہاں پر فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے کچھ facilities provide نہیں کی گئی ہیں اور ابھی تک وہاں پر کچھ ایسے کوئی projects نہیں ہیں کہ جو کہ ہم بتا سکیں کہ وہاں ہم نے شروع کئے ہیں۔ البتہ ابھی ہم نے مکران میں کوئی پانچ چھ areas میں سروے کروایا ہے۔ تو جہاں تک dates کا تعلق ہے یہ

کہ وہ provinces کی بھی بنتی ہیں کچھ ذمہ داریاں provincial matter بھی ہے، کہ وہ storage کے چھوٹے projects شروع کریں۔ بہرحال ہمارے ہاں کوئی اس قسم کا project نہیں ہے، ابھی ہم انشاء اللہ شروع کرنے والے ہیں اور اگلے سال ہم اس قسم کا کوئی project ضرور لائیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Any supplementary? Yes, Mr. Mohim Khan Baloch.

جناب مہیم خان بلوچ: میں مزید اس پر منسٹرصاحب سے ضمنی سوال پوچھنا ہوں کہ رمضان کے مہینے میں ہم ضروریات کے حوالے سے ایران اور عراق سے بڑی مقدار میں کھجور import کرتے ہیں اور اس سلسلے میں ہماری کروڑوں کی کرنسی خرچ ہوتی ہے جبکہ اپنے ملک میں اتنی بڑی مقدار میں production موجود ہے تو اس سلسلے میں جو ہماری کرنسی ضائع ہو رہی ہے آیا ہماری حکومت اس کو feel نہیں کر رہی ہے، اس سلسلے میں اب تک وفاقی حکومت کی طرف سے اقدامات نہیں ہو رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سردار یار محمد رند: جناب میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ میرے خیال میں ہم کھجوریں import نہیں کرتے ہیں۔ export millions of dollar کی ہم export کرتے ہیں، یہ پیچھے شاید figures بھی دیے ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بابر غوری صاحب۔

جناب بابر خان غوری: پہلے تو میں یہ محترم وزیر صاحب کی correction کر دوں کہ ایک بہت بڑی تعداد میں کھجور import ہوتی ہے، یہ تھوڑی سی correction ضروری ہے وہ check کر لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آیا ان کی طرف سے کوئی ایسی planning ہے کہ بلوچستان کے اس علاقے میں جہاں کہ کھجور پیدا ہوتی ہے وہاں حکومت کی طرف سے کھجوروں کے درخت لگانے کی مہم ان کے زیر غور ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سردار یار محمد رند: جناب میں عرض کروں کہ کھجور ہم import بھی کرتے ہیں اور بھاری مقداد میں export بھی کرتے ہیں۔جہاں تک کھجوروں کے درخت لگانے کا تعلق ہے وہ صوبائی معاملہ ہے اور اس قسم کے projects صوبے کرتے ہیں اگر وہ ہماری کسی قسم کی help چاہیں گے تو ہم ضرور ان کی help کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی بابر غوری صاحب۔

جناب بابر خان غوری: دیکھیں ایوان بالا میں اس قسم کے جوابات دے رہے ہیں۔ یہ فیڈرل گورنمنٹ کی بھی ذمہ داری ہے، یہ درخت لگانے کی محض صوبے کی ذمہ داری نہیں ہے۔ پھر یہ correction ہو رہی کہ پہلے وزیر صاحب نے یہ کہا کہ ہم import نہیں کرتے، بعد میں کہا کہ ہم import بھی کرتے ہیں۔ اب بات آئی کہ کھجور کے درخت لگانے کا کوئی پروگرام ہے تو انہوں نے کہا کہ ہماری ذمہ داری ہی نہیں ہے بلکہ یہ صوبائی ذمہ داری ہے۔ ایسی بات نہیں ہے، فیڈرل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، ان کی منسٹری کی ذمہ داری ہے۔ وہ اسے صوبائی گورنمنٹ کے ساتھ مل کر مشترکہ طور پر کر سکتے ہیں اگر یہ خود چاہیں تو صوبائی گورنمنٹ ان کو نہیں روکے گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سردار یار محمد رند: جہاں تک کھجوروں کے درخت لگانے کا تعلق ہے تو ہم اس قسم کے projects شروع کر رہے ہیں اس سے پہلے کوئی projects نہیں ہیں۔ میں معزز رکن کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری خواہش ہے کہ ہم صوبوں کے ساتھ ملکر کام کریں اور میرا خود اسی صوبے سے تعلق ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کچھ ہم ایسے projects لائیں۔ آپ کو علم ہے کہ یہ projects ایک دن میں تو آتے نہیں، اس کے لئے feasibilities بنتی ہیں، اس پر کام ہوتا ہے۔ میں معزز رکن کو یہ یقین دلانا چاہتا ہے ہوں کہ ہم چاروں صوبوں میں dates پر کافی کام کر رہے ہیں انشاء اللہ اگلے سال اس کے بارے میں کوئی نہ کوئی project ضرور لائیں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیئے آپ کا تو صوبہ ہے اور پھر آپ ہی منسٹر ہیں۔

I think you should push the related subject.

سردار یار محمد رند: جناب میں push کر رہا ہوں۔ میں معزز رکن کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ایران میں dates کے بڑے سستے اور بہترین packing کے processing plants ہوتے ہیں اس کے لئے بھی ہمارے پاس اتنے resources نہیں ہوتے کہ وہاں ہم کسی expertise کو یا farmer کو بھیجیں، اس کے لئے بھی ہمیں بڑے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، وہ ایک lengthy procedure ہے۔ اس کو ہم follow کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہم اس کو حل کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: شکریہ۔ جی کامل علی آغا صاحب۔

جناب کامل علی آغا: جناب والا! سوال نمبر 135 کے جواب A اور B میں جو portion ہیں اس میں دونوں کے portions کے جواب اور منسٹر صاحب کا جواب، آپ ذرا غور فرمائیں کہ انہوں نے جو بات کی ہے اور جو symmetry کی ہے کہ یہاں پر ہم نے سروے کروایا ہے اور ہم اس کے متعلق سوچ رہے ہیں اور اس سے بڑی hopes پیدا ہو رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جو بات Minister صاحب نے فرمائی ہے، اس کے بعد (b) سوال کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور امید پیدا ہوگئی ہے کہ وہاں پر storage کا کوئی بندوبست ہو گا لیکن آپ ذرا غور فرمائیں جو جواب Ministry سے آیا ہے۔ پہلے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ there is no facility یہ just like shut up دوسرے کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ no ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ ہاں۔

Mr. Kamil Ali Agha: Just like shut up.

اور جناب Minister صاحب کا بیان بڑا امید افزا ہے تو کیا Ministry ان کے ہوتے ہوئے اتنی توجہ نہیں کر سکتی ہے۔ میں اس کو stress کروں گا کہ ان ministries کو لکھا جائے کہ Senate کے بھیجے ہوئے سوالات کو یہ tissue paper نہ سمجھیں۔ یہ سوالات قومی اہمیت کے معاملات پر ہیں جو یہاں پر discuss ہوتے ہیں تو ان کے جوابات بھی صحیح، درست آنے چاہئیں ورنہ ان کے عملے کے خلاف کارروائی کی جائے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم اس پر privilege

motion پیش کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ ایسا کریں کہ ذرا Secretariat آئیں، میں آپ کو وہ letter دکھاتا ہوں جو Senate سے جاتا ہے، اس میں یہ سب کچھ لکھا ہوا ہے۔

جناب کامل علی آغا: وہ پھر بھی اس کو tissue paper سمجھتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Well, I hope not, I hope not. Yes.

سردار یار محمد رند: انہوں نے جو سوال کیا ہے، اس میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ project ہے۔ جناب! ہم کیا کہہ سکتے ہیں، نہیں، وہاں کوئی project نہیں ہے۔ انہوں نے مجھ سے وضاحت چاہی، میں نے وضاحت کی تھی کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں۔ معزز رکن اگر میرے پاس آنا چاہیں تو بیٹھ کر میں ان کو دکھا سکتا ہوں کہ اس project پر ہم کافی عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ اس کے مکمل ہونے کے لئے لمبا procedure ہوتا ہے، یہاں مرکزی حکومت کا ایک system ہوتا ہے، وہ خود کچھ نہیں کر سکتی۔ اگر وہ کرنا بھی چاہے گی تو جب تک صوبے ان کی مدد نہیں کرتے، federal کا کوئی project صوبے کی رضامندی کے بغیر شروع نہیں ہوتا ہے۔ ہمیں وہاں سے کوئی ایسے projects نہیں ملے ہیں، ہم خود اپنے projects بنا کر ان کی طرف بھیج رہے ہیں کہ بھائی ہم یہ، یہ کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ ہم سے تعاون چاہتے ہیں تو ہم آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رند صاحب problem صرف یہ ہے کہ جو آپ کا جواب لکھا ہوا ہے یہ بڑا ڈھیلا سا ہے تو make sure that we get recent answer, جی جنرل صاحب۔ This is last supplementary.

Lt. General (Retd.) Javed Ashraf: Makran coast has one of the largest variety of dates

اور وہاں پر export کا بے تحاشا potential ہے۔ ایک ادارہ ہے Export Promotion Bureau جس کا کام ہی یہی ہے کہ پاکستان میں جہاں بھی export کا potential ہے اس کو maximize کیا جائے اور ان کے پاس اس مقصد کے لئے بہت funds ہیں جو وہ

surcharge کی شکل میں exports سے لیتے ہیں اور جہاں کہیں بھی potential ہو وہ facilitate کرتے ہیں۔ جس طرح سے storage کی بات کی گئی ہے یا processing کی تو یہ ان کا task ہے کہ وہ وہاں help کریں whether Provincial Government کا project ہے یا Federal Government کا project ہے - I would suggest کہ Minister صاحب Export Promotion Bureau کی مدد لیں اور وہاں پر storage create کریں، even Minister for Science یہاں پر موجود ہیں۔ PCSIR اور باقی ہمارے ادارے ہیں، کیونکہ یہ کوئی ایسی technical چیز نہیں ہے کہ locally نہیں کیا جا سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ قومی نقطہ نظر سے بہت important subject ہے because اس سے ہمارا export کا potential بہت بڑھ سکتا ہے اور Minister for Commerce سے رجوع کرنا چاہیئے کیونکہ Export Promotion Bureau, Minister for Commerce کے نیچے کام کرتا ہے۔

Mr. Acting Chairman: Thank you. Question No. 136, Mr. Mohim Khan Baloch

136. *Mr. Mouhim Khan Baloch:
Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the steps being taken by the Government to promote the fish industry in Balochistan?

Sardar Yar Mohammad Rind: The question pertains to Government of Balochistan. However, Federal Government has taken following steps to promote fish industry in Balochistan:

(a) A detailed site selection survey in Gwadar Coast was undertaken by MFD in collaborate with Directorate of Fisheries of Balochistan and Coastal Development Authority in 2001. The report has highlighted 05 areas (Pasni, Kalmat, Ormara, Gwadar and Jiwani) for the development of shrimp aquaculture along the Gwadar Coast.

(b) Training Course for potential farmers was also conducted during February, 2002 by MFD jointly with Directorate of Fisheries Balochistan to impart technical education for shrimp farming.

(c) A project titled "Strengthening of Fish Handling, Processing and Quality Assurance in Balochistan is being implemented by MINFAL in collaboration with FAO.

(d) Two Training Workshops of one week duration each at Karachi and Pasni were organized for fishermen, boat builders, fish processors and other ancilliary industry.

(e) In addition 175 fishermen, boat builders, Managers, quality controllers, exporters and fish handling on-board and onshore will be trained for value added fish products.

Mr . Acting Chairman: Answer taken as read , any supplementary?

جناب مہیم خان بلوچ: اس سلسلے میں مجموعی طور پر انہوں نے A,B,C,D,E جو جوابات دیئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً کوئی اقدامات ہوئے ہیں اور کچھ اقدامات کے سلسلے میں تدابیر بھی رکھی گئی ہیں لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب تک کوئی چیز عملی طور پر سامنے نہ آئے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اب تک کوئی کام نہیں ہوا ہے جس سے عوام استفادہ کر سکیں۔ جیسے کھجور اور fishery کی بات ہوئی ہے۔ بلوچستان میں ساحل سمندر کے لوگوں کا روزگار fishery سے وابستہ ہے۔ میں اس سلسلے میں وزیر صاحب سے ایک ضمنی سوال کرتا ہوں۔ یہاں کے غریب لوگوں کے روزگار کے لئے حکومت نے بنیادی اور عملی طور پر کون کون سے اقدامات کئے ہیں جس سے ہم محسوس کریں کہ عنقریب fish industry اس سلسلے میں عملی کردار ادا کرے گی اور وہاں کے لوگوں کو اس سے فائدہ ہو گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اس کا جواب دیں گے۔

سردار یار محمد رند: جہاں تک ان پانچ areas کا یہاں بتایا ہے ان کا سروے ہو چکا ہے اور ہماری foreign donors سے بھی بات چیت چل رہی ہے کہ یہاں پر جیٹی بنائی جائیں اور مچھیروں کو سہولیات مہیا کی جائیں۔ ابھی تک وہ مکمل نہیں ہوا ہے۔ انشاللہ جلد ہی ہو جائے گا۔ ان سے بات چیت ہو چکی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کو جلد ہی announce کریں اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہاں پر fishermen کو زیادہ سے زیادہ سہولیات دیں۔ شکریہ۔

Mr . Acting Chairman: Any supplementary question . Yes , Abbas sahib.

جناب محمد عباس کمیلی: پچھلے سوال کے حوالے سے میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔ چونکہ آپ نے اس وقت توجہ نہیں دی اس وجہ سے چھوٹ گیا۔ دو باتیں ہیں۔ وزیر صاحب نے فرمایا کہ کھجور ہم import کرتے ہیں اور export بھی کر رہے ہیں۔ I can not understand this phenomenon. دوسری بات جو dates import کر رہے ہیں آیا وہ legally import ہو رہی ہے یا illegally ہو رہی ہے۔ This is the main question.

جناب قائم مقام چیئرمین: ہمایوں صاحب جواب دیں گے۔

جناب محمد عباس کمیلی: میں اپنا سوال مکمل کرلوں جناب تو پھر وزیر صاحب جواب دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اچھا ابھی مکمل نہیں ہوا ہے۔

جناب محمد عباس کمیلی: میری معلومات کے مطابق کھجور کی illegal import ہو رہی ہے اس سے بہت نقصان ہو رہا ہے اور export پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہے۔ اگر illegal import رک جائے گی تو export بڑھے گی اور اس ملک میں dates کا potential ہے تو پھر illegal import کیوں ہو رہی ہے اور اسے کیوں نہیں روکا جا رہا ہے اور legal بھی کیوں ہو رہی ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو fisheries سے متعلق میرا ایک سوال ہے کہ یوں بھی ہوتا ہے کہ سندھ کے fishing trollers جب بلوچستان کے ایریا میں داخل ہوتے ہیں تو وہ پکڑ لئے جاتے ہیں اور کارروائی ہوتی ہے۔ یہ عجیب سی بات ہے کہ یہاں کی کشتیاں وہاں نہ جائیں اور اس ایریا کی کشتیاں یہاں نہ آئیں۔ یہ ایک ہی ملک ہے۔ اس چیز کا بھی کوئی تدارک کیا جائے۔ کیونکہ ان کو کافی اذیتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں اور owners کو بھی کافی نقصان ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: ہمایوں صاحب! آپ جواب دیں گے۔

جناب ہمایوں اختر خان: دو معزز ممبران سینیٹ نے dates کے بارے میں پوچھا تھا۔ تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ کوئی بھی پارٹی یا لوگ جا کر dates کے plants لگائیں، process کریں، باہر بھیجیں۔ بہت سی multinationals نے کارخانے لگائے ہیں وہ کسی وجہ سے کامیاب نہیں ہوسکے۔ پچھلے دنوں وزیراعظم صاحب کے کہنے پر میں نے گورنر بلوچستان اور وزیر اعلی بلوچستان سے ایک تفصیلی میٹنگ کی تھی جس میں وزیر خوراک صاحب بھی موجود تھے اور ہم نے کافی تفصیلی جائزہ لیا ہے کہ بلوچستان میں اور باقی صوبوں میں جو بھی صنعتیں ہیں ان کو کیسے آگے بڑھایا جاسکتا ہے کیونکہ private sector initiative نہیں لے رہا تو ہم ایسے طریقے سوچ رہے ہیں کہ ان sectors کو جن میں dates بھی شامل ہیں کس طرح آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ تو عنقریب ہم اس کے منصوبے سامنے لائیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Any more supplementaries. Q. No. 137.

Mr.Shuja -ul- mulk. Supplementary question.

137. ***Mr. Shuja-ul-Mulk:**

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the number of industrial units closed down in N.W.F.P. during the last five years and the number of workers rendered jobless as a result thereof?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: 478 Industrial Units were closed down in NWFP during the last five years rendering 18,395 workers jobless.

جناب شجاع الملک۔ صوبہ سرحد میں 478 industrial units بند ہیں۔ ایک تو میں اس کی وجہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیوں بند ہیں اور دوسرا یہ کہ حکومت کی کوئی تجویز ہے اس کی revival کے لئے۔

Mr. Acting Chairman: Yes, Minister for Commerce.

Mr. Hummayun Akhtar Khan: Sir, about 166 units have closed down in Frontier because the incentive package was withdrawn in the three industrial states namely Gadoon, Hattar and Peshawar. 148 Flour Mills have been closed primarily due to over capacity and the price differential of wheat between NWFP and Punjab and 54 Silk units in Swat have been closed. Amazingly, because the apt Silk Yarn was put on the negative list for the Afghan transit trade. So I do not know what was happening there. It should not have affected Swat. The remaining 110 units were closed down due to basic financial marketing management problems. The State Bank has come out for circular 29, under which, it is a very effective scheme of revival of sick units and a lot of companies have applied through the scheme. If the honourable member needs to get more information, he can submit a fresh question on the precise nature of the

revival of the sick unit schemes. As also there is a Carpet and Industerial Restructuring Corporation (CIRC), which tries to revive sick units and there is a committee in existance since 2000. There are three initiatives taken place right now for revival of sick units.

جناب قائم مقام چیئرمین : بابر صاحب۔

جناب بابر خان غوری: جناب چیئرمین! میرا محترم وزیر صاحب سے سوال ہے کہ question No. 137 میں بتایا گیا ہے 18395 لوگ بے روزگار ہو گئے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ گورنمنٹ نے اگر کوئی incentive دیا تھا اور اس کو withdraw کرنے سے اتنی بڑی تعداد میں لوگ بےروزگار ہو گئے تو اس کے لیے کیوں نہیں سوچا گیا؟ آپ نے دیکھا کہ 9/11 کا جب واقع ہوا اور امریکہ کی Airline Industry جب bankruptcy میں جارہی تھی تو billions of dollars سرکار نے ان کو aid دی۔ یہ aid airline کے مالکان کے لیے نہیں تھی بلکہ اس لیے تھی کہ اگر وہ bankrupt ہو جائیں گے تو کتنے لوگ بے روزگار ہو جائیں گے۔ ہمارے ہاں یہ تو کرتے ہیں کہ فلاں بندہ چوری یا ڈکیتی میں پکڑا گیا' اس کو اٹھا کر بند کردو' سزا دے دو۔ یہ بھی تو پوچھیں کہ اس کی cause کیا ہے؟ وہ آدمی جب گھر جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس کی ماں رو رہی ہے' بہن کی شادی ہے' گھر میں پیسے نہیں ہیں' بچے بھوک سے بلک رہے ہیں تو وہ پھر مجبور ہو کر ایسی activities کرتا ہے جو اس کو نہیں کرنی چاہیئں۔ ان کو روکنا ہماری ذمہ داری ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو 18395 لوگ' مزدور بےروزگار ہو گئے' ان کو دوبارہ روزگار دینے کے لیے' حکومت کے پاس کوئی plan ہے کہ اس علاقے میں کوئی special scheme لے کر آئیں کہ وہاں پر industry دوبارہ بحال ہو سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب ہمایوں اختر خان: جناب یہ 478 میں سے صرف 166 units industrial estates میں بند ہوئے ہیں۔ باقی تو جیسا میں نے کہا ہے وہ Flour Mills تھیں وہ ویسے ہی over capacity ہیں۔ فرنٹیئر اور پنجاب میں گندم کی قیمت میں فرق ہے اور silk units جو

نہیں جانے silk yarn میں ہم Afghan transit trade ہیں تو وہ اس وجہ سے بند ہیں کہ

دیتے۔ Over the period of years government کا یہ فیصلہ ہے کہ sectorial basis پر

اور بالخصوص regional basis پر incentives ہم نہیں دیتے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ

international financial institutions سے معاہدے ہیں' ان کے تحت ہم یہ نہیں کر سکتے۔

اس وقت again Frontier Government سے' Chief Minister سے' Governor سے

میں نے خود رابطہ کیا ہے اور ہم نے ان سے بھی تفصیلی گفتگو کی ہے کہ اس میں

industrial revival کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ Frontier میں بہت سے ایسے areas ہیں'

صنعتیں ہیں' جیسے marble کی ہو گئی' Jems Jewellery وغیرہ کی ہو گئی' fruit and

vegetable وغیرہ جس کا اچھا future ہے اور اب بالخصوص کیونکہ افغانستان میں صورت حال

کچھ بہتر ہے اور ہماری trade بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے تو مجھے کافی اچھا future نظر آ رہا

ہے کہ Frontier میں جو industry لگے گی وہ افغانستان میں یا Central Asia میں بھی

export کر سکے گی' اس کا کوئی آسان حل نہیں ہے' یہ صوبہ سمندر سے ذرا دور ہے raw

material اتنا ادھر ہے نہیں transportation cost زیادہ ہوتی ہے لیکن ہم بہت تفصیلی

جائزہ لے رہے ہیں کہ کون سے sector اور کس industry میں ہم اس کو آگے بڑھا سکیں۔

جناب بابر خان غوری: جناب! میرا سوال یہ تھا کہ وہ 18395 لوگ جو بے روزگار

ہو گئے ہیں۔ ان کے بارے میں حکومت نے' ان کی ministry نے کیا سوچا۔ میں بڑی معذرت

کے ساتھ کہوں گا کہ ہماری ministry کو یہ تو فکر ہے کہ جو گاڑیوں کی industries لگی ہیں

وہ صحیح چلتی رہیں اور باہر سے کوئی سستی گاڑی import نہ ہو۔ اس کی تو ان کو فکر ہے لیکن

جو 18395 غریب بے روزگار ہو گئے' آیا ان کے لیے کوئی scheme بنائی' بیت المال سے

کوئی رقم لے کر تقسیم کا ارادہ کیا گیا یا ان موٹر کمپنیوں' جن پر ان کا دست شفقت ہے' ان

کو یہ کہا گیا کہ ان لوگوں کو employment دو یا کوئی special industry وہاں قائم کی

گئی۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ ہمارے وزیر محترم جواب دے رہے ہیں' بہت سمجھدار ہیں

ماشاء اللہ' لیکن ان کا direct relation نہیں ہے۔ چونکہ ان کو یہ duty assign ہوئی ہے تو

میں ان سے یہ یقین دہانی چاہوں گا کہ جو 18000 لوگ بے روزگار ہوئے ہیں ان کے بارے میں specifically بتا دیں کہ ان کے لیے کیا پروگرام ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب ہمایوں اختر خان: غوری صاحب تو میرے لئے بہت قابل احترام سینیٹر ہیں۔ ایک industrial sector دوسرے کو subsidize کرنا شروع نہیں کر دے گا۔ گورنمنٹ کی جو بیت المال کی، زکوٰۃ کی سکیمیں ہیں وہ ہر کسی کے لئے available ہیں۔ پاکستان کی ایک جنرل fiscal and monetary policy ہے جس کے تحت private sector کو بالکل کھلی چھوٹ ہے کہ وہ جو مرضی ہے انڈسٹری لگائیں۔ نئی industries بھی بہت لگ رہی ہیں، upgrade بھی ہو رہی ہیں۔ جس چیز کا جواز نہیں بنتا ultimately وہ بند ہو جاتی ہیں جیسے ۱۱۰ units کسی کی غلطی سے بند نہیں ہوئے۔ کسی نے سرمایہ لگایا، غلط business decision تھا وہ کام نہیں چلا۔ اس میں ضرور گورنمنٹ قصوروار ہو گی کہ کوئی incentive تھا جو قبل از وقت withdraw ہو گیا یا اگر over capacity ہے کسی sector میں۔ لیکن گورنمنٹ کی جو ایک general policy ہے۔ اس میں کھلی چھوٹ ہے۔ آپ نے امریکہ کا ذکر کیا، industry کا، اگر پاکستان کے پاس اتنی گنجائش ہو تو وہ بھی ضرور اس طرح کی سکیمیں آگے لائے گا لیکن یہ اٹھارہ ہزار خواتین و حضرات جو unemployed ہوئے ہیں مجھے یقین ہے ان میں سے بہت سے دوسرے کارخانوں میں چلے گئے ہوں گے اور بہت ساروں کو existing Pakisian Government schemes جو بیت المال اور زکوٰۃ کی ہیں اس سے فائدہ حاصل ہوا ہو گا۔

Mr. Acting Chairman: Basically it is an observation but I think the whole thing took place because

جو facilities دی گئی تھیں اس area سے withdraw ہوئی تو اس وجہ سے یہ ہوا۔ last supplementary.

جناب کامل علی آغا: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ دنیا بہت آگے چلی گئی

ہے۔ ابھی آپ بہت لمبے سفر سے واپس آئے ہیں۔ آپ ساری دنیا دیکھتے رہتے ہیں۔ لوگوں کو اب دنیا میں جناب welfare fund سے بے روزگاری allowance ملتے ہیں اور جناب! ان کو روزگار کے لئے facilitate کیا جاتا ہے۔ کاروبار کے لئے قرضے دیئے جاتے ہیں تو ہمارے ملک میں جناب! ایسا کیوں نہیں ہو رہا۔ یہ اٹھارہ ہزار سے زیادہ لوگ تقریباً انیس ہزار لوگ بے روزگار ہوئے ہیں لیکن ہماری منسٹری کے پاس یہ correct تفصیل کیوں نہیں ہے کہ وہ اٹھارہ ہزار یا اس سے زیادہ نفوس جن کی families بھی اس سے متاثر ہوئی ہوں گی۔ ان کے بارے میں ان کے پاس کیوں information نہیں ہے کہ ان families کا، ان لوگوں کا کیا بنا؟ وہ کس کنوئیں میں، کس گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس correct information ہونی چاہئیں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں ان کے پاس correct information کیوں نہیں ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جواب دیں گے آپ اس کا؟

جناب ہمایوں اختر خان : معزز سینیٹر صاحب ہمارے پاس کم از کم تعداد تو موجود ہے۔ یہ کوئی ایسا تو نہیں ہوا کہ کل ساری indurstries بند ہو گئی تھیں ۔ over a period of years یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ آپ کو کوئی احتجاج وغیر نظر نہیں آ رہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ جو نئی industry بنی frontier میں یا باقی services sectors میں یا agriculture sector میں ان لوگوں کی کھپت ہوئی ہے یا جو ہمارے بیت المال یا باقی سکیمیں ہیں اس کے تحت کچھ نہ کچھ ان کے لئے کیا گیا ہے۔ by the way آپ نے قرضوں کی بات کی تو اس وقت بینکوں میں بہت liquidity ہے Mr. Chairman as you know اور historically low mark up rates ہیں تو کھلی چھٹی ہے اس وقت کاروبار کرنے کی۔

Mr. Acting Chairman: Amin Dadabhai Sahib. Let's have an industrialist's point of view you know.

جناب محمد امین دادا بھائی : جناب منسٹر صاحب نے کہا کہ NWFP, it is not only NWFP it is all over Pakistan میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنی industries جو بند ہوئیں جیسے کہ انہوں نے فرمایا کہ over supply and flood situation جو پیدا ہوئی

ایک تو یہ ہے کہ sector wise ہم کوئی نہیں آئے۔ گورنمنٹ جو ہے وہ ایک پالیسی بناتی ہے by seeing next five or ten years کہ sector کے اندر اس sector کے اندر کیا demand ہو گی، کیا growth ہو گی اور جو اس sector کے اندر موجودہ industries چلا رہے ہیں انہی کو اتنا expansion allow کیا جائے اگر demand بہت زیادہ بڑھ رہی ہے تو پھر new industry کے لئے اسی sector میں نئے لوگوں کو آنے کی اجازت دی جائے۔ by seeing in NWFP اسی طرح similar things happened کہ NWFP کے اندر یا کسی بھی علاقے کے اندر ہم گوادر کی بھی مثال لیتے ہیں، کہ جب وہاں ایک incentive policy announce ہوتی ہے to encourage a business to put an industry over there اس کے اوپر پوری feasibility بنتی ہے feasibility بنا کر جب بینک میں پاس ہوتی ہے during eraction and commissioning, the government changes کوئی نئی گورنمنٹ آتی ہے۔ پالیسی change ہو جاتی ہے those taxes are withdrawn تو پوری feasibility out ہو جاتی ہے and then those businessmen are blamed for that کہ they are the defaulters and let's see کہ اس کے اندر loan کے اوپر capitalization کتنا ہوا ہے؟ یہ جو industries بند ہوئی ہیں ایک تو وہ کون سے sectors کی ہیں۔ کتنے ان کے اوپر principal amounts تھے۔ How much mark up has been charged which have been converted into principal and then further mark up has been charged, so there is not only the reason کہ جی انڈسٹری ایسے ہی بند ہو جاتی ہے۔ ایک تو long term policy نہیں ہے۔ sector-wise are not there ۔ جو sector یا زون ٹیکس فری declare ہوتا ہے۔ ادھر کوئی بزنس مین plan کرتا ہے انڈسٹری لگانے کو تو then taxes are imposed after two years during elction commissioning تو یہ سب چیزیں میں request کرتا ہوں۔ یہاں منسٹر صاحب تو نہیں ہیں لیکن ایک long term policy ہونی چاہئے۔ sector-wise policy ہونی چاہئے۔ اور انڈسٹریز جو کہ sick ہو گئی ہیں تو اس میں جیسے CIRC ہے یا circular 29 بھی آیا I have got an example کہ جہاں بڑی---

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: دیکھیں یہ supplementary question تھا ذرا لمبا ہو گیا۔ but this is important, let's get on with it. Please.

جناب ہمایوں اختر خان: معزز سینیٹر تو میرے خیال میں خود بھی کاروباری طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مجھے شاید یہ نہیں سمجھ آیا کہ وہ چاہتے ہیں گورنمنٹ ایک بار پھر NOC وغیرہ دینے میں involve ہو جائے۔ آپ نے بڑا جھگڑا کر کے ہم سے یہ چیزیں ہٹوائی تھیں۔ تو اس وقت تو کھلی چھٹی ہے کسی قسم کی اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ آپ لوگ خود plan کیجئے دیکھیئے کس sector میں گنجائش موجود ہے۔ بنکوں کے پاس بھی جائیں تو وہ بھی اپنی studies and feasibilities بناتے ہیں۔ گورنمنٹ اپنی طرف سے ایک basic fiscal picture کو دیکھتے ہوئے، دنیا کا رجحان دیکھتے ہوئے اور پاکستان میں raw material situation کو دیکھتے ہوئے incentives policies بناتی ہیں۔ باقی تو میرا خیال ہے آپ سب مجھ سے اتفاق کریں گے کہ گورنمنٹ تو کم سے کم آپ کے راستے میں آئے تو بہتر ہوتا ہے اور یہی پچھلے دس پندرہ سال سے رجحان چلا آرہا ہے۔ آپ نے revival of sick units کی بات کی ہے میرا خیال ہے کہ honourable member ایک fresh question submit کر دیں تو CIRC اور State Bank circular 29 اور جو کمیٹی بنی ہوئی ہے ان سب کی کارروائی floor of the House پر پیش کر دی جائے گی۔

Mr. Acting Chairman: Thank you very much. Question No. 138. Dr.Aziz ullah Satakzai. Not present. On his behalf.

. . . .

138. ***Dr. Azizullah Satakzai:**

Will the Minister for Food. Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that the Government had supplied the seeds to the farmers of Balochistan on subsidy rates for the cotton season of 2002; and*

(b) *whether it is also a fact that the seeds supplied to the farmers Balochistan were rejected by Punjab seeds corporation, if so, the action taken against the persons responsible for it?*

Sardar Yar Muhammad Rind: (a) 134.400 kgs. cotton seed on subsidiz rates was supplied to cotton growers in Balochistan by the Federal Governme through Punjab Seed Corporation during 2002-2003 with the objective to prome cotton cultivation in the Province.

(b) The complaint that the low quality seed was supplied to Balochist by Punjab Seed Corporation was found incorrect, as the same was brought to t notice of Punjab Seed Corporation, who confirmed that the good quality seed w supplied to Balochistan, the same was also tested by Federal Seed Certification a Registration Department.

Mr. Acting Chairman: Question No. 139. Dr. Azizullah Satakzai, not present. On his behalf.

139. ***Dr. Azizullah Satakzai:**

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased state:

(a) *the number of wheat storage godowns in District Naseerab and Jafferabad and their respective storage capacity;*

(b) *the number of procurement centres established in Distri Naseerabad and Jafferabad for procurement of wheat; and*

(c) *the quantity of wheat to be purchased by the Government duri the current season, the time by which purchase will start and t proposed rate of purchase?*

Sardar Yar Muhamamd Rind: (a) The reply of the question is as under:

(i) *Balochistan Food Department*

District	No. of Godowns	Storage capacit
1. Nasirabad	D. Murad Jamali	1,200 Tons
2. Jaffarabad	(i) Dera Allay Yar	3,850 Tons
	(ii) Usta Muhammad	9,300 Tons

(ii) *PASSCO*

Nasirabad	2 godowns at Jhat Pat	2,200 Tons

(b) (i) 34 Procurement Centres has been proposed in Jaffarabad and Nasirabad Districts by Balochistan Food Department.

(ii) 3 Procurement Centres has been established by PASSCO in Nasirabad Division.

(c) The Govenment has fixed the wheat procurement target for current season, at 5.3 million tons, the current procurement process will commence in Sindh from 1st April, and from 15th April, in rest of the country. The support/procurement price has been fixed at Rs. 300/- per 40 kg.

Mr. Acting Chairman: Mr. Naeem, you want to ask on his behalf.

جناب نعیم حسین چٹھہ: جناب! supplementary question - یہاں اس کے جواب میں دیا گیا ہے کہ گندم کی support price تین سو روپے فی من، چالیس کلو گرام کی ہوگی۔ تو میں جناب کی وساطت سے جناب منسٹر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عرصہ پانچ سال سے گندم کی یہ support price تین سو روپے fix ہے جی۔ تو اس کے بعد گندم کی inputs میں جس میں بجلی، جس میں pesticide کھاد بیج ساری چیزیں شامل ہیں وہ کئی گناہ percentage بڑھ چکی ہے۔

(اسی دوران ایوان میں ظہر کی اذان سنائی دی)

(ظہر کی اذان کے بعد کی کارروائی)

جناب قائم مقام چیئرمین: چٹھہ صاحب۔

جناب نعیم حسین چٹھہ: جناب والا! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ دیہاتوں میں رہنے والی زیادہ آبادی زراعت سے منسلک ہے، یہ سارے ملک کی 70/75% آبادی بنتی ہے۔ اگر آپ اس آبادی کی سالانہ آمدن کی average نکالیں تو زیادہ تر 50/40 من wheat بنتی ہے۔ یہ wheat اگر ان سے 300 روپے من کے حساب سے لے لی جائے تو بارہ یا پندرہ ہزار روپے سالانہ ان کی آمدن ہوگی۔ اس میں ان کا ماہانہ گزر اوقات بہت مشکل ہے۔ ان کے بچے بھی ہیں، دوائیاں مہنگی ہیں، تعلیم مہنگی ہے، ان کے بچوں نے بھی تعلیم حاصل کرنی ہے، دوائیاں لینی ہوتی ہیں۔ گزراوقات کرنا ہوتی ہے۔ اتنی مہنگائی اور اتنے مشکل حالات ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ inputs کی قیمتیں زیادہ ہوچکی ہیں، بجلی کی قیمت کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ اسی طرح ڈیزل کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں۔ زرعی آلات اور زرعی ادویات کی قیمتیں بڑھ چکی ہیں لیکن گورنمنٹ نے آج تک ان غریبوں کا حال نہیں پوچھا کہ ان کی آمدن کیا ہے اور یہ لوگ کس طرح گزراوقات کرتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کی وساطت سے حکومت سے گزارش کروں گا، متعلقہ وزیر زراعت سے گزارش کروں گا کہ آیا اس بات پر یہ سوچ رہے ہیں کہ ان کی support price

بڑھا دی جائے جب کہ ان کی support price بڑھانے سے کسی قسم کا کوئی فرق بھی نہیں پڑتا۔ اگر آپ کسی فیملی کی زیادہ سے زیادہ wheat consumption لیں تو میرا خیال ہے کہ یہ زیادہ سے زیادہ دو یا تین من ہوگی۔ اگر پچاس یا ساٹھ روپیہ اس کی قیمت بڑھا دی جائے تو فی family کا خرچہ میرا خیال ہے کہ سو روپیہ ماہانہ بڑھے گا تو اس سے ستر فیصد آبادی جو دیہاتوں میں رہتی ہے---

جناب قائم مقام چیئرمین: چوہدری صاحب! آپ کا supplementary question زیادہ لمبا ہوگیا ہے۔

جناب نعیم حسین چٹھہ: اس لحاظ سے میں گزارش کروں گا--

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ سوال پوچھیں۔

جناب نعیم حسین چٹھہ: قیمتوں کی نسبت سے، inputs کی مہنگائی کی وجہ سے اور دوسری مہنگائی کو مد نظر رکھتے ہوئے آیا گورنمنٹ یہ ارادہ رکھتی ہے کہ support prices بڑھائی دی جائیں تاکہ 70% آبادی کی مشکلات میں کچھ کمی آسکے اور تلافی ہو سکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رند صاحب۔

سردار یار محمد رند: شکریہ۔ جہاں تک قیمتوں کا تعلق ہے، اس کے بارے میں عرض ہے کہ اس دفعہ support prices بڑھانے کا سوچ رہے ہیں اور اس مقصد کے لئے سمری بھیجی ہوئی ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ کی طرف سے approval آئے گی، ہم یہ announce کر دیں گے۔ ہمیں اس کا احساس ہے مگر ایک حد تک اس کی قیمت بڑھا سکتے ہیں۔ عام آدمی بھی آٹے کی قیمتیں زیادہ بڑھنے سے affect ہوتے ہیں۔ اس کے اپنے نقصانات ہیں۔ انشاء اللہ ہم اپنے کسان بھائیوں کی ضروریات کا خیال رکھیں گے۔ ان کی اجناس کی قیمتوں پر ہم نے ہمیشہ نظر رکھی ہے اور اس پر پرائم منسٹر صاحب کے directives ہیں -یہ آٹھ چیزیں ہیں۔ دو پر ہم support price announce کر رہے ہیں اور چھ کی indication price announce کر رہے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Are you satisfied with the answer?

جناب نعیم حسین چٹھہ: میں further کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Acting Chairman: He is still on.

جناب نعیم حسین چٹھہ: جناب والا! بیج کا sowing season آ رہا ہے اور یہ بہترین موقع ہے اور بہترین وقت ہے اگر یہ support price بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس پر جلدی عمل درآمد کرتے ہوئے اسے announce کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ sowing ہوسکے اور زیادہ سے زیادہ گندم کو اُگایا جاسکے اور بڑھایا جاسکے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: رند صاحب! آپ نے ان کا point note کر لیا ہے۔ جی supplementary question

جناب کامل علی آغا: میرے خیال میں گندم کی قیمت بڑھانا---

Mr. Acting Chairman: It will be last supplementary.

جناب کامل علی آغا: گندم کی قیمت بڑھانا عوام کے فائدے میں نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ 70 فیصد آبادی زراعت پیشہ ہے۔ میں وزیر زراعت و خوراک سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا کوئی دوسرا طریقہ ان کے زیر غور ہے کہ جس سے زمیندار کو facilitate کیا جاسکے اور قیمت بڑھانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔ جیسا کہ ڈیزل کی قیمت میں کمی کریں، زرعی ادویات کی قیمتوں میں کمی کریں اور دوسرے زرعی آلات کی قیمتوں میں کمی کریں۔ پانی وقت پر میسر کیا جائے۔ تو کیا ان طریقوں میں سے کوئی طریقہ زیر غور ہے کہ اس پر عمل کرکے عام آدمی پر وہ بوجھ کم کیا جاسکے جو گندم کی قیمت بڑھنے سے پڑتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب رند صاحب۔ چٹھہ صاحب! آپ بیٹھ جائیں، میرا خیال ہے کہ آپ کا کوٹہ ختم ہوگیا ہے and this was the last question۔

سردار یار محمد رند: جناب چیئرمین! جہاں تک ہمارے معزز سینیٹر کی تجاویز کا تعلق ہے، ان پر بھی ہم غور کر رہے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس گورنمنٹ نے برسراقتدار آتے ہی 33 فیصد بجلی کے rates کم کئے۔ یوریا کھاد کی قیمتیں کمی کی ہیں۔ اب D.A.P. کی قیمتیں کم کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں تک زرعی ادویات کا تعلق ہے، اس کے بارے میں کابینہ نے ایک بل پاس کیا ہے جو

اب اسمبلی میں پیش ہو رہا ہے۔

جہاں تک پانی کا مسئلہ ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ پچھلے چھ سات سالوں سے اس ملک میں خشک سالی چل رہی تھی۔ اس وجہ سے پانی کی shortage تھی مگر جیسے ہی موسم برسات کی بارشیں ہوئی ہیں، ہمارے ڈیم کی اور دوسرے آبی ذخائر کی صورت حال بہتر ہوئی ہے۔ ہم اپنی طرف سے ہر وہ کوشش کر رہے ہیں جس سے inputs کی قیمتیں کم سے کم ہو سکیں۔

Mr. Acting Chairman: Channa Sahib, please sit down. Question No.141, Mr. Hamid Ullah Jan Afridi.

141. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:**

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the steps taken or proposed to be taken by the Government to ensure quick delivery of vehicles by the local manufacturers of Toyota, Honda and Suzuki cars, against advance payments made by their customers?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: The Government of Pakistan have taken the following steps to ensure quick delivery of vehicles to customers by the car manufacturers namely :—

(i) Car manufacturers have been asked to increase production to the optimum level. As a result, the manufacturers of Toyota, Suzuki and Honda cars have shown an increase in production by 123%, 64% and 5% respectively during the fiscal 2002-2003 as against the year 2001-2002. Additionally, Messers Indus Motor Company have gone into double shift operations to cater for the increasing demand of their

product. Similarly, M/s. Honda Atlas cars have enhanced its initial production plan from 9000 units to 12000 units, enhancing further to 24000 units within few months. Comparison of projected growth of Toyota, Suzuki and Honda cars with the last two years is at Annexure.

(ii) In cases where delivery of cars is not made within 60 days, the car assemblers would reimburse an amount equivalent to mark-up rate of 6% on advance deposits to the customers for the period beyond 60 days.

Annexure

COMPARISON OF PROJECTED GROWTH OF TOYOTA, HONDA AND SUZUKI CARS WITH LAST TWO YEARS

S.No	Unit Name	2001-02 (Actual Produciton)	2002-03 (Actual Produciton)	2003-04 (Projected)*	% increase in 2003-04 against 2001-02 (Actuals)	% increase in 2003-04 against 2002-03 (Actuals)
		JUL-JUN	JUL-JUN	JUL-JUN	JUL-JUN	JUL-JUN
1	Indus Motor Company	8,608	17,441	26,685	210.00%	53.00%
2	Pak Suzuki Motors	19,640	32,228	49,309	151.06%	53.00%
3	Honda Atlas Cars	8,001	8,396	12,846	60.55%	53.00%
	Cars Total:	36,249	58,065	88,840	145.08%	53.00%

* Based on 53% average growth rate achieved by the companies during 2002-03.

Mr. Hameed Ullah Jan Afridi: I would request the Chair to kindly defer this question because the concerned minister is not here.

Mr. Acting Chairman: But there is another minister sitting here to answer your question.

جناب کامل علی آغا: جناب اس میں بڑے تلخ معاملات آئیں گے اس لئے جب concerned minister صاحب آئیں گے تب ہم یہ سوال لیں گے۔

Mr. Acting Chairman: Alright, we defer this question. Now, question No.142. Rehmatullah Khan Kakar Advocate. Not present.

Q. No. 142

142. ***Mr. Rehmatullah Kakar Advocate:**

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) *the steps being taken by the Government to eliminate the disease of Hepatitis-B; and*

(b) *whether it is a fact that the vaccine of Hepatitis-B is available for babies only and not for elders in Balochistan, if so, its reasons?*

Mr. Mohammad Nasir Khan: (a) (i) Government provides free Hepatitis-B vaccine for children under one year of age, as part of National Immunization Programme.

(ii) Kits for Blood screening are provided free to prevent the spead of Hepatitis-B.

(iii) Use of auto-destruct syringes under EPI Programme and measures for safe disposal of syringes.

(iv) Increasing public awareness through health education campaign on safety measures about Hepatitis-B.

(v) Government of Pakistan has approved a five year enhanced programme for blood safety which will, *inter-alia,* improve the blood transfusion services.

(b) All children in Pakistan under one-year are provided free immunization cover since 2002 against Hepatitis-B as per international practice. Immunization for elders is neither cost-effective nor technically advised by WHO anywhere in the world.

Dr. Shahzad Waseem: Supplementary question. Sir, there are a few queries. The question is "the steps being taken by the Government to eliminate the disease of Hepatitis-B"; and the answer which is narrated over here, I am sorry, there is answer to eliminate the disease. I think we

should correct the question as well as the answer , because you cannot eliminate the disease of Hepatitis-B, you can only prevent the disease of Hepatitis-B. Secondly sir, in the answer (ii) Kits for blood screening are provided free to prevent the spread of Hepatitis-B, I would like to know what sort of kits are being provided. Because there are so many fake and substandard kits available in the market for the diagnosis of Hepatitis-B and their results are not correct. There is only one method called Elaina method and that is not done on the kit. So, I would like to have an explanation whether these screening tests are done on Elaina method which is recommended by WHO or by substandard kits which are being purchased and spread and it is just a waste of money because their results are not accurate sir.

جناب حامد یار ہراج: (وزیرمملکت برائے صحت) جناب والا! سب سے پہلے میں یہ
correction کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے سوال کے غلط ہونے کا کہا ہے، وہ میرا مسئلہ نہیں
ہے کہ we cannot eliminate Hepatitis یہ ایک ایسا epidemic ہے جو worldwide
spread ہو رہا ہے - and sir, not only in Pakistan بلکہ world over, this is an
international problem اور اس کے لئے WHO کی جو recommendations ہیں ان کو
ہم follow کر رہے ہیں۔ انہوں نے جو kits for blood screening کے متعلق پوچھا ہے I
would just want to clarify کہ یہ تو ایک separate question بھی بنتا ہے لیکن on
top of that sir, I would want to add کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ WHO کی
recommendation پر ہی کرتے ہیں اور اس کی further clarification میں اس طرح
کروں گا کہ یہاں پر specifically vaccine بچوں کے لئے آتی ہے that is available in
market as well اور یہ جو blood screening ہے blood کے ہمارے camps بھی بنے ہیں

separate laboratories میں inside the hospitals وہاں پر blood purification بھی ہوتی ہے اور یہ ساری kits available ہوتی ہیں اور WHO کی standardization کے بعد ہی ہوتی ہیں ۔ Sir if he wants to have a clarification about fake kits اور اس طرح کا سوال لانا چاہتے ہیں then he is more than welcome sir, ہم یہ fresh question لے لیں گے۔ Thank you sir.

Mr. Acting Chairman: Any more supplementary. Babar Sahib.

جناب بابر خان غوری، جناب والا! میرا محترم وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے کہ national immunization programme کے تحت ایک سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے Hepatitis-B کے ٹیکے مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ابھی یہ کہا گیا کہ یہ worldwide spread ہو رہا ہے، سوال یہ ہے کہ اگر کوئی چیز پھیل رہی ہے تو کیا ہم آنکھیں بند کرکے بیٹھے رہیں، کوئی حفاظتی تدابیر اختیار نہ کریں اور دوسری بات یہ ہے کہ curable ہے۔ میرا تھوڑا سا وزیر صاحب سے اختلاف ہے کہ اگر ایک بیماری ہے اور اس کو ہم ختم کرنا چاہیں تو ختم کرسکتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ہم اس کو ختم نہیں کرسکتے۔ لیکن ہمارے ہاں problem یہ آ رہی ہے کہ اس ہیلتھ منسٹری کے تحت تو یہ جوابات دیئے گئے ہیں کہ سکیم جاری ہے، یہ ٹیکے لگائے جا رہے ہیں لیکن ایسا کسی سرکاری ہسپتال میں نہیں ہے۔ کوئی وہاں پر باقاعدہ مہم نہیں چلائی جا رہی۔ اس میں ہمیں غلط جواب دیا گیا ہے ۔ اس سے پہلے بھی یہ کامل علی آغا صاحب نے point out کیا تھا اور ہم اپنی تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ ان کو خدا کے لئے بتایا جائے کہ کم از کم جوابات صحیح دیں۔ اگر ان کے جوابات پڑھ لئے جائیں تو ایسا لگتا ہے کہ ہیلتھ منسٹری بڑے اچھے کام کر رہی ہے کہ تمام اب پرائیویٹ ہسپتالوں کی ضرورت نہیں رہی۔ جیسا کہ جوابات اس میں دیئے گئے ۔

میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو NGOs ہیں اس پر کروڑوں ڈالر باہر سے لے رہی ہیں لیکن وہ کوئی ایسے پروگرام عوام میں لے کر نہیں آ رہی ہیں تو آیا یہ ان کو بھی watch

میں رکھے ہوئے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: وزیر صاحب۔

جناب حامد رضا ہراج: جناب جیسا کہ میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی۔ پہلے میں ان کے پہلے سوال کا جواب دوں گا۔ جناب یہ Health ایک devolved subject ہے۔ جناب اگر یہ سوالات کے جوابات دیکھیں جو میرے خیال میں تفصیل کے ساتھ وزارت صحت نے دیئے ہیں۔ میں ان کے سوال کا دو حصوں میں جواب دوں گا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ Health is a devolved subject, provincial governments اپنی PC-1 بناتی ہیں۔ جناب وہ اپنے projects بناتے ہیں۔ On the other hand Federal Government جہاں پر دیکھتی ہے کہ province میں بیماری بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اور جو کہ national emergency کی حالت بن جاتی ہے۔ جیسا کہ hepatitis ہے۔ تو وہاں پر federal government کچھ projects کو directly خود سے pilot کرتی ہے۔ تو hepatitis is one of those 7 projects جو کہ فیڈرل گورنمنٹ خود بھی pilot کر رہی ہے۔ اور جہاں تک انہوں نے یہ سوال کیا ہے کہ hepatitis کا ہسپتالوں میں کوئی خاطرخواہ انتظام نہیں دیکھتے۔ جناب مرکزی حکومت اپنی جگہ across the country اپنے کیمپس لگاتی ہے۔ اور یہ free vaccine کرتی ہے۔ اور جہاں تک صوبائی حکومتوں کا تعلق ہے وہ parallel چلتے ہیں۔ we can only monitor them, we can only give them advice and we can only supply them the vaccine لیکن جناب جو ان کی implementation ہے that is besides the points sir.

جناب قائم مقام چیئرمین: روزینہ عالم صاحبہ۔

جناب بابر خان غوری: جناب میرا دوسرا سوال این جی اوز کے بارے میں تھا فنڈز وہ لے رہے ہیں۔ اس کا جواب بھی دے دیں؟

Mr. Acting Chairman: Does it fall in his ambit? I don't know.

جناب حامد رضا ہراج: جی جناب این جی اوز again is another story

ہم کو donors کے ذریعے recommendations جناب کے لئے altogether sir, NGOs پیسہ دیتے ہیں ۔ And sir, of course, recommendations are made by the federal Ministry of Health لیکن چونکہ پیسہ وہ دیتے ہیں but the decision is a mutual decision کو donors پیسہ کا ہے they have the prerogative, sir decision اور کیونکہ وہ لے سکتے ہیں۔ ہم صرف ان کی بات مان لیتے اورسوال کا آخری حصہ جو ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ یقیناً اس ضمن میں ہماری ایک ٹیم بنی ہوئی ہے۔ جو ان کو regulate کرتی ہے اور ان کی سرگرمیوں کی رپورٹ لیتے رہتے ہیں۔

Mr. Acting Chairman: Thank you, last supplementary question, Mrs. Rozina.

مسز رزینہ عالم خان: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ آیا hepatitis B and C کے حفاظتی ٹیکے ہمارے تمام سرکاری ہسپتالوں میں available ہیں اور مفت ہیں؟ اگر مفت نہیں ہیں تو کس قیمت پر ہیں؟

دوسرا میرا ضمنی سوال وزیر صاحب سے یہ ہے کہ hepatitis کا جو cure ہے جو اسکا علاج ہے۔ اس کے لئے غالباً انٹرفان نامی ٹیکوں کا کوئی کورس ہے۔ اب یہ ایک ٹیکہ آٹھ سو اور ہزار روپے کے درمیان کی قیمت کا ہے اور ایکcure کرنے کے لئے کوئی نوے ٹیکے لگتے ہیں۔ تو کیا ہمارے سرکاری ہسپتالوں میں جوغریب مریض اس مرض کے زیر علاج ہیں کیا ان کو یہ سہولت حاصل ہے کہ ان کا علاج ہوسکے۔ یا وہ hepatitis ہونے کے بعدصرف موت کے دن گننے کے لئے بیٹھے ہیں؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب حامد رضا ہراج: جناب میں نے پہلے بھی عرض کی ہے کہ جناب وزارت صحت مختلف طریقوں سے اس ویکسین کو subsidize کرتی ہے۔ Sir, first of all the federal Ministry of Health بچوں کو totally free of cost ٹیکے لگاتی ہے اور اس کے لئے پاکستان بھر میں مختلف dates announce کرکے ہم ان کی ویکسین کرتے ہیں۔ On

the other hand جس طرح محترمہ نے یہ سوال کیا ہے کہ یہ جو مریض وہاں ہسپتالوں میں
جاتے ہیں - different provincial governments یا different organizations ان کو
اپنے طریقے سے subsidize کرتی ہیں۔ اس میں، میں یہ گزارش کروں گا کہ ویکسین مارکیٹ میں
بھی موجود ہیں۔ حکومت کے پاس تو limited funds available ہوتے ہیں۔ جناب
different provincial governments ان کو different rates پر subsidize کرتی ہیں۔
یا free of cost بھی دیتی ہیں۔ on the other hand Federal Bait-ul-Maal ہے عشر اور
زکوٰۃ ہے۔ تو جناب وہ funds provide کرتے ہیں۔ Some times they provide funds
to the individuals and then they can make the payment to the hospital to
get that subsidy. On the the other hand اگر آپ ان کو کہیں کہ directly آپ کے
hospital کو پیسہ چاہیئے، تو hospitals کو بھی directly پیسہ allocate ہوجاتا ہے۔ So, sir,
I hope this has answered a question because there are different ways of doing it.

143. ***Mrs. Mumtaz Bibi:**

Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact th the essential life saving medicines are not available in the Feder Government Services Hospital, Islamabad for more than six mont nor these are provided through local purchase, if so, its reasons a the time by which these medicines will be made available?

Mr. Muhammad Nasir Khan: All the life saving medicines are availal and are being provided to the patients. Life saving medicines which are not availal in the hospital are provided to the patients through local purchase.

144. ***Professor Khurshid Ahmed:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of Pakistanis detained in Guantanamo;

(b) the steps taken by the Government for their release; and

(c) the details of visits made by Pakistani authorities to these detainees and number of contacts made with American authorities to protect their rights?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: (a) Presently, 57 Pakistanis are held at the US Naval Base at Guantanamo Bay all of whom were arrested from Afghanistan.

(b) The government of Pakistan has consistently urged the United States to release these prisoners and repatriate them to Pakistan. This matter has been taken-up at various levels -- with the US Ambassador in Pakistan, by our Ambassador in Washington and at talks at all levels with the US authorities.

(c) A four-member delegation comprising representatives of the Ministry of Foreign Affairs, Interior Division, and the ISI visited Guantanamo Bay in August 2002. The detainees claiming to be Pakistanis were interviewed.

145. ***Professor Khurshid Ahmed:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the steps being taken by the Government to check the progress in the construction of 450 M.W. Baghliar Hydropower Project and Kishan Ganga Hydropower Project in Indian held Kashmir?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri : On the Western Rivers, viz. Sindh Jehlum, Chenab, allocated to Paksitan under the Indus Water Treaty, 1960, India is allowed to construct Run-of-River Hydro-electri and limited storage works but strictly in accordance with the design criteria laid down in the treaty. The Baghliar Hydro electric Plant Phase-I 450 M.W. is being constructed by India on river Chenab Mai in occupied Jammu and Kashmir. Pakistan raised objections on the construction of the Plant as it did not meet the design criteria laid down in the Treaty. After a great deal of correspondence exchanged between the two Commissioners of Indus Waters and discussions in the meetings, the Permanent Indus Commission finally considered the controversy in its meeting held at Islamabad from 4th to 6th February 2003 b

failed to resolve the questions framed by Pakistan on the basis of objections raised by it about the design of the Plant. To check the construction of the Plant, the next step provided by the Treaty is to invoke the provisions that deal with resolution of the difference by the Neutral Expert. The matter is presently under active consideration of the Government for reference of the difference to the Neutral Expert.

As regards Kishan Ganga Hydro-electric Plant proposed to be constructed by India on River Neelum, a tributary of River Jehulm, Pakistan has objected to the design as it provides for diversion of waters of Neelum River to the Wullar Lake (River Jehlum). The controversy is under resolution at the level of Permanent Indus Commission as per provisions of the Treaty. Pakistan has requested India to have a Meeting of the Commission to resolve the controversy over design. India has not yet conveyed the schedule of Meeting.

146. ***Professor Khurshid Ahmed:**

Will the Minister for Health be pleased to state the names and designation of the doctors of PIMS imposed penalties for gross negligence so far indicating also the nature of charges against each?

Mr. Muhammad Nasir Khan: The details are at Annex-I.

Annex-I

PAKISTAN INSTITUTE OF MEDICAL SCIENCES(PIMS),ISLAMABAD.

DISCIPLINARY CASES INITIATED/FINALIZED SINCE 12-10-1999 TILL DATE

S.No.	Name of officers/officials, Designation.	BPS	Date of Initiation of proceedings.	Charges/Allegations	Date of Finalization	Outcome/Penalty awarded.
1	2	3	4	5	6	7
1.	Lt. Col® Dr. Azra Javed, Principal CMT	19	10-10-2000	Unbecoming of an officer.	30-6-2001	Censured.
2.	Dr. Gulraiz Rauf	18	29-5-2001	Absent from duty	07-01-2002	Removed from Service.
3.	Dr. Abdul Sattar, Medical Officer.	18	3-12-2000	Absent from duty.	06-04-2002	Removed from Service.
4.	Dr. Rukhsan Waqar, Assistant Dental Surgeon.	18	21-08-2001	Absent from duty	06-04-2002	Removed from Service.
5.	Dr. Zahid Shakoor, Medical Officer.	18	10-01-2002	Absent from duty	06-04-2002	Removed from Service.
6.	Dr. Shamim Ahmned Qazi, Associate Physician	18	27-03-2002	Absent from duty.	18-05-2002	Removed from Service.
7.	Dr. Basharat Hussain, Medical Officer	18	29-05-2001	Absent from duty.	16-01-2002	Removed from Service.
8.	Dr. Rubina Mahsud, Assistant Director.	18	09-11-2001	Absent from duty.	01-06-2002	Removed from Service.
9.	Dr. Gul Nayyar Rehman, Registrar.	18	18-11-2000	Absent from duty.	23-05-2001	Removed from Service.
10.	Dr. M. Hamid, Assistant Professor of Neonatology.	18	23-07-2000	Absent from duty.	13-02-2001	Dismissed from Service.
11	Dr. Mehrul Husnain,,	18	22-07-1999	Absent from duty	20-02-2000	Dismissed from

	Medical Officer					Service.
12.	Dr. Tariq Ahmed Saeed,Medial Officer.	18	01-07-2002	Absent from duty	14-04-2003	Removed from service.
13.	Dr. S. Amjad Ali Umar, Medial Officer.	17	14-01-2002	Absent from duty.	08-06-2002	Removed from service.
14.	Dr. M. Naeem Mughal, Medical Officer.	17	23-0[illegible]-2002	Absent from duty.	07-08-2002	Dismissed from Service.
15.	Dr. Sher Afzal, Medical Officer.	17	31-10-2001	Charge of Slander and Possession of liquor in Muscat, Oman.	07-06-2002	Removed from Service.
16.	Dr. Zahid Shkoor, Medical Officer.	17	28-11-2001	Absent from duty	06-04-2002	Removed from Service.
17	Dr. Abdul Hannan, Medical Officer.	17	19-01-2002	Absent from duty.	18-05-2002	Removed from Service.
18.	Dr.Ali Salman Askari, Assistant Anaesthetist.	17	26-12-2001	Absent from duty	18-05-2002	Removed from Service.
19.	Dr. Nasir Khan, Medical Officer.	17	13-03-2002	Absent from duty	18-05-2002	Removed from Service.
20.	Dr. Riaz Husain Ali Musa Raza, Medical Officer.	17	14-11-2001	Absent from duty.	18-05-2002	Removed from Service.
21.	Dr. Balqees Shah Bano, Medical Officer.	17	02-10-2001	Absent from duty	13-05-2002	Removed from Service.
22.	Dr. Rubina Rani, Medical Officer.	17	25-07-2001	Absent from duty	28-02-2002	Removed from Service.
23.	Dr. Qazi Abid Qadus, Medical Officer.	17	03-09-2001	Absent from duty.	12-12-2001	Removed from Service.
24.	Dr. Raja Muhammad Yousaf, Medical Officer.	17	26-07-2000	Issuance of fake MC.	21-05-2001	Censured
25	Dr. Farah Yasin, Medical Officer	17	04-05-2001	Absent from duty	May, 2001	Removed from Service.
26.	Dr. Saira Afghan, Medical Officer.	17	26-5-1999	Professional negligence.	25-09-2000	Stoppage of 04 year increments.

147. *Mr. Rehmatullah Kakar Advocate:

Will the Minister for Health be pleased to state the number of complaints/ cases pending against the present health secretary in the N.A.B.?

Mr. Muhammad Nasir Khan: During 3-1/2 years tenure of present Secretary Health, not a single complaint has been referred by NAB to this Ministry nor by this Ministry to NAB on him. The officer is widely respected for his integrity and competence.

148. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:**

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the National Design and Industrial Service Corporation during financial year 2001-2002;

(b) the profit earned or loss suffered by the said Corporation during the said period;

(c) the number of employees of the Corporation with grade-wise breakup and the amount paid to them as salary and allowances during that period;

(d) the functions of the Corporation; and

(e) the grant received by the Corporation from the Federal Government during the said period?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: National Design and Industrial Service Corporation of Pakistan (NDISC) was wound up in 1979-1980.

149. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:**

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the Pakistan Automobile Corporation during financial year 2001-2002;

(b) the profit earned or loss suffered by the said Corporation during the said period;

(c) the number of employees of the Corporation with grade-wise breakup and the amount paid to them as salary and allowances during that period;

(d) *the functions of the Corporation; and*

(e) *the grant received by the Corporation from the Federal Government during the said period?*

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a & B) The income/expenditure and profit/loss pertaining to the period 2001-2002 of the Corporation as well as its units is as under

(Rs. in Million)

Organization	Income	Expenditure	Profit/Loss (Before Tax)
Sind Engineering Limited (SEL)	694.40	664.96	29.44
Republic Motors Limite (RML)	16.51	9.35	7.16
Pakistan Motor Car Company (PMC)	1.11	1.93	(0.82)
Pakistan Automobile Corporation (PACO - H.O)	19.81	15.94	3.87*
Total.	731.83	692.18	39.65

*Does not include provisions/bookings of loss of Rs. 32.83 million incurred/booked on account of Yasoob Military Truck Project and diminution in value of investment of Pakistan Motor Car Company (PMC).

(c) The break-up of employees in Corporation and its units is as follows:

Organization	M-I	D-III	E-V	E-IV	E-III	E-II	E-I	N.E	Total
SEL	1	2	4	8	23	26	18	136	218
RML	—	1	—	1	1	—	3	1	7
PMC	—	1	—	—	—	—	—	—	1
PACO (H.O.)	—	1	2	1	1	1	—	—	6
Total:	1	5	6	10	25	27	21	137	232

(Rs. in Million)

(ii) Salaries and allowances paid to employees:

SEL.	65.83
RML.	2.52
RMC.	0.59
PACO H.O.	5.32

*All the above figures pertain to permanent employees: non-permanent/ daily-wages employees not included.

(d) The functions of PACO are as follows:

— To manage/operate qutomobile companies in PACO's fold.

— To acquire know-how through transfer of technology.

— To provide technical and managerial support for the development of infrastructure for a broader base for automotive industry.

— To attract foreign investment.

— To acquire and promote defence vehicles' related technologies.

(e) Neither this Corporation nor its units have taken any grant from the Federal Government during the period 2001-2002.

150. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:**

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the income and expenditure of the Pakistan Agriculture Storage and Services Corporation during financial year 2001-2002;

(b) the profit earned or loss suffered by the said Corporation during the said period;

(c) the numbedr of employees of the Corporation with grade-wise break-up and the amount paid to them as salary and allowances during that period;

(d) the functions of the Corporation; and

(e) the grant received by the Corporation from the Federal Government during the said period?

Sardar Yar Muhammad Rind: (a) The position of Income and Expenditure of PASSCO during 2001-2002 are as under:—

	Rupees in thousand 2001-2
Sale	5,690,055
Cost of sales	6.379.480
Gross/Loss/Profit	(689,425)
Allowance for incidentials	566.182
	(123.243)
Operating Expenses	708.754
Provision for Expected losses on wheat storage	(245.828)
Administration and General expenses	123.323
Head Office.	
Field Office.	284.276
Financial Charges	2.106.242
	2.976.767
Operating loss	(3,100.010)
Other income	(-) 117.767
	(2.982.243)
Cost differential and carrying cost recoverable	3.244.354
Profit/(Loss) before taxation	262.111

(b) Profit earned by the Corporation during 2001-2002 is Rs. 262.111 mill (Before taxation).

(c) (i) The number of employees of PASSCO during the said year are under:—

Staff/officials (Grade 1 to 15)	1450
Officers (Grade-16)	264
Officers (Grade-17)	64
Officers (Grade-18)	43
Officers (Grade-19)	13
Officers (Grade-20)	7
Officers (Grade-21)	1
Total Officers:	392
Total Officers/Officials	1842

(ii) As regards salary and allowances during 2001-2002 it is Rs. 229.223 million.

(d) Detail is attached at Annexure-A.

(e) PASSCO undertook wheat operations according to the policy of the Federal Government/ECC, therefore PASSCO claims for subsidy/cost differential amounting to Rs. 19.396 million has been received, however, no grant has been received by PASSCO.

Annexure 'A'

PAKISTAN AGRICULTURAL STORAGE AND SERVICES CORPORATION, 54-LAWRENCE ROAD, LAHORE

FUNCTIONS OF PASSCO

(a) Provide support price to farmers for wheat, paddy, gram, potatoes, onions and any other specified agricultural commodity under direction by the Federal Government.

(b) Price stabilization of minor crops for the benefit of consumers.

(c) Ensure Food Security by maintaining reserve of wheat for distribution to the deficit provinces throughout the year.

(d) Construction of modern storage accommodation to minimize storage loss.

(e) Eliminate middleman and improve market infrastructure for agricultural produce.

(f) Develop human resources to undertake grain management.

(g) Collaboration with international agencies in the field of development of storage facilities and agricultural market.

151. ***Mr. Muhammad Enver Baig:**

Will the Minister for Health be pleased to state the allocation of funds made to JPMC Karachi from 1998 to 2003 and the detail of its utilization?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) *None Development Budget:*

Year	Allocated Budget	Rs. in million Expenditure/Utilization
1998-1999	255.691	255.691
1999-2000	295.859	294.968
2000-2001	283.924	281.842
2001-2002	373.701	373.187
2002-2003	**	**

(b) *Development Budget:*

Year	Allocated Budget	Rs. in million Expenditure/Utilization
1998-1999	00.00	00.00
1999-2000	3.127	2.400
2000-2001	7.000	6.300
2001-2002	13.908	13.608
2002-2003	**	**

**As regards 2002-2003, the account will be reconciled after 30th June, 2003 when the financial year expires.

152. ***Professor Muhammad Ibrahim Khan:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that Pakistanis coming to Pakistan from Chitral via Wakhan, Afghanistan are interrogated and arrested by U.S. forces instead of Afghan administration, if so, the number of Pakistanis arrested so far; and*

(b) *the steps being taken by the Government to tackle this situation?*

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: (a) Our Embassy in Kabul has informed that no Pakistani national entering Pakistan from Chitral *via* Wakhan has been arrested. As a matter of fact not only Pakistani but also Afghan nationals travelling on this route are routinely stopped. After checking of their vehicles and verification of their antecedents, they are released.

(b) As the checking of passengers is carried out for genuine security reasons, there is no need for the Government of Pakistan to intervene in this regard.

153. ***Prof. Ghafoor Ahmad:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under considerat6ion of the Government to open Khokhera Par border in Sindh; and

(b) whether any arrangements have been made for the establishment of consulate at Karachi and Mumbay for issuance of visas?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: (a) There is no such proposal under consideration by the Government to open Khokhera Par border in Sindh;

(b) No arrangements have been made for establishment of an Indian Consulate in Karachi or a Pakistani Consulate in Mumbai.

154. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:**

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state whether it is a fact that Pak. Suzuki Motor Company and Al-Ghazi Tractors have with-held the release of dividends to investors (Share-holders), if so, its reasons and the time by which the same will be released?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: The Annual General Meeting of the shareholders of Messers Pak. Suzuki Motors Company Limited was held on April 28, 2003. During the meeting the shareholders approved the payment of dividend @ 30% for the year ending December 31, 2002. Dividend warrants to the shareholders have been dispatched on June 3, 2003.

Messers Al-Ghazi Tractors Limited have paid dividends to their Investors (Share-holders) as detailed below:—

1. **Final Dividend-2001**	(100%)
Date of Annual General Meeting	April 15, 2002
Date of payment	April 27, 2002

2. **Interim Dividend 2002**	(50%)
Date of Book closure	(from Sept. 3, 2002 to Sept. 9, 2002)
Date of payment	Sept. 30, 2002
3. **Final Dividend-2002**	(150%)
Date of Annual General Meeting	April 22, 2003
Date of payment	May 05, 2003

155. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:**

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the subsidy being given to local car assemblers at present;

(b) the rate of duty for the new cars;

(c) the rate of duty imposed on parts of cars being imported by local manufacturers; and

(d) whether it is a fact that the local car assemblers are charging Rs. 1,00,000 to Rs. 1,50,000 more than the normal price of a car?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) No subsidy is being given to the local car assemblers.

(b) Existing rate of customs duty for the new cars are as follows:—

Cars	Customs Duty
Upto 1000 CC	75%
1001-1500 CC	100%
1501-1800 CC	125%
1800 CC and above	150%

(c) The local assemblers of cars follow a deletion programme duly approve by Engineering Development Board. The items which have not been delete (indigenized) or cannot be indigenized are allowed to be imported @ 35 concessionary customs duty as CKD Kits.

(d) The government is fully aware of reported charging of premium by the dealers (and not the car assemblers) which is due to the delayed delivery schedules set by the local car manufacturers. The Government has, therefore, constituted a Task Force to review the entire situation and submit report by 30th September, 2003.

156. ***Prof. Ghafoor Ahmad:**

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the number of the persons working in Pakistan Steel Mill Karachi on regular, contract and daily wages basis; and

(b) the number of employees of the said mill sacked during the years 2000-2001 and 2002-2003?

Mr. Liaquat Ali Jatoi: (a) The number of employees working in Pakistan Steel as on 29-5-2003 is as under:—

(i)	Regular	13415
(ii)	On contract	25
(iii)	Daily Wages	1354
	Total :	14794

(b) Employees who were involved in financial and administrative irregularities which constituted misconduct, were removed/dismissed from service after granting them an opportunity of defence and personal hearing to vindicate their position. The break-up of such employees is as under:

2000-2001	- 44
2001-2002	- 38
2002-2003 (29-5-2003)	- 45
	127

Subsequently on review 54 employees who were removed/dismissed from service were reinstated in service by converting their penalty of dismissal/removal from service into lower penalties.

157. ***Mr. Muhammad Sarwar Khan Kakar:**

Will the Minister for Health be pleased to state the funds allocated by the Federal Government during the last three years for the Health Sector in Balochistan?

Mr. Muhammad Nasir Khan: The Ministry of Health does not allocate funds to any province including Balochistan in Health Sector. However, there are a number of National Programmes being implemented in partnership with the province for which resources are provided through PSDP. 3 years expenditures in the Pronvince of Balochistan for these National Health Programmes is Rs. 334.642 million.

159. ***Mr. Waqar Ahmed Khan:**

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) *the ingredients of poultry feed being marketed by the different companies in the country; and*

(b) *whether the said ingredients have been approved by the Government, if not, its reasons?*

Sardar Yar Muhammad Rind: (a) It is submitted that at present following poultry ingredients are being marketed for use in poultry feed:—

(I) **Grains**

(i) Corn

(ii) Wheat

(iii) Rice

(II) **Meals**

(i) Soyabean meal

(ii) Sunflower meal

(iii) Rape Seed meal

(iv) Conola meal

(v) Cotton Seed meal

(iii) **Corn Gluten**

(iv) Fish

(v) Vitamins

(vi) Minerals

(b) The Government of Pakistan is in the process of standardization of feed ingredients. Presently these items being the basic and main ingredients for poultry fee are being marketed and used freely. Certain restrictions will apply once standardization is completed and Feed Act is promulgated by the Provinces.

160. ***Haji Liaquat Ali Bangulzai:**

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the number of posts lying vacant in the Pakistan Institute of Medical Sciences, Islamabad, indicating also, those belonging to NWFP and Balochistan with grade-wise break-up; and

(b) the time by which these posts will be filled in?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) At present 242 posts are lying vacant in PIMS. The break-up of posts in respect of NWFP and Balochistan (grade-wise) is as under:—

BPS		NWFP	Balochistan
18		01	—
17		03	01
14		12	09
11		01	10
	Total:	17	20

(b) These posts are likely to be filled in near future. The posts in BS-16 and above are to be filled in on the recommendations of the FPSC for which the action in consultation with the Commission is already under way. The posts in BPS-1-15 are within the purview of the Executive Director, PIMS, who is taking action on his part.

161. *Haji Liaquat Ali Bangulzai:

Will the Minister for Health be pleased to state the names, designation and tenure of posting of doctors and Para-Medical Staff sent to Saudi Arabia by the Ministry of Health from 1st January, 2001 to 1st June, 2003 with reference to an advertisement No. 2003-44/4 PUB 774/99 published in the "Daily Jang", with province-wise break-up?

Mr. Muhammad Nasir Khan: The question relates to Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis as advertisement was released by the Overseas Employment Corporation. However, information regarding doctors working under Federal Ministry of Health, who were selected for employment in Saudi Arabia through Overseas Employment Corporation from 1st January, 2001 to 1st June, 2003 is at Annex-I.

As regards Para-Medical staff, it is stated that no para-medic applied through the Ministry for posting to Saudi Arabia. Province-wise break-up will be available with the Overseas Employment Corporation and the respective provinces.

ANNEXURE-I

S.NO	NAME OF DOCTOR	NAME OF DEPARTMENT	DURATION WITH DATE	PRESENT STATUS
1.	Dr. Aftab Ahmed, Neonatologist (BS-18)	FGSH, Islamabad	02 years with effect from 31-1-2001	He has resumed duty in FGSH, Islamabad on expiry of leave
2.	Dr. Sanjeeda Begum, Medical Officer (BS-18)	FGSH, Islamabad	02 years with effect from 16-2-2001	-do-
3.	Dr. Zahoor Ahmed, Medical Officer (BS-18)	FGSH, Islamabad	02 years with effect from 31-1-2001	He has since tendered resignation from service.

4.	Dr. Muhammad Tariq, Medical Officer (BS-17)	PIMS, Islamabad	One year 31-1-2001 extended upto 28-3-2003	He has joined duty on 29-3-2003 in PIMS, Islamabad.
5.	Dr. Zaheer Abbasi, (BS-19) Surgeon (Paeds)	PIMS, Islamabad	02 years with effect from 2-3-2001 to 1-3-2003.	He has joined duty on 1-3-2003, in PIMS, Islamabad.

162. ***Syed Dilawar Abbas:**

Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the detail of important projects undertaken by the Ministry during the last five years?

Mr. Liaqat Ali Jatoi: The requisite information is given as below:

(a). **The projects completed during the last five years**

(i) *Pak American Fertilizers Ltd. Daudkhel. Mianwali*

Cost — Rs. 9.7 Billion

Date of Completion — November. 19. 1999

Funding Agency — Japan Bank of International Cooperation (JBIC)

Objectives
(a) To produce Ammonia and Urea of 600 and 1050 MT per day.
(b) To increase agricultural production and substitute import;
(c) To provide employment in the under developed area of Mianwali;

(ii) *Investment Climate Survey executed by Small and Medium Enterprises Development Authority (SMEDA) Lahore*

Cost — Rs. 5.88 million

Date of Completion	December, 2002
Funding Agency	The World Bank
Objectives	(a) To carry out a quantitative assessment of SMEs;
	(b) To address scope for increased growth productivity improvement, and poverty reduction through improvement in business regulations.
	(c) To collect data on constraints faced by producers for export versus domestic market by sector and location.

(b) Projects in the process of completion

(i) *Upgradation of Plastics Technology Centre (PTC) Karachi;*

Cost	Rs. 396 million
Date of Completion	2005
Funding Agency	Government of Japan/GOP
Objectives	(a) To provide technical backup support to industries/SMEs and disseminate the latest technological know how and technology to industry;
	(b) To research, develop and introduce new plastic applications and extend Advisory/consultancy services.

(ii) *Upgradation of Automotive Testing and Training Centre (AT&TC) Karachi:*

Cost	Rs. 298 million
Date of Completion	2005
Funding Agency	Government of Japan/GOP

Objectives	(a)	To provide testing & calibration services to the auto industry;
	(b)	To disseminate the latest technological know how;
	(c)	To promote indigenization of Auto industries and provide training facilities.

(iii) *Modernization & Upgradation of PITAC (Metal Processing & Development Centre) Lahore:*

Cost	Rs. 284 million	
Date of Completion	2005	
Funding Agency	Government of Japan/GOP	
Objectives	(a)	To provide technological backup support to industries/ SMEs;
	(b)	To disseminate the latest technological know how & technology to industry;
	(c)	To provide training, advisory and consultancy services;

(iv) *Balancing and Modernization of Workshop Facilities at PITAC Lahore;*

Cost	Rs. 736.35 million	
Date of Completion	2006	
Funding Agency	Government of Japan/GOP	
Objectives	(a)	Design plastic moulds as per latest technology using Computer Aided Design;

(c) **Projects in the process of approval**

(i) *Marine Fish processing Research & Training Institute, Gawadar;*

Cost	Rs. 377.4315
Date of Completion	Within 18 months after its approval
Funding Agency	Government of Japan/GOP
Objectives	(a) Transfer of fish processing technology to fish industry;
	(b) Installation of fishing and fish processing equipment for demonstration and Training both on the boat and in the processing plants:

(ii) *Establishment of 26 Regional & Zonal Technology Support Centres of PITAC:*

Cost	Rs. 4514 million
Date of Completion	Within 36 months after its approval
Funding Agency	Government of Japan/GOP
Location	Major industrial cities of Pakistan AJK
Objectives	(a) To provide technical back-up support to the industry particularly SMEs:
	(b) Disseminate the latest technology & know how to insustry:
	(c) Provide training and advisory/consultancy services to industry.

163. ***Mr. Ilyas Ahmad Bilour:**

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) Whether it is fact that Hepatitis B and C is spreading in the country in the form of epidemic at alarming rate;

(b) Dissemination of the latest moulding techniques to industry:

(c) Training of personnel in the latest technology of plastic mould manufacturing.

(v) *Support for Reforms in Regulatory, Legal & Policy Environment for Private Sector Growth, being executed by M/o Industries and Production.*

Cost	US$ 363,000
Date of Completion	April, 2004
Funding Agency	The World Bank/GOP

Objectives (a) To facilitate de-regulation process in the country;

(b) To reduce interface between government and private sector:

(c) To reduce entry/administrative barriers which stifle initiatives and restrict growth of business activities.

(vi) *Industrial Information Network-SMEDA Lahore;*

Cost	Rs. 39.62 million
Date of Completion	15-6-2006
Funding Agency	IT & Telecom Division

Objectives (a) To establish a web-based industrial information net work to SMEs:

(b) To provide solution of financing related issues to SMEs;

(c) To increase-readiness of SMEs & Enhanced productivity Improve quality & provide excess to new markets.

(b) *the steps taken to create public awareness against the said disease;*

(c) *the measures adopted to control the epidemic of Hepatitis B & C and*

(d) *whether it is also a fact that proper arrangements do not exist in Government hospitals to screen blood for Hepatitis B & C before its transfusion to patients?*

Mr. Mohammad Nasir Khan: (a) Surveys indicate the following picture:

Population Group	HBV Positive	HCV Positive
Blood donors	2.5%	4.5%
Health workers	8%	5.3%
Community	4.2%	4.6%

(b) According to WHO, this means Pakistan falls in medium endemicity category.

(c) Steps include immunization of all infants, Blood Test for Hepatitis B & C and a public awareness programme:

1. The government has included Hepatitis-B immunization of children under one year of age as part of National Immunization Programme.

2. Blood screening is being done to prevent the spread of Hepatitis-B through Blood.

3. Strictly implementing the use of disposable syringes and destorying them after use.

4. Increasing public awareness through health education campaign on safety measures about Hepatitis-B

5. National Blood Transfusion Committee has formulated national blood policy and the strategic framework to revamp the blood transfusion services throughout the country.

6. Government of Pakistan has approved a five year enhanced programme for blood safety which will, *inter-alia*, improve the blood transfusion services.

(d) Arrangements exist in the Government hospitals to screen blood before transfusion to the patients. Punjab Health Department provides screening of blood for Hepatitis B & C upto Tehsil level hospitals, before transfusion to the patients. The health department of other provinces, including AJK and Islamabad Capital Territory (ICT) provide the screening of blood for Hepatitis B & C at DHQ level hospitals before transfusion to patients.

164. ***Mir Wali Muhammad Badini:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the number of persons working in Pakistani mission abroad belonging to Balochistan?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: At present there are eleven (11) officers and eight (08) officials serving in various Pakistani Missions abroad belonging to Balochistan province. Besides these, two officers and three officials from Balochistan province stand selected for posting to various Pakistan Missions abroad. They are all expected to join their new posts shortly. In addition to these regular Foreign Service officers, two dignitaries hailing from Balochistan are designated as Ambassadors.

165. ***Mir Wali Muhammad Badini:**

Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to install apple processing plant in Balochistan, if so, when it?

Sardar Yar Muhammad Rind: There is no proposal under consideration of the Government to install an apple processing in Balochistan in public sector.

166. ***Mr. Kamran Murtaza:**

Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) *whether it is a fact that the vacant post of the Chairman, Pakistan Science Foundation was advertised on 26th August, 2001;*

(b) *whether it is also a fact that appointment was not made against the said vacancy, if so, its reasons;*

(c) *the capacity in which the present incumbent is working; and*

(d) *the prescribed educational qualifications and experience for the said post and that of the present incumbent?*

Prof. Dr. Atta-ur-Rahman: (a) The advertisement appeared on 25th August 2001.

(b) The appointment was made against the vacant post of Chairman, Pakistan Science Foundation in accordance with Establishment Divisions Notification dated 13th June 2002 and the Chairman assumed charge on 15th August, 2002.

(c) The present incumbent is working in the capacity of Chairman, Pakistan Science Foundation.

(d) The prescribed education qualifications as appeared in the advertisement is as follows:—

Prescribed Qualification:

Ph.D in any scientific discipline.

Experience Requirement:

20 years experience of Scientific Research including 10 years administrative experience in a senior position in National International Scientific Organization (Annex-I).

Qualification of present incumbent:

(i) Ph.D Materials Engineering USA. (Union Institute and University).

(ii) MS Matallurgical Engineering USA.

(iii) BS Matallurgical Engineering and Material Science Pakistan.

Experience of present incumbent **(Annex-II):**

(i) Over twenty years of technical, management and teaching experience in the materials and high tech. industry in USA and Pakistan.

(ii) Four US patents.

(iii) Several publications.

(iv) Profesisonal affiliations in USA, UK, Italy and Germany.

(v) Experts on Human Resources Development Management and Transfer of Technology, Revival of Sick Industry.

(vii) Visiting Professor on Project Management and TQM (National College of Business Administration and Economics).

(viii) Certified Lead Auditor ISO 9000.

The present Chairman has been selected on the basis of an open merit competition after inviting applications through advertisement in the Newspaper.

(Annexures have been placed in the Senate Library).

167. ***Dr. Abdullah Riar:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the details of lobbyists, Consultants and public relations firms hired by the Government during the last five years and the amount paid to them during the said period?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: Since May 1997, the Ministry of Foreign Affairs on behalf of the Government of Pakistan has hired the services of M/S. Hooper Owen Gould & Winburn. We have been making payments of an amount of US $ 30,000 per month to the Firm upon receipt of invoice from our Embassy in Washington. In addition the actual out-of-pocket expenses not exceeding US $ 1000 per month are also reimbursed to the lobbyist.

The lobbyist Mr. Charlie Wilson was a partner in the firm. Hooper Owen Gould & Winburn ceased to exist *w.e.f.* June 30, 2001, and took a new name M/S. Wilson Associates. A new MoU containing the same terms and conditions was signed with M/S. Wilson Associates in November 2001.

168. ***Dr. Abdullah Riar:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the properties owned by the Government in U.S.A.; and

(b) the loans obtained by the Government against the said properties indicating also the details of outstanding dues, in each case?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: (a) The following properties are owned by the Government of Pakistan in the United States: —

Washington

1. Embassy Residence with Annex:

2. Old Chancery Building (proposal to convert the building into Jinnah Gallery/Display Centre is under consideration).

3. New Chancery Building (the new Building has been built on the plot owned by the Government and the offices relocated in the new premises this year):

4. Deputy Head of Mission's residence:

5. Residence of Minister (Economic).

New York

1. Residence of Permanent Representative:

2. Chancery Building:

3. Three officers' apartments:

4. Residence of Consul General:

5. Residence of Minister (Economic).

(b) **Loan**

In order to build the New Chancery Complex, a loan of US $ 15 million was obtained from the National Bank of Pakistan, Washington. An amount of US $ 2,075,719/- has already been paid as first installment of the loan taken. The case for the payment of 2nd installment is under process.

169. ***Dr. Abdullah Riar:**

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) *the details of the annual budget of National Institute of Health for the last five years including the international grants/aids its utilization; and*

(b) *the details of the on going research projects of the said institute, if any?*

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) The details of Annual budget of National Institute of Health for the lase five years are given at Annexure I & II. NIH has received technical assistance from various international agencies during the period. No financial assistance was received.

(b) NIH is a public sector organization basically involved in the vaccine and sera production, quality control of drugs, diagnosis & control of communicable diseases, nutrition and medical technology skill development. However, applied research related to the above fields is conducted, whenever required. Following research projects are ongoing:—

(a) Improvement of Nutrition through Primary Health Care and Nutrition Education/Public Awareness Research component.

(b) Diagnostic Research for Reproductive Health under Women Health Project of MoH.

(c) Study of Aetiology and Antibacterial Susceptibility of Bacterial Meningitis in Rawalpindi and Islamabad.

(d) Operational research on HIV AIDS, communicable diseases/ Acute Flaccid Paralysis (AFP) surveillance.

Details are provided at Annexure-III to VI respectively.

Annexure-I

NATIONAL INSTITUTE OF HEALTH, ISLAMABAD
DETAILS OF ACTUAL ALLOCATION/ACTUAL EXPENDITURE FOR THE LAST FIVE YEARS IN RESPECT OF N.I.H. FROM 1998-99 TO 2002-2003 (NON-DEVELOPMENT)

(Million Rupees)

YEAR	1998-99	1999-2000	2000-2001	2001-2002	2002-2003
ACTUAL ALLOCATION	159.577	176.883	135.727	147.088	126.636
ACTUAL EXPENDITURE	139.752	140.093	142.774	149.513	159.865

DETAILS OF ACTUAL ALLOCATION

YEAR	1998-99	1999-2000	2000-2001	2001-2002	2002-2003
SELF GENERATED FUNDS	130.827	147.883	105.727	117.088	91.636
GRANT-IN-AID (GOVT.)	28.750	29.000	30.000	30.000	35.000
TOTAL	159.577	176.883	135.727	147.088	126.636

Annexure-II

DETAILS OF ACTUAL ALLOCATION / ACTUAL EXPENDITURE FOR THE LAST FIVE YEARS IN RESPECT OF DEVELOPMENT PROJECTS

(million rupees)

1. **Extension of Stable**

Year	1998-1999	1999-2000	2000-2001	2001-2002	2002-2003
Allocation	Nil	10.540	5.404	4.090	7.719
Expenditure	Nil	10.450	4.8636	4.090	7.719

2. **Re-construction of damaged portion and extension of the building of the National Quality Control Laboratory**

Year	1998-1999	1999-2000	2000-2001	2001-2002	2002-2003
Allocation	3.000	10.000	5.924	1.000	1.742
Expenditure	2.628	10.000	5.924	1.000	1.742

3. **Revival of the production of EPI vaccines i.e. Oral Polio, Measles, Tetanus Toxoid and Quality Assurance according to the current GMP & WHO standards**

Year	1998-1999	1999-2000	2000-2001	2001-2002	2002-2003
Allocation	Nil	Nil	33.450	Nil	Nil
Expenditure	Nil	Nil	Nil	12.580	19.170

Grand Total:

Allocation	3.000	20.540	44.778	5.090	9.461
Expenditure	2.628	20.450	10.7876	17.670	28.631

Annexure-III

PROJECT TITLED "IMPROVEMENT OF NUTRITION THROUGH PRIMARY HEALTH CARE AND NUTRITION EDUCATION/ PUBLIC AWARENESS"

Research Component

Under the above project the research component is to be conducted by National Institute of Health.

Authorities Responsible
Sponsoring

Ministry of Health Islamabad

Executing

Ministery of Health: Nutrition Section through Nutrition Division NIH.

During: 5 years

Cost: (Rupees in million) 15.000

Under the research component, at present, 4 projects are being undertaken by the Nutrition Division. NIH which are as follows:—

(a) Development of National Food Based Dietary Guidelines.

(b) Surveillance and strengthening of Vitamin-A fortification and quality assurance in edible oils/ghee.

(c) Identification and estimation of goitrogenic substances in food and water.

(d) Monitoring of serum retinol levels in pregnant mothers after Vitamin-A fortification.

Objectives

The Primary objective is to improve in qualitative terms the nutritional status of women, girls and infants by providing an expanded and more disciplined nutritional services delivery and a well planned Health/Nutrition Education Campaign, which empowers people to work for the promotion of health through their own action and

efforts. In addition to above the benefits of basic and applied research will be transferred to the target population.

Progress

To date an amount of Rs. 2.32 million has been spent. A high tech instrument HPLC has been purchased. Some chemicals stationary and necessary equipment has been purchased. The plan of action for all the projects is ready. A copy of the plan-of action has already been submitted to the Nutrition Wing of the Ministry of Health. The survey teams of the individual projects are already constituted. They are ready to go to the field after the laboratories are further equipped with the remaining required chemicals and equipment. Several workshops have been held on food safety and development of National Food Based Dietary Guidelines. The task force has already been constituted to finalize the recommendations of these workshops in the near future. The Task Force includes eminent scientists from all over the country.

Annexure-IV

DIAGNOSTIC AND RESEARCH CENTRE FOR REPRODUCTIVE HEALTH (PUBLIC HEATH DIVISION-NATIONAL INSTITUTE OF HEALTH) A SUB-COMPONENT OF THE FEDERAL COMPONENT UNDER THE WOMEN HEALTH PROJECT, MINISTRY OF HEALTH

Capital cost of the project:

Government Share	Rs. 4.8 million.
ADB Share	Rs. 19.2 million.
Total:	Rs. 24.0 million.

Objectives of the project:

1. To provide for research information in the field of reproductive endocrinology as applied to reproductive health, by undertaking research directly relevant to human reproduction.

2. To provide the laboratory support to the clinician for determining the hormonal and tumour marker levels for endocrine or reproductive health disorders (e.g., infertility, thyroiditis, benign prostate hyperplasia, adenomyosis, etc.).

3. To train manpower in the field of contermporary research technology in the field of reproductive physiology/health.

4. To carry out prenatal screening using maternal serum, for genetic defects like Down's Syndrome, Neural Tube Defects and others.

5. To carry out immuno histochemical studies of various markers in the female for the diagnosis of different reproductive disorders.

6. To undertake studies on the potential use of Unani medicines for regulation of reproductive process.

7. To conduct surveys for National normal ranges of different endocrinological and physiologic parameters associated with reproduction, e.g. age of puberty, hormonal profiles in normal males and females etc.

Status of the Project:

Major equipment has been procured, while the equipment included in the revised PC-I is being procured. The diagnostic tests facility is being extended for 21 different tests (List attached).

DIAGNOSTIC TESTS BEING CARRIED OUT BY THE REPRODUCTIVE HEALTH COMPONENT AT NIH

1. Serum Luteinizing Hormone (LH).
2. Serum Follicle Stimulating Hormone (FSH).
3. Serum Estradiol.
4. Serum Prolactin.
5. Serum Progesterone.
6. Serum Testosterone
7. Serum Free T3.
8. Serum Free T4.
9. Serum Thyroid Stimulating Hormone (TSH).
10. Serum B-human Chorionic Gonadotropin (B-hCG).
11. Serum Prostate Specific Antigen (PSA).
12. Serum Alpha Feto Protein (AFP).
13. Serum Carcinoembryonic antigen (CEA).
14. Serum Cancer Antigen 125 (CA-125)
15. Serum Insulin.
16. Serum Ferritin.
17. Serum Folate.
18. Serum B12.
19. Semen Routine Examination.
20. Urine Pregnancy Test.
21. Immunohistochemistry.

Annexure-V

STUDY OF ETIOLOGY AND ANTIBIOTIC SUSCEPTIBILITY OF INFECTIVE AGENTS OF ACUTE BACTERIAL MENINGITIS IN RAWALPINDI AND ISLAMABAD

WHO/Tropical Diseases Research (TDR) Programme Project

Background

Neisseria meningitidis, Streptococcus pneumoniae, and *Haemophilus influenzae* are known to cause bacterial (septic) meningitis in patients over one month of age. All three of these species are indigenous to the nasopharynx; *Neisseria meningitidis* is the commonest cause of bacterial meningitis and is the only one of the three that causes epidemic meningitis. In Pakistan the average incidence of meningococcal meningitis is 6.15/100,000 population for the period of 1998-2000.

Implementing Agency

Public Health Laboratories Division, NIH

Objectives

- To study the bacterial isolates of meningitis with special reference to the prevalence of *Neisseria meningitidis, Streptococcus pneumoniae,* and *Haemophilus influenzae* as the main causative agents of meningitis among the population of Rawalpindi and Islamabad.

- To establish the reference center at National Institute of Health, Islamabad for the isolation and serotyping of *Neisseria meninigitidis* serogroups.

Sample Size & area

— It is estimated that a total sample size of 1000—1500 of clinically diagnosed bacterial meningitis will be achieved in Rawalpindi and Islamabad.

Expected Results and final outcome of the study

— It is expected that by the end of this study the prevalence data of meninigitis will be available for the Rawalpindi/Islamabad region.

— Main etiological organisms involved in meningitis will be characterised for the first time, and a reference laboratory for *Neisseria meningitidis* serotyping will be established in NIH.

— At the finalisation of the report a meeting will be held of all the participants to apprise the stakeholders of the results and discuss the future coarse of action.

Budget

US $ 9000 (technical assistance)

Duration

July 2003-June, 2004.

Progress Todate

1. Study protocol finalised.

2. Planning meetings held with the Hospitals counterpart staff and clinicians in the Rawalpindi General Hospital and Children's Hospital (PIMS) Islamabad have been held.

3. Supply order for first instalment placed.

Annexure-VI

POLIO ERADICATION IN PAKISTAN

(AFP Surveillance/Research)

Background: Interruption of poliovirus transmission in Pakistan is critical to the success of the global effort. Pakistan is part of the largest global poliovirus reservoir that includes India, and Afghanistan, also. Virus transmission within Pakistan and across open borders with Afghanistan has been a source of virus importation into neighbouring Iran and other polio-free countries in the Middle East as recently as mid 2000.

Fifty-eight cases have positive culture for wild poliovirus, 1,292 cases are discarded as non-Polio AFP cases, 6 cases are polio compatible and 126 are pending for classification. Confirmed polio cases include 40 P1 isolates and 18 P3 isolates. Districts with wild poliovirus isolates are 29. Muzaffargarh, Vehari and Okara from

Punjab, Swat, North Waziristan, Bannu, Lakki Marwat from NWFP and Badin from Sindh province are the new districts with confirmed polio cases announced during the previous month. Distribution of confirmed polio cases by province is Punjab 7 (6 NSL1 and 1 NSL3), Sindh 26 (17 NSL1 and 9 NSL3), NWFP 16 (11NSL1 and 5 NSL3) and Balochistan 9 (6 NSL1 and 3 NSL3). Key surveillance indicators for the country are satisfactory with non-polio AFP rate of 3 cases with adequate stool specimens 89% and 60 days follow up 96%.

Campaigns: Following three NID rounds in the spring of 2002, two targeted campaigns aimed at specific polio reservoir districts were carried out in June and July preceding the nationwide campaigns in September and October. Poliovirus reservoirs were identified using surveillance data from previous years. These reservoir districts were again targeted in a Mopup/Cross border December 2002. Plan for 2003 includes :

- NIDs Round I March 04—06, 2003
- NIDs Round II April 15-16, 2003
- NIDs Round I June 10—12, 2003
- NIDs Round II July 29—31, 2003
- NIDs Round III September 2—4, 2003

Surveillance: Surveillance for acute flaccid paralysis (AFP), a screening proxy for polio, is responsible for providing evidence of polio eradication and it also is driving the program's intervention strategies through in-depth analysis of surveillance data. In 2000, additional surveillance officers were hired by WHO to strengthen the quality of surveillance in problem districts, and to assist districts in planning and implementation of immunization campaigns. Since 2001, surveillance quality is much more uniform than in previous years, meeting global standards in most districts.

Challanges:

- Quality NIDs/SNIDs during 2003.
- Uniform rates for early case detection in all provinces and major districts.
- Effective supervision at operational levels.

- Communication system.

- True quality of active surveillance and expansion of zero reporting base.

- Quality of documentation at the district and facility levels.

- Coordination between district health office and hospital administration.

- Ownership at the district levels.

- Encouragement for continuing AFP case reporting *(Avoide case hiding)*.

Future Steps:

- Systematic approach to improve case detention rate through detailed epi investigation findings understanding health seeking behaviour of different communities.

- Expanding involvement of LHWs throughout the country.

- Advertise 0800 12012 through print and electronic media for public and private sector health staff for reporting AFP cases.

- Bounty Campaigns launching in 2003 for notifying AFP cases that prove to be polio.

- Uniform quality of active surveillance and zero reporting throughout the country.

- Expanding AFP surveillance to EPI surveillance.

- Program is launching its website www.whopak.org/polioeradication. The website will have facility of updated poliovirus epidemiological situation, surveillance status and activities. Downloads will include various surveillance instruments used at different levels and publications of National Surveillance Cell.

170. ***Miss Saadia Abbasi:**

Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that a South Korean based Pharmaceutical firm is registered in Pakistan under the name of HAN SEO'S, if so, the list of products being sold in Pakistan by the said firm?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (i) Under the Drugs Act, 1976, regulated by the Ministry of Health, there is no provision for registration of companies.

(ii) The Drugs Act, 1976 however provides for registration of drugs/ medicines through Drugs Registration Board.

(iii) Only one drug, namely, Thymulin Capsules (Reg. No. 023631), manufactured by M/s. Han See Pharm. Co. Ltd., Korea, is currently registered.

171. ***Prof. Ghafoor Ahmad:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of Pakistanis deported from the U.S. from September 11, 2001 to June 30, 2003;

(b) the number of Pakistanis awaiting deportation from U.S: and

(c) whether any protest has been lodged by Pakistan with the U.S. for such a treatment with Pakistanis?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: (a) The number of Pakistanis deported from the US between September 11, 2001 to June 30, 2003 is 948.

(b) It is not possible to give a specific figure for future deportations because the process of arrest and deportation is still continuing. At present, there are 184 Pakistanis in detention (figure valid for August 21, 2003). Most of them would be deported.

Similarly, around 1200 Pakistanis have been issued Notices to Appear (NTA) after National Security Entry-Exit Registration System (NSEERS) and are fighting cases in US courts. Only a few of these would be deported as most to them would either be granted voluntary departure or would be able to legalize their stay.

(c) The issue of the problems faced by Pakistani community following the introductions of new regulations in the US has been raised with the US at many

meeting, and at all levels between the two Governments including at the highest level. This is a matter of concern to us. We have underscored these concerns to the US government. We have been assured that Pakistanis are not being singled out. Most of the Pakistanis deported from the US had violated US immigration regulations.

As a result of our efforts relaxations in registration period, Notices to Appear (NTAs), bail amounts for Pakistanis travelling between US and Canada, were granted. Pakistan is the only country which was allowed to send Embassy officials at various registration centres throughout the United States and the Pakistan Embassy is constantly notified of any arrests and detentions that take place and all facilities for consular access are granted.

In general Pakistanis have been treated with dignity, honour and kindness during registration. This has been acknowledged by various Pakistani community organizations all over the United States.

172. ***Mr. Sanaullah Baloch:**

Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the date on which the area of Gwadar was taken back from Oman and the details of agreement concluded in that regard; and

(b) whether it is a fact that the Sultanate of Oman is trying to get back the control of Gwadar and is approaching UN and other international forums?

Mian Khursheed Mehmood Kasuri: (a) Gowadar and its surrounding area on the Makran coast of Balochistan remained under the rule of Oman (then a British Protectorate) for several decades. It became a part of Pakistan after the transfer of its territorial sovereignty by the Sultanate of Oman in 1958.

(b) The brotherly Government of Oman has always unequivocally maintained that the accession of Gowadar of Pakistan was final and irrevocable. Therefore, it can never ever think of taking it back. The question of Oman approaching U.N. and other international forums in this regard does not arise at all.

Pakistan and Oman have always maintained that after the transfer of Gawadar territorial sovereignty to Pakistan this mater was closed.

173. ***Mr. Hameed Ullah Jan Afridi:**

Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that vaccination of Hepatitis B&C has not been included in the immunization programme of the government, if so, its reasons: and

(b) the strategy of the Government to control this fatal disease?

Mr. Muhammad Nasir Khan: (a) Whereas vaccination against Hepatitis 'B' is possible, for Hepatitis 'C' there is no vaccine available at present. The Government of Pakistan has included Hepatitis B vaccination in its Expanded Programme of Immunization, with effect from August, 2001.

(b) 1. Government has included Hepatitis-B immunization of children under one year of age as part of National Immunization Programme.

2. Blood screening is being done to prevent the spread of Hepatitis-B through Blood.

3. Strictly implementing the use of disposable syringes and destroying them after use.

4. Increasing public awareness through health education campaign on safety measures about Hepatitis-B.

5. National Blood Transfusion Committee has formulated national blood policy and the strategic framework to revamp the blood transfusion services throughout the country.

6. Government of Pakistan has approved a five year enhanced Programme for blood safety which will, *inter-alia*, improve the blood transfusion services.

Mr. Acting Chairman: The Question Hour is over The remaining questions and their answers may be taken as read. Item No. 2(a) - Leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب محمد عباس کمیلی بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر مورخہ 18 اور 19 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیایہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتاہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب کامل علی آغا: جناب ہم نے اپوزیشن کی کوئی بھی leave application منظورنہیں کرنی۔ یہ ہمارا فیصلہ ہے کہ جو لوگ اس ہاؤس کو چلانا نہیں چاہ رہے اور اس میں ایجنڈا موجود ہونے کے باوجود، یہاں پر کام ہونے کے باوجود، وہ یہاں پر توجہ نہیں دیتے، ان کی leave applications جناب ہم یہاں پرمنظورنہیں کریں گے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ تو ہاؤس کی مرضی ہے جو کرے۔

جناب کامل علی آغا: اس پر سارے ہاؤس کا consensus ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تو ٹھیک ہے جب میں بولوں گا تو آپ بتادیں۔

جناب کامل علی آغا: ٹھیک ہے جناب۔ شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: تو کیا عباس کمیلی صاحب کی درخواست منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، جناب محمد امین دادا بھائی نے بعض ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 18 اور 19 ستمبر اور 26 تا 30 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیایہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتاہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین، پروفیسرغفور احمد ذاتی وجوہات کی بنا پر مورخہ 18 اور

19 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے، اس لئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت نامنظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: محترمہ رخسانہ زبیری ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ 22 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں۔ اس لئے انہوں نے اسی تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب ثناء اللہ بلوچ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 22 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ اس لئے انہوں نے تاریخ کی ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت نامنظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب محمد اسحٰق ڈار اسلام آباد سے باہر ہیں، اس لئے انہوں نے آج مورخہ 24 ستمبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور کرتا ہے؟

(رخصت نامنظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: جناب شوکت عزیز، وزیر خزانہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہیں اس مورخہ 19 تا 25 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکیں گے۔

The House stands adjourned to meet again on Friday the 26th September, 2003 at 10.00 A.M. in view of no more further business.

[Then the House adjourned to meet again at 10 O'clock in the morning on Friday the 26th September, 2003 .]